

۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵

پیشانی کی سیوا



از: (الحاج) انجنیر حسن سعید خان ۵۳۲ مؤلف و ناشر
پشاور: شائع کردہ: ۱۹۷۳ء

انجمن گلزار رضا مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ شری روڈ، آزاد پورہ کراچی میری امر
 مجلس کا پیشہ دار نظامی بکدلو، مسیحیہ سیلانی اپنی شہرہ پوری شریف
 (۲) محمد حنیف صاحب شری مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ شری روڈ، آزاد پورہ کراچی شری
 رکن محمد کمال الدین لوری، مسیحی شریف
 قیمت: دس روپے



پرهیزکیوں

معزین علماء کرام
 دسویں سہ ماہی میں لیا گیا دعوتِ اسلامی کا جائزہ

الحاج انجینئر حسن سعید خان

:- شک کے لئے :-

انجمن گلزارِ رضا مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ متصل آزاد انٹر کالج نوری روڈ -
 شہامت گنج بریں شریف

ملنے کا پتہ :- نظامی بک ڈپو، مسجد حبیبیہ سیلانی پرانہ شہر بریلی شریف
 محمد جمعہ خاں نوری مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ نوری روڈ شہر کاشی بریلی شریف

قیمت :- ۱۰ روپے

فہرست مضامین

- ۱۔ التَّجَا ۲
- ۲۔ نعرایم تحسین ۳
- ۳۔ تقاریر ۴
- ۴۔ احادیث ۹
- ۵۔ ابتدائیہ ۱۰
- ۶۔ دعوتِ اسلامی ایک نظریہ ۱۵
- ۷۔ جناب محمد الیاس عطار قادری صاحب بانی تحریک کا غیر شرعی کردار - ۱۶
- ۸۔ بانی تحریک جناب الیاس صاحب عطار قادری کا خطرناک عزم - ۱۸
- ۹۔ دعوتِ اسلامی چھوڑ کر آئے ایک سرکردہ مبلغ کا تیرا کن انکشاف ۱۶
- ۱۰۔ حضرت شاہ ذمّت اللہ صاحب قدس سرہ کے مشہور زمانہ قصیدے کی پیشگوئیاں - ۲۰
- ۱۱۔ لمحہ فکر - ۲۱
- ۱۲۔ منظوم روادِ دعوتِ اسلامی ۲۵
- ۱۳۔ پس منظر ۳۲
- ۱۴۔ الیاس قادری بانی دعوتِ اسلامی کے خلاف فتوے کفر ۲۲

نہیں نہیں ہوتی یہ خاک پر لاکھ اور ہائی آواز دیتی ہے
 حیر کی پاسبانی صرف سجدہ و سجود



حالات نے مجھے ایک ایسی تنظیم کے خلاف قلم اٹھانے کے لئے مجبور کر دیا جس کی
 جڑیں ہماری بے حسی کی وجہ سے مضبوط ہو چکی ہیں اور جس میں اپنے مخالفین پر تشدد
 روا ہے اگر یہ حقراں کے تشدد کا شکار ہو جائے تو دعائے مغفرت فرمائیں مری
 اک جان کی حقیقت کیا ہے مسلمانوں نے اسلام کی بقا کیلئے کیسے کیسے مظالم برداشت
 کئے اور کیسی کیسی قربانیاں دیں مسلک اہل سنت اس وقت شدید قسم کے خطروں
 سے دوچار ہے اس کی بقا کے لئے آئیے ہم سب متحد ہو کر جدوجہد کریں یہ ہمارا
 اہم فریضہ ہے ورنہ مولیٰ تعالیٰ کے حضور پر کشتی لازمی ہے۔
 زندگی کے نام لیوا سوت سے ڈرتے نہیں
 حادثوں کا خوف لیکر گھر سے مت نکلا کرو

چرخ اٹھی ہے آج اک مینوار کی تشنہ لبی
 در نہ میخانہ سے باہر اور میخانہ کی بات

:- خالص سار :-

حسن سعید خاں

خراج تحسین

حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا خان صاحب جانشین مفتی اعظم ہند
دامت برکاتہم اور بریلی شریف کے ذیل جملہ علماء کرام کو میں خراج تحسین پیش کرتا
ہوں جنہوں نے ہر وقت متفقہ طور پر دعوت اسلامی کے چہرہ سے پردہ ہٹا کر
اس میں پوشیدہ تمام مفاسد کو نمایاں کر کے یہ حکم جاری کر دیا کہ دعوت اسلامی نہایت
مشتبہ ہے اس کی اعانت اور اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں

امت مسلمہ کو مسلک اہل سنت کے خلاف اس خطرناک سازش سے آگاہ فرما
کر اس کو اپنے ایمان کے تحفظ کی جانب متوجہ کر دیا اور اس حقیر کو اپنا قلم اٹھانے
کے لئے بنیاد فراہم کی میں انکا مشکور ہوں۔

عزت علامہ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب صدر المدرس دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف

محمد صالح صاحب منظر اسلام بریلی شریف

نعیم اللہ خان صاحب صدر مدرس منظر اسلام بریلی شریف

مطیع الرحمن صاحب

محمد انور علی صاحب

محمد اعجاز انجم صاحب

محمد حبیب رضا خان صاحب

کل امت مسالہ آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور امید کرتی ہے

کہ مستقبل میں بھی آپ اسکی رہبری فرماتے رہیں گے۔

از خاکسار

انجمن تحسین سعید خاں

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب دارالمدین منظر الاسلام

بریلی شریف کی

تقریر

۱۷۸۶ دعوت اسلامی کے دستور اور طریقہ کار اور دعوت اسلامی کی طرف سے
شائع ہونے والے کتابچوں اور اشتہارات کا مطالعہ کرنا چاہئے ذمہ دار اہلسنت
وجماعت مفتیان کرام و علما کرام کو بغیر کسی دباؤ کے محض امت مسلمہ کی خیر خواہی
اور آئندہ کسی بڑے نقصان سے بچنے اور بچانے کے لئے جناب حسن سعید
خان صاحب اب تک اس خصوص میں کافی محنت و کاوش کر کے بہت سارے
مواہج جمع کئے ہیں دعوت اسلامی کے یہ چلہ سہ ہیں کہ علما کرام و مشائخ دعوت اسلامی
کے بارے میں اپنے قیصلے صادر فرمادیں پوری واقفیت و بصیرت حاصل کرنے
کے بعد تاکہ اہلسنت وجماعت کو اختلاف و شقاق سے بچایا جائے اور ان کے
عقائد و معمولات کی عیانیت کی جائے اعلیٰ حضرت اور دیگر اپنے پیشوا یا اہلسنت کے فتاویٰ
دستور اہلسنت کی روشنی میں تحریک نماز و تبلیغ و سنت بہت پاکیزہ کام ہے مگر
دائرہ سنت میں رہتے ہوئے وہابیوں تبلیغیوں صالح کلیوں کے طریقہ کار سے
احتراز کرتے ہوئے یہ کام کیا جائے تاکہ ہم میں اور غیروں میں فرق قائم رہے ان ربید
الاصلاح و ما لوفیقی الا باللہ۔ فقط والسلام

محمد اعظم عفریہ
۹ صفر ۱۴۱۹ھ

حضرت علامہ مفتی محمد شمشاد حسین رضوی صاحب

صدر المدراس مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف

تقریرات کی

تحریک دعوت اسلامی کی منظوم اوراد کا منتظر تھا تا مطالعہ کیا اور ایک ایک شعر کے لب و لہجہ اور انداز نگارش کا جائزہ لیا اس مطالعہ اور مشاہدہ کے بعد یہ محسوس ہوا کہ دعوت اسلامی تبلیغی جماعت کے طرز پر اسی کار و عمل ہے ظاہری طور پر نماز روزہ پیروی سنت تقویٰ عمل خلوص عشق و محبت اس کے تعلیمات ہیں۔ مگر اس کے اغراض و مقاصد کو دیکھنے سے اور رواد کے مندرجہ ذیل اشعار سے ایک قسم کا اسنباہ ہو رہا ہے وہ اشعار یہ ہیں۔

دیکھو اس میں مسلک دیوبند کی بھی ہے جھلک

حق و باطل ساتھ ہیں انکی کچھ بھی نہیں!

اس تحریک ... میں ہمیں جو خاص بات ہیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس تحریک کے افراد علماء امت سے ہزار دکھائی دے رہے ہیں جابجی تنقیدات ان کی روش ہے حتیٰ کہ بدایوں کے ایک صاحب جو اس تحریک سے وابستہ ہیں کئی لوگوں کے روبرو اکتفوں نے حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کو اس وقت تمام اہلسنت و جماعت کے مزاج ہیں کے مسئلہ شرعیہ کو صرف ایک فرد واحد کی رائے تصور کر کے مسترد کر دیا۔

اسی طرح اس تحریک کے حامیوں نے مسئلہ نزاع کو نہ اٹھانے کا غزم مصمم کر لیا ہے جب کہ یہی مسئلہ اہلسنت و جماعت اور دیوبندی کے نزدیک خط

۴
 امتیاز اور معیار ہے۔ اور جب معیار ہی ختم ہو گیا تو کیا ہے کہ یہ ضرورت ہے
 ایسا لازم آیا اور یہی ایسا جماعت کے مشتبہ ہونے کیلئے کافی ہے اس نے
 میری اپنی رائے یہ ہے کہ جب تک ایسا صاحب اور دیگر امیر جماعت اپنے
 اغراض میں رد و بدل نہ کریں اس وقت تک اس میں شرکت نہ کرنی چاہئے
 ہمارے برائیوں میں بھی اس حرکتیک نے اپنا کھاتا کھولا ہے اسکا اثر یہ ہوا
 کہ کچھ آپس میں ہی اختلاف کے شکار ہو گئے جبکہ جانیسن السنہ و جماعت سے
 تعلق رکھتے تھے اور شہر و شکر کی طرح آپس میں میل و محبت رکھتے تھے اس طرح
 اس جماعت سے سنیت کو کسی قسم کا فائدہ پہونچنے کے بجائے نقصان ہوا اور
 یہ سنیت کو نقصان اور کمزور بنانے کی علامت ہے اس لئے اس سے بچنا زیادہ
 مناسب ہے ہذا ماسخ لی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کتبہ

مفتی محمد شاد حسین رضوی برائیوں شریف



حضرت علامہ قاضی شہید عالم رشتوی صلی اللہ علیہ وسلم نورانیہ

مدینی شریف کی

تقریر

اہلسنت وجماعت کے افراد میں ایسی عملی تنظیم کا شدت سے انتظار تھا جو عام مسلمانوں کو فرائض و واجبات کی ترغیب دلائے۔ نہ صرف فرائض و واجبات بلکہ سنن و مستحبات تک کا عالم بنائے جب ”دعوت اسلامی“ نامی تحریک اہلسنت وجماعت کے منظر نامے پر نمودار ہوئی تو لوگوں نے اس تنظیم کو ہاتھوں ہاتھ لیا نتیجہ تحریک بڑی تیزی سے پھیلنے لگی ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ تحریک کے طریقہ کار اور نقل و حرکت سے کچھ لوگوں کو نشوونما دینے لگی ان کی شہادت و اندیشے اس وقت اور بڑھ گئے جب دعوت اسلامی کا دستور العمل ان کے سامنے آیا جس میں جلسہ معراج النبوی و عید میلاد النبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعتراف بزرگان دین اور فرقہ باطلہ سے روکا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کہ تحریک کے مخصوص ارکان کو ہی دیا جاسکتا ہے۔ بلکہ ان حضرات کو اس تحریک میں اہلسنت وجماعت کی سالمیت و اتحاد کے لئے عظیم خطرہ نظر آنے لگا تا آنکہ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا صاحب قبلہ ازہری مدظلہ العالی نے ایک تحریر کے ذریعہ اس تحریک کے مثبتہ ہونے کا اعلان فرما دیا اور لوگوں کو اس میں شمولیت سے ممانعت فرمائی۔

جناب حسن سعید خان صاحب انجینئر و اپنے پہلو میں اہلسنت وجماعت کے

تعلق سے ایک دردِ معدول رکھتے ہیں اور متوجہ اپنے تحریک و دعوتِ اسلامی کا
منظرِ تمام مطالعہ کیا ہے اور ایک طویل زمانہ سے اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھے
ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں خاصا مواد بھی فراہم کر لیا ہے وہ قوم کو اس تحریک
کے نقائص اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات سے خبردار کرتا چاہتے ہیں ان
کا مقصد یہ ہے کہ اس تحریک پر علماء کرام کا کنٹرول ہو اور اس میں ایسی
اصلاحات کی جائیں کہ اندیشہ و خطرات کے بادل چھٹ جائیں اگر ایسا نہیں تو
اس کے صحیح خط و خال سے قوم کو روشناس کر دیا جائے تاکہ ملت کے افراد کسی
بھی فتنے سے محفوظ رہیں اور اس تحریک کی طرف سے ہونے والے کسی بھی امکانی
حملے سے نمٹنے کیلئے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے مقصد میں کامیاب و عطا فرمائے
اور ملت کی ترقی کے لئے کام کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین و علیہ السلام
والسلام

قاضی شہید عالم رضوی
جامعہ نور رضویہ باقر گنج بریلی شریف

احادیث کریمہ

(۱) عالم دینہ بنو یا مسلم بنو یا عالم دینو کے مصاحب بنو یا النہ سے محبت کرو یہ بھی نہیں تو ہلاکت ہے۔

(۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنے امت سے بھٹکانے والے پیشواؤں سے اندیشہ ہے اور جب تلوار مرے امت سے رکھ دی جائے گی تو ان سے اٹھے کہ نہیں قیامت کے دن تکہ دینے قیامت تکہ قتل و قتال جاری رہے گا (مشکوٰۃ شریف)



حق بات کہو چاہے شہ پارہ چاؤ (حدیث)

ابتدائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نعمدہ وفضل علی سولہ الکریم

ایک انگریزی داں غیر شاعر کا ناقص انداز تحریر ہو سکتا ہے آپ کو متاثر نہ کر سکے لیکن دعوت اسلامی کے متعلق میں جو حقائق پیش کر رہا ہوں اس پر آپ کی توجہ ضروری ہے اہل علم حضرات اسکو اپنے عالمانہ انداز میں سپرد قلم کر سکتے ہیں دین کے فروغ اور دشمنان دین کی سازشوں کا سد باب کرنے کے لئے تبلیغ لازمی ہے ایک طرف اہل سنت و جماعت میں دین کی تبلیغ کا جذبہ ہر مہر کا شکار ہو دوسری طرف جو کم دییش تبلیغی سرگرمیاں ہیں بھی ان کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ اسکی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تحریر کی تبلیغ کے نتائج اسلئے برآمد نہیں ہوتے کہ ملت اسلامیہ اپنی زبان سے تقریباً محروم ہو چکی ہے تقریری تبلیغ کا اثر اسلئے نہیں ہوتا کہ دینی جلسہ کانفرنس وغیرہ محض مہذب تفریح کا سامان ہو کر رہ گئے ہیں۔

سب کچھ کاروباری شکل اختیار کر گیا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان دین کو میدان خالی نظر آیا تو اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور اب ان کو اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ پہلے وہابیوں کی تبلیغی جماعت کو فروغ حاصل ہوا اور اب سنیت کی عباد اور صوفیہ دعوت اسلامی کی شکل میں بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑا چلا جا رہا ہے فرق آتا ہے کہ تبلیغی جماعت کو عالمی حیثیت حاصل کرنے میں ایسی لمبا سفر طے کرنا پڑا کیونکہ اسوقت

وہابیت کے خدام حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور دوسرے سرکردہ علمائے دین نے جنگ
پھیر رکھی تھی اب دعوت اسلامی نے صرف بارہ سال کے نہایت قلیل عرصہ میں عالمی
مشیت حاصل کر لی کیونکہ وہ اپنی ظاہری سنی وضع قطع کی وجہ سے علماء کرام کی گرفت
میں نہیں آ رہی ہے۔

دعوت اسلامی کا تیز رفتار فروغ ہی اسکو مشکوک بنادیتا ہے کہ کوئی سنی تحریک
اسقدر فروغ اتنے قلیل عرصہ میں حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ ایک طرف تو اسکے وسائل
محدود ہوتے ہیں دوسری طرف شیطان اپنی تمام تر قوتیں اسکی ترنار وکنے میں لگا دیتا
ہے۔ ایک طویل عرصہ کے بعد اہلسنت وجماعت کے کچھ سرکردہ مخلص جہانگیرہ اور
دین وملت کے درد سے سرشار علماء دین نے سنی وضع قطع میں چھپے دعوت اسلامی
کے اصل چہرہ کی شناخت کر لی

انھوں نے دعوت اسلامی کے منشور اور اس کے طریقہ کار کو ان کے ظاہری
کردار سے باطل مختلف پایا مسلک اہل سنت کے منافی پایا ہے وہابیت کے
تذریکے پایا۔ الیاس صاحب کے قول و عمل میں تضاد پایا اسطرح تحریک کے جب
دو چہرے نظر آئے تو یہ محسوس ہوا کہ الیاس صاحب نے اک ایسے نئے مسلک کی
بنیاد رکھی ہے یہ جسکا ظاہر اہلسنت کی طرح ہے اور اسکا باطن وہابیت کی عکاسی
کرتا ہے۔

اب للحضرت کے شیدائی فدائی کے ایسے خطرناک کردار میں کیا پوشیدہ ہے علمائے
کرام سے مخفی نہیں رہا لیکن ان کی خاموشی تیراں کن ہے ان کی اس خاموشی نے
مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ملت اسلامیہ تبلیغی جماعت کے فروغ سے نہایت
دل برداشتہ تھی اور کسی سنی تحریک کی آرزوئے جتنے چاہا گی تھی کہ دعوت اسلامی
وجود میں آئی سنی مسلمانوں نے اسے اپنے خوار کی تعبیر سمجھ کر پیاسوں کی طرح اس سے
اپنی تشنگی دور کرنے لگے کیونکہ عوام عموماً ظاہری کردار سے متاثر ہوتے ہیں وہ

دعوت اسلامی سے متاثر ہونے بغیر نہیں رہ سکے۔ دعوت اسلامی کا ظاہری سنجہ کردار
 اتنا پراثر ہے کہ کچھ سنی علماء دین بھی اسکی حمایت کے بغیر نہیں رہ سکتے اس لئے
 عوام میں انتشار برپا ہو گیا اور جب نوبت ٹکراؤ تک پہنچی تو سب کو تشویش ہونا لازمی
 تھی پھر بھی علماء کرام اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دے سکے عوام تذبذب کی حالت
 میں ہیں اور مسلسل انتشار کا شکار ہو رہے ہیں۔ الیاس صاحب اپنے سنی ہونیکی قسمیں
 کھاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے طریقے تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے
 کہ ضرورت کے مطابق دین کی تبلیغ کرتے کے لئے مستند طریقہ وضع کئے جاسکتے ہیں
 لیکن شریعت کسی کو یہ اجازت ہرگز نہیں دیتی کہ وہ تبلیغ کے لئے ایسے طریقہ وضع
 کر لے جو شریعت کے منافی ہوں۔ تبلیغ دین کے لئے غیر شرعی طریقہ اختیار کرنے
 کی ضرورت بھی کیا ہے۔ کسی کام میں غیر شرعی طریقہ جب ہی اختیار کئے جاتے ہیں جب
 اس کے مقاصد غیر شرعی ہوں۔ الیاس صاحب سے یہی غلطی سرزد ہوئی کہ وہ تبلیغ
 دین کیلئے طریقہ کار وضع کرنے میں شرعی حدود سے باہر چلے گئے۔ انسان میں غلطیاں
 کس سے نہیں ہوتیں لیکن مخلص لوگوں کی توجہ جب ان کی غلطیوں کی طرف مبذول
 کرائی جاتی ہے تو وہ سر تسلیم خم کر کے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں جب علماء کرام نے
 الیاس صاحب کی توجہ ان کی شدید قسم کی غلطیوں کی طرف مبذول کرائی تو انھوں نے
 اصلاح کے وعدے تو کئے لیکن انھوں نے اپنے وعدوں پر کبھی عمل نہیں کیا اور اہم سوال
 پر خاموشی اختیار کی اور اپنی روش پر بدستور قائم رہے اور اب بھی قائم ہیں۔ الیاس
 صاحب اپنی اصلاح کرنے کے بجائے سنی علماء کرام کو طرح طرح کے فریب دیکر اپنے
 غیر شرعی طریقہ کار کی تائید کرانے میں مصروف ہیں انکا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے لیکن
 سنی حلقوں پر سکوت طاری ہے وہ نہایت پرسکون نظر آتے ہیں کہ جیسے سب کچھ
 ال بات ہے۔ سنی مصنف جو اپنے قلم کیلئے نئے نئے موضوع تلاش کرتے رہتے
 ہیں دعوت اسلامی کے خطرہ سے عوام کو آگاہ کرنے کیلئے آج تک قلم نہیں اٹھائے

آخر کیوں؟ یہ کتنا اپنا قلم اٹھا کر ان کو اس خطرناک سازش کے خلاف قلم اٹھانے کی دعوت دے رہا ہے۔

ہر سکوں موت کا پیغام ہے انساں کیلئے
خطرہ جو غمے ساحل سے ہے وہ طوفان سے نہیں

مشہور ہے کہ کھلے دشمن سے چھپا دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے
مسلم اہل سنت کے خلاف دیوبندیوں کی دشمنی ظاہر ہو چکی ہے؟ دعوت
اسلامی کی ظاہری سستی وضع قطع میں مسلک دشمنی پوشیدہ ہے یہ بات علماء
کرام کے تاریخی متفقہ فیصلے نے ثابت کر دی ہے اس لئے اس دور میں دعوت
اسلامی و بابیت کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے اور اس کو مسلک اہل
سنت کے خلاف ایک خطرناک سازش سمجھا جا رہا ہے اس کا مقابلہ کرنے
کے لئے سنی حلقوں میں کوئی کارگر جذبہ و جہد نہیں دکھائی دیتی صرف دست
دعا دراز کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اتنا کافی ہے

یہ حالت کہتے ہیں کہ طوفان سے کھیلو

کہاں تک چلو گئے کنارے کنارے

اٹھو کہ زردیں آگیا اپنا وجود بھی ۛ ۛ ۛ دوڑو زمانہ چال قیامت کی پل گیا
ایک حدیث شریف کی روشنی میں میں نے محسوس کیا کہ دعوتِ اسلامی کے مشتبہ کردار
کا علم رکھنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس فتنے سے اپنے بھائیوں کو آگاہ
کریں اس فرض کی ادائیگی کے لئے دعوتِ اسلامی کے متعلق حقائق تلاش کر کے ان
سے عوام کو آگاہ کرنے کا عزم کیا جس کے نتیجے میں یہ کتاب آپ کے روبرو ہے۔ آپ
سے التماس ہے کہ آپ اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے دعوتِ اسلامی کے حقائق سے
امتِ مسلمہ کو آگاہ کریں۔

اس کتابچہ کی تیاری میں مذکورہ معزز علمائے کرام کے علاوہ ذیل علماء کرام اور دوسرے حضرات نے مجھ کو علمی تعاون سے نوازا میں ان کا مشکور ہوں۔

حضرت مفتی شہید عالم صاحب جامعہ توریہ بریلی شریف

شمشاد حسین رضوی صاحب بدایوں شریف

علامہ عبدالرسول صاحب خطیب جامع مسجد شمسی بدایوں شریف

نظام الدین صاحب قطیب مسجد حبیبہ بریلی شریف

واجد علی خان صاحب بریلی شریف

جناب اقبال توری صاحب بریلی شریف

اس سلسلہ میں شرعی شہادتیں اگر ضروری ہو تو پیش کی جاسکتی ہیں۔

مولانا تعالیٰ اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے صدقے میں حضور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم دستگیر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ و حضور حضرت سیدنا شیخ شاہی سلطان العارفین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و حضور حضرت سیدنا بدر الدین شاہ ولایت صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدایوں شریف

و حضور سیدنا امام احمد رضا خاں صاحب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلی شریف کے

توکل سے اس ناچیز کی کوششوں کو اپنی بارگاہ بیکس پناہ میں قبول فرمائے اور جناب

الیاس صاحب کو اپنی تحریک سے جملہ مفسد دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور

امت مسلمہ کو انتشار سے بچائے تاکہ جملہ مشائخ اور عوام متحد ہو کر دعوت اسلامی کو فروغ

دینے میں تعاون کریں جس سے دشمنان اسلام کی سازشوں کا دھڑلہ مٹا دیا جائے

دعائیں یہی نہیں کافی مذہب کی پاسبان کو

حیات اعلیٰ حضرت اور کچھ آواز دیتی ہے

از خاکسار

انجنیر حسن سعید خاں

دعوتِ اسلامی ایک نظر میں

دعوتِ اسلامی تقریباً بارہ سال قبل وجود میں آئی جسکی ظاہری وضع قطع مسلک اہلسنت کے مطابق ہے لیکن اسکا اندرونی ڈھانچہ مسلک اہلسنت سے بالکل مختلف ہے جس سے وہ اس درجہ مشیت ہو گئی ہے کہ علماء دین نے اسکی اجازت اور اس میں شمولیت کو ناجائز قرار دیا ہے۔

(۱) باطل فرقوں کا رد کرنیکی ممانعت کی گئی ہے جبکہ یہ ایمان کا فرض اعظم ہے (منشور)
(۲) جشن میلاد و معراج انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اعراس بزرگان دین منع کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ جو مسلک اہلسنت کا اہم جز ہے (منشور)
(۳) وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے (کتاب نماز کا جائزہ جو مسلک اہل سنت کے خلاف ہے۔

(۴) علماء دین کو تحریک سے دور رکھا گیا ہے (منشور) صرف انھیں علماء کرام کو تحریک میں شامل کیا جاتا ہے جو انکی شرائط پر اس کی حمایت کرتے ہیں۔
(۵) سنی علماء کرام سے ٹکراؤ اور ان کی تحقیر کا تصور تحریک کا اہم جز ہے (منشور)
(۶) علماء کرام کی مجلس مشاورت جیسی اہم سنت سے گریز کر کے رہنمائی کے تمام راستہ بند کر دئے گئے ہیں تاکہ صرف الیاس صاحب مختار کل ہیں اور انھیں کا حکم چلے۔

(۸) ”دعوتِ اسلامی“ کا طریقہ کار دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے طریقہ کار سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔

(۹) اس کے مبلغین زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ بغیر علم کے تبلیغ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں منشور خاموش ہے علی طور پر اس طرف کوئی جدوجہد نہیں ہے بے علموں کو مبلغ کہتا علم والوں کی تو این ہے

۱۰) منشور میں تبلیغ ہونے کے لئے اللہ رب العزت کا پابند ہونا شرط نہیں ہے اس لئے تبلیغی جماعت اور دعوت اسلامی کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تبلیغ میں شامل ہو جائے ہیں۔

(۱۱) علامہ کی وضع قطع اور اس کا مخصوص انداز خلاف سنت ہے
(۱۲) دین کی تبلیغ کو صرف سنت مستحبہ کی تبلیغ تک محدود رکھا گیا ہے جبکہ اس پر فتنہ دور میں مسلمانوں کو ہر شعبہ میں تبلیغ کی اشد ضرورت ہے اس لئے ان کی تبلیغ ایک دھونگ محسوس ہوتی ہے پس پردہ مقاصد کچھ اور معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۳) منشور کے آخر میں یہ نوٹ درج ہے: "یہ طریقہ کار صرف خواص کیلئے ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں اس طرح منشور کو عوام کی نظروں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔"

جناب محمد الیاس صاحبانی دعوتِ اسلامی کا غیثِ شریعی کردار

- ۱) الیاس صاحب غیر علم ہیں۔ لیکن وہ خود کو علامہ مولانا مجدد لکھتے ہیں۔
- ۲) الیاس صاحب غیر عالم ہیں۔ لیکن وہ خود مسافحہ طور پر امیر اہل سنت بن گئے ہیں ان کا یہ عمل شائع نظام کی صریح توہین ہے۔
- ۳) الیاس صاحب غیر عالم ہیں ان کو دینی کتابیں لکھنا حرام ہے لیکن وہ متواتر اس میں مصروف ہیں اور شدید قسم کی غلطیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔
- ۴) الیاس صاحب کی کتابیں نقائص سے پُر ہیں پھر بھی دین کی تبلیغ کے لئے اپنی مبالغہ کا استعمال لازمی رکھ رہے ہیں۔

(۵) الیاس صاحب اپنی بزرگی اور برتری ثابت کرنے کے لئے ذیل طریقہ کار پر عمل کیا
 یعنی وہ اپنا ہمسر پسند نہیں کرتے۔

۱۔ الیاس صاحب کو اپنی شان میں شان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
 جھلک نظر آتی ہے (فیضان سنت)

ب۔ الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو سلام کہلاتا
 ہیں (فیضان سنت)

ج۔ الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ ان کے اجتماعوں کے حاضرین کی مغفرت کر دی جاتی ہے (فیضان سنت)

د۔ الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ دعوت اسلامی میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کا دیدار ہو گا فیضان سنت میں درج خوابوں میں بھی یہی تاثر دیا گیا ہے۔

ذ۔ اپنا حقوق اپنا کرتا اور مسواک نیلام کر دیا الیاس صاحب مبالغہ امیر تعریف
 پسند کرتے ہیں۔ (فیضان سنت)

(۶) الیاس صاحب اپنی بزرگی اور برتری ثابت کرنے کے لئے علماء دین کی تحقیر جائز
 سمجھتے ہیں ان کے ذیل کردار سے واضح ہے۔۔۔

۱۔ اجتماعوں میں ان کی نشست سب سے اونچے قیام پر ہوتی ہے اور علماء کرام کو
 نیچے بٹھاتے ہیں۔

ب۔ اپنے مریدوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ کرتے ہیں مصروف ہیں اس سلسلہ میں
 انہوں نے اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز کا یکارڈ نوٹ کرنے کا عزم
 کیا ہے۔

پ۔ الیاس صاحب نے دوہری بیعت جائز کر دی ہے لہذا انہیں کہ کوئی سی
 بھی پیر سے بیعت ہو ان سے بیعت ہو جائے۔

(۷) مدینہ شریف کے گھوڑوں، گدھوں، خچروں، بوتلوں، ڈھکنوں، میٹروں، چادر
 بیگن، بھنڈی مسالحوں وغیرہ کو سلام لکھ کر آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے نسبت رکھنے والی تمام چیزوں کے لیے احقرام اور ان کو سلام کرنے کا حراق اٹرایا۔
 (۱۸) الیاس صنا اپنے مخالفین کو تشدد کے ذریعہ خوفزدہ کر کے اپنی مخالفت سے باز رکھتے ہیں
 (۱۹) الیاس صاحب اعلیٰ حضرت کے سلام اور رد و ہابیہ کے اشعار پر شرمے
 سے روکتے ہیں ہر جگہ صرف اپنا کلام پڑھوانا سنانا لازمی کر دیا ہے۔

جب ہر عشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
 کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

جناب الیاس صنا کی تحریک دعوت اسلامی کا خطرناک عزم

الیاس صاحب کچھ عرصہ قبل جب بریلی شریف حاضر ہوئے تھے انھوں نے
 آستانہ عالیہ پر علماء کرام کی موجودگی میں اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا:۔
 ”میں اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند کے مریدوں کا ریکارڈ توڑوں گا۔
 الیاس صاحب کا عزم یقینی طور پر توہین کے مترادف ہے ایک شیدائی کی زبان
 سے توہین حیران کن ہے۔ ان کا یہ عزم مستقبل کے خطروں کی گھنٹیاں بچا گیا ہے
 کہ آخر وہ کیوں اپنا گروہ بنا کر امت مسلمہ پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں

ان کے مبلغین عوام کو الیاس صاحب کا مرید ہونے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں
 اور الیاس صاحب اجتماعات میں یہ اعلان کرتے ہیں ”میں نے تمام حاضرین کو اپنا
 مرید کیا“ حاضرین کی خواہش ہو یا نہ ہو۔ حاضرین یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اب الیاس
 صاحب کے مرید ہو گئے وہی ان کے پیرو ہیں۔ اور یہ تو بھی جانتے ہیں کہ مریدین
 اپنے پیر کے ایک اشارہ پر سب کچھ کر گزرتے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ پیر کی بات

پتھر کی لکیر ہوئی ہے۔

ایسا صاحب کا یہ کردار ان اندیشوں کو ختم دیتا ہے کہ اسماعیل دہلوی اور
[سید احمد] دہلوی کی صوبہ سرحد (جواب پاکستان میں ہے) کی تاریخ نہ دہرائی
جائے۔ (دیکھئے کتاب ننگ دیں ننگ وطن) تبلیغ دین کا ایسا ہی انداز کس کی سنت
ہے دعوت اسلامی کے شیدائی جواب دیں۔

دعوتِ اسلامی چھوڑ کر آئے ایک کردہ مبلغ کا حیران کن انکشاف

دعوتِ اسلامی کا ایک مبلغ جو دعوتِ اسلامی کی مسلکِ اہلسنت کے خلاف حرکت
سکناٹ سے گھبرا کر اسکو چھوڑ آیا تھا مسجد بارہ دری بریلی شریف یہ اہم انکشاف
کیا ہے۔

”دعوتِ اسلامی“ کے سرکردہ مبلغین کہتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے اغراض و
مقاصد حاصل کرنے میں مسلکِ اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اس مبلغ
نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ دعوتِ اسلامی کی بنیاد سے مبلغین کو بھاری رقم
ماہوار دی جاتی ہے۔

ایسا صاحب کے غیر شرعی کردار اور اس مبلغ کے انکشافات سے ان شکوک و شبہات کو
تقویت ملتی ہے کہ

”دعوتِ اسلامی مسلکِ اہلسنت کے خلاف ایک منظم اور خطرناک سازش

ہے۔“

حضرت شاہ نعمت اللہ قدس سرہ کے مشہور مانتہ قصید کی پیشگوئیاں

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب قطب ربانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبد
القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک میں ہیں اللہ کے ولی اللہ تبارک و
تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اپنی زبان نہیں کھولنے اسی لئے آپ کے قصیدہ کی پیشگوئیاں
درست ثابت ہو رہی ہیں

اللہ کے ولیوں کی پیشگوئیاں ہم کو ہماری بے راہ روی پر تنبیہ کرتی ہیں ہم کو
خطروں سے آگاہ کرتی ہیں ہمیں بیدار کرتی ہیں اور ہمیں اصلاح کی جانب متوجہ کرتی
ہیں۔ یہ ہماری کم نصیبی ہے، کہ ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے
آپ کے قصیدہ کے ذیل اشعار میں ”دعوت اسلامی“ کے متعلق واضح
اشارہ موجود ہے غور فرمائے :-

احکام دین اسلام چوں شمع گشتہ خاموش
عالم بھول گرد و جاہل شور و علامہ

ترجمہ :- دین اسلام کے احکام خاموش ہو جائیں گے عالم جاہل اور جاہل عالم بن جائیں گے

آں عالمان عالم گردند ہم چوں ظالم
ناشتہ روئے خود را بر سر نہند عامہ

ترجمہ :- عالم ظالم بن جائیں گے۔ اپنی نااہلیت کے باوجود سر
پر غلام رکھ کر لوگوں کو مگراہ کریں گے

زینت دہند خود را با طرد و با جبر

گنو سالہ ہائے سامر باشند درون جامہ

ترجمہ: اپنی بزرگی کے اظہار اور تشہیر کیلئے جبہ و دستار استعمال کریں گے لیکن ان کے کپڑوں میں سامری گنو سالہ چھپا ہو گا۔

آں مفتیان فتویٰ فتویٰ دہند بجا

از حکم شرع بیرون بدہند بر علانہ

ترجمہ: عالم دین مفتی خلافت دین فتویٰ دیں گے اور اعلانیہ حکم شرع کی خلاف ورزی کریں گے۔

قصیدے کے ان اشعار ہیں موجودہ دور کا اور "دعوت اسلامی" کا مکمل نقشہ

موجود ہے۔ اس دور میں اور اس سے قبل بھی کوئی جماعت "دعوت اسلامی" کے علاوہ ایسی نہیں ہوئی جو اپنے سروں پر عمامہ باندھتی ہو۔ دعوت اسلامی میں زیادہ تر لوگ بے علم ہیں لیکن جبہ دستار پہنکر اپنے عالم ہونے اور اپنی بزرگی کا اظہار کرتے ہیں اور خلاف دین باتیں کر کے جیسا کہ اس رواد میں بیان کی گئی ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں۔ ایسا عطار صاحب مسلسل خلاف دین احکام جاری کر رہے ہیں۔

بھائیوں اور دوستوں کی آستینوں میں ہی ہنجر چھپا ہونا مشہور ہے اپنی ظاہری وضع قطع سے ہمارے سنی بھائی معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کے طریقہ کار اور ان کے پوشیدہ منشور تے یہ ثابت کر رہا ہے کہ بھائیوں کی آستینوں میں وہابیت کا ہنجر چھپا ہوا ہے۔ جب سنی مسلمان ان کو اپنا بھائی سمجھ کر ان میں شامل ہوتے ہیں تو ان کی پیٹھ میں وہابیت کا خنجر کھوپ دیا جاتا ہے۔

دعوت اسلامی میں مسلک اہلسنت کے خلاف امتنا سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی اگر ہمارا جذبہ ایمانی جوش میں نہیں آتا اور اپنے مسلک کی کٹھنی ہوئی جڑوں

کو دیکھ کر امارے دورانِ خیریت میں تیزی نہیں آتی تو یقین کیجئے کہ ہم مردہ ہو چکے ہیں
 ہمیں ایسے طیب کی ضرورت ہے جو ہمیں کوئی بوٹی سنا کر ہم میں زندگی کے آثار
 پیدا کر دے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے سنی مسلمانوں
 تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں
 اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور دست دعا اٹھائے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ
 علیہ وسلم کے طفیل مسلکِ اہلسنت کے دانشوروں اور ملتِ اسلامیہ کا دینی
 شعور بیدار فرمادے جذبہ ایمانی جگادے۔ آمین
 اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
 امتِ پرنیزی آ کے بڑا وقت بڑا ہے

جناب الیاس قادری بانی دعوتِ اسلامی

کے نہ لان فتوے کفر

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد صاحبہ آگیور نے الیاس
 قادری صاحبہ کے خلاف فتوے کفر صادر فرمادے ہیں



دو گلاسوں کا تصور کیجئے۔ ایک گلاس میں شربت ہے اور دوسرے گلاس میں
 زہر۔ اگر ہم یہ بھول جائیں کہ کون سے گلاس میں شربت ہے اور کس گلاس میں
 زہر ہے تو ہم اپنی موت کے خوف سے دونوں گلاس پھینک دیں گے۔

اس پر فتنہ و درویشوں میں طرح طرح کے قتنے ہمارے ایمان کیلئے خاطرہ ثابت
 ہو رہے ہیں لیکن ہم فکر و زکا میں اتنے منہمک ہیں کہ اپنے ایمان کے تحفظ کی طرف
 سے مجرمانہ حد تک غافل ہو چکے ہیں۔ جب کوئی چیز مسلک اہلسنت کی جھلک لے
 ہمارے سامنے آتی ہے تو اس کے اندرون کا جائزہ لئے بغیر اس کو گلے لگانے کو
 تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا میں ہوتی ہے۔

دعوت اسلامی اپنی سنی وضع قطع میں بظاہر خوشبودار شربت ہی سہی لیکن ہمارے
 فحاصل علمائے کرام کو اس میں وہابیت کے زہر کی آمیزش کا علم تو ہو ہی چکا ہے تو
 پھر ہم اس زہر آلود شربت سے پرہیز کیوں نہیں کرتے شاید اسلئے میرے بھائیو کہ اگر یہ
 زہر آلود شربت ہماری زندگی ہمارے مال و دولت کیلئے خطرہ ہوتا تو ہم اسے ضرور
 پھینک دیتے لیکن یہ خطرہ تو ہمارے ایمان کے لئے ہے اور ایمان کے تحفظ کی طرف
 سے ہم غافل ہو چکے ہیں ابھی وقت ہے شربت اور زہر کی شناخت کر لیجئے ورنہ پھر بہت
 دیر ہو جائے گی۔

نہیں کہا جاسکتا کہ مارشال کی کیا مجبوری ہے کہ وہ زہر آلود شربت کی طرف ہاتھ
 بڑھا رہے ہیں۔ فاسد سے بھرپور دعوت اسلامی کی تائید و حمایت فرماتے ہیں یا
 سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ دعوت اسلامی کے خلاف بریلی شریف کے علمائے
 کرام کا متفقہ فیصلہ ہونے کے باوجود اس تحریک کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے اور

سنی عوام کا شعور بیدار کرنے کے لئے کوئی عملی جدوجہد نظر نہیں آئی۔ ان کے لئے
جب میدان کھلا چھوڑ دیا گیا ہو تو ان کو فروغ ملنا لازمی ہے۔

وہ جنہیں ہم کو جگانا چاہیے تھا
قیامت ہے کہ وہ خود سو گئے ہیں

رہبروں نے دور کر دیں رہنماؤں کی مشکلیں
کارواں رستے لٹ جاتے ہیں آسانی کے ساتھ

مسئلوں سے موڑ کر منہ کب تک جھوٹے تم
کوئی بھی طوفان تمہیں گھر سے اٹھا لیجائے گا

فرصت یک لمحہ دیدی تو فکروں کا کار!
یاد کر لیتے کوئی بھٹولا ہوا انسان بھی

وہ جنہیں ہم کو جگانا چاہیے تھا۔
قیامت ہے کہ وہ خود سو گئے ہیں۔

سراوداد دعوت اسلامی

- ۱ مصطفیٰ سے گرتھیں وابستگی کچھ بھی نہیں
- ۲ مرد دعوت پہ حصول علم دیں تو فرض ہے
- ۳ علم سے خالی مسلمان ہیں حرف ابلیس کے
- ۴ نہ میعار خلق ایمان نہ کوئی کردار ہے
- ۵ کون سی جانب سفر ہے مسلمان پیغمبر
- ۶ لوٹتی پھرتی ہیں ایمان رہنروں کی ٹولیا
- ۷ ہے فروغ دین کی جاں تبلیغ دینا اے مومنو
- ۸ جذبہ تبلیغ جاگاسینوں میں شکر ہے
- ۹ باقی تحریک ہیں الیاس رضوی قادر کی
- ۱۰ گنبد خضریٰ کا رنگ انکے عمالوں سے عیاں
- ۱۱ سنتوں کا ذکر ہے اور ہے مدینہ کی امدا
- ۱۲ وعدہ دیدار آقا میں بلا کی ہے کشش
- ۱۳ مومنوں کو وعدہ بخشش لجماتا خوب ہو
- ۱۴ اہلسنت کی کشش کیواسطے کیا کچھ نہیں
- ۱۵ سنیوں اٹھو فردغ دین کی خاطر اٹھو
- ۱۶ آئیے اب ایک نظر منشور پر بھی ڈالیں
- ۱۷ جسکا اندیشہ تھا وہی بات آتی سامنے
- ۱۸ دیکھو اسمیں مسلک یوہند بھی شامل سا ہے
- ۱۹ پیروں نیچے کی زمیں سر کی کہ میسر کار والا
- ۲۰ آئیے تفصیل سے منشور کالیں جائزہ
- ۱ جیسے بے مقصد سفر میں دلکشی کچھ بھی نہیں
- ۲ علم چھوڑا شان مومن کی رہی کچھ بھی نہیں
- ۳ پھر بھی رغبت انکو علم دینا کچھ بھی نہیں
- ۴ زندگی کہنے کو ہے بس زندگی کچھ بھی نہیں
- ۵ ہر فتن اس دور تو ہیں ہوش کی کچھ بھی نہیں
- ۶ فکر دین و ملت و ایمان کی کچھ بھی نہیں
- ۷ وقت کی آواز کیا تم نے سنی کچھ بھی نہیں
- ۸ دیکھنا باطل کی اب سوزش زنی کچھ بھی نہیں
- ۹ جذبہ ملت دین کی یوں کی کچھ بھی نہیں
- ۱۰ باعث تسکین دل ہے سیکلی کچھ بھی نہیں
- ۱۱ کیا سہانا ہے سماں آلودگی کچھ بھی نہیں
- ۱۲ دیدار آقا ہو تو عمر دی کبھی کچھ بھی نہیں
- ۱۳ نعمتیں ایسی ملیں تو کیا کمی کچھ بھی نہیں
- ۱۴ یوں بظاہر دیکھئے دھوکہ دھری کچھ بھی نہیں
- ۱۵ سنیت خطرہ میں ہے چارہ گری کچھ بھی نہیں
- ۱۶ مطہین ہونا ہے کہ اسمیں کمی کچھ بھی نہیں
- ۱۷ حق و باطل ساتھ ہیں انکی ہی کچھ بھی نہیں
- ۱۸ دال میں کالا ہے اندر باہری کچھ بھی نہیں
- ۱۹ گھر کا بھدرا ہے یہ شکل ناہری کچھ بھی نہیں
- ۲۰ مشتبہ تحریک ہو تو راستی کچھ بھی نہیں

- ۲۱ رد باطل فرض ہے تو فرض سے ہے مشرک پھر کہاں ایمان رہا تہذیبی کچھ بھی نہیں
- ۲۲ مجاہدانہ رد نہ کر دو تو مشرک ہے لازمی ۱۷۲ مناظرانہ رد کی بھی کوشش تیری کچھ بھی نہیں
- ۲۳ کام علماء کا بتا کر پا گئے راہ فرار ۲۳ اجتماعوں میں اجازت رد کی کچھ بھی نہیں
- ۲۴ کیوں سلام و نصرت و پیڑی میں چھپایا یہ سبق ۲۴ جلسہ مسراج و میلاد البقی کچھ بھی نہیں
- ۲۵ مرحلہ پہلے میں نہ رد نہ ہو حشمت مصطفیٰ ۲۵ مرحلہ پھر دوسرا آیا قطعی کچھ بھی نہیں
- ۲۶ لواٹھے الیاس لیکر اک یا مسلک جہاں ۲۶ رد باطل ہے منع حشمت نبی کچھ بھی نہیں
- ۲۷ دین کی تبلیغ کا لیکر بہانہ کیا کیا ۲۷ صلح کل جائز کیا خوف نبی کچھ بھی نہیں
- ۲۸ کسے طرز عمل میں صلح کل کی ہے جھلک ۲۸ اہو کے مومن ان سے تیری برہمی کچھ بھی نہیں
- ۲۹ بد مذہب کی اقتدا کی جو اجازت دی گئی ۲۹ کھل گیا تیرا بھرم دعوت تیری کچھ بھی نہیں
- ۳۰ مرتدوں کی اقتدا کی بھی اجازت دو گئے کیا ۳۰ دین کی تبلیغ میں تفریق کی کچھ بھی نہیں
- ۳۱ کر گئے الیاس کیوں اپہلو تھی تکفیر سے ۳۱ یہ سراسر دوستی ہے دشمنی کچھ بھی نہیں
- ۳۲ حق نے سمجھوتہ کیا ہے باطلوں سے کب کہا ۳۲ دین میں جدت کی حرات خوف کی کچھ بھی نہیں
- ۳۳ لواٹھے الیاس لیکر اک نیا مسلک جہاں ۳۳ بد مذہب کی اقتدا میں نقص کی کچھ بھی نہیں
- ۳۴ کام ان کے دیر ہے ہیں تقویت دیو بند کو ۳۴ پھر بھی دعویٰ سنت کا بھل کی کچھ بھی نہیں
- ۳۵ عالم خود ساختہ اور اہلسنت کے امیر ۳۵ کیا یہ تو امین مشائخ قادری کچھ بھی نہیں
- ۳۶ غیر عالم کو منع ہے واعظ بھی تصنیف بھی ۳۶ پاسداری تمکو ان احکام کی کچھ بھی نہیں
- ۳۷ شرط پھر بھی یہ رکھی ہے دین کی تبلیغ میں ۳۷ ہوں فقط تیری کتابیں اور دلوں کی کچھ بھی نہیں
- ۳۸ دارِ اہل رکھلو پردہ کر لواک مہنے کیلئے ۳۸ وائے عالم بات تم میں علم کی کچھ بھی نہیں
- ۳۹ مجلس شورا نہیں اور خود بھی تو عالم نہیں ۳۹ یوں ہی ہے بے راہ روی کہ بھری کچھ بھی نہیں
- ۴۰ سینوں میں حشر برپا کر دیا منشور نے ۴۰ شراب کردار کی ایمان کی کچھ بھی نہیں
- ۴۱ پر خطر انداز ہے تبلیغ دیں کا مومنو! ۴۱ سایہ علماء نہیں تو راہبری کچھ بھی نہیں
- ۴۲ دین کی تبلیغ واجب تجھ پہ کب الیاس ہو ۴۲ و فحیت گم کردہ راہوں سے تیری کچھ بھی نہیں

۴۳ لوٹے ایسا لیکراک نیا مسلک چلا
 ۴۴ کیا ذرا لغت کی دولت کے ہیں یہ تو بتا
 ۴۵ یہ مبلغ ہیں کہاں یہ خادم عطار ہیں
 ۴۶ لوٹے نذرانہ ماہانہ انھیں دیتے ہو کیوں
 ۴۷ عزم ہے تبلیغ کا تبلیغ ہی کرتے رہو !
 ۴۸ خوبیا لکھی گئیں فیضانِ سنت میں تیری
 ۴۹ شان و عظمت اور بزرگی کا تیری اظہار ہو
 ۵۰ آج ہے کردار میں فاروقِ عظیم کی جھلک
 ۵۱ لیکے خوابوں کا سہارا کیا کیا تو نے لکھ دیا
 ۵۲ اپنے عاشق کو نبی بھیجیں تو صل سے سلام
 ۵۳ باغِ بخشش بنا ڈالا ہے جلسوں کو تو کیا
 ۵۴ کر دیا اعلان اپنی مغفرت کا آپ نے
 ۵۵ کر رہے ہو خوب جرمِ مغفرت کا بے گناہ
 ۵۶ وہ دشمنوں جنگو ملا جنت کا مژدہ مرہبا
 ۵۷ غائب جلسہ وہ کیوں محروم بخشش ہو گیا
 ۵۸ جیب میں رکھتے تھے پہلے اب ظالموں میں لگے
 ۵۹ آپ کے دیوبندیوں کے خوابوں میں یکسانیت
 ۶۰ عظمت دیوبند کی خاطر گڑھے تھے خواب وہ
 ۶۱ دیکھتے ہیں خواب جو نام انکا نہ پتہ
 ۶۲ عاشقوں جیسے لکھے تم نے سدینہ کو سلام
 ۶۳ بھنڈی مولیٰ بیگنوں کو اور مسالے مرج کو
 ۶۴ بوتلوں کو ڈھکنوں کو کھوٹیوں اور ٹوٹیوں

واسطہ عطا برحق سے قطعی کچھ بھی نہیں
 سب کو ہے تشویش کیوں اس کی کچھ بھی نہیں
 کرتے ہیں تبلیغ جس میں علم کی کچھ بھی نہیں
 ہے وفاداری کی قیمت سیری کچھ بھی نہیں
 اس گروہ بندی سے کیا لیتا تیری کچھ بھی نہیں
 خود میناں مٹھو تپنے ہو برتری کچھ بھی نہیں
 کیا یوں ہی قصہ گڑھے اور راستی کچھ بھی نہیں
 کل نبی کا نام لے تو حیرتی کچھ بھی نہیں
 دوسروں کے خواب پر پریشانی تیری کچھ بھی نہیں
 اس کو دیدار نبی تجھ کو کبھی کچھ بھی نہیں
 یہ جسات آپ کی جزرہ ہرنی کچھ بھی نہیں
 کچھ بھی کیجئے بات اب تو خوف کی کچھ بھی نہیں
 جنتی خود ساختہ تو جنتی کچھ بھی نہیں
 ان کے لب پر بھی اظہار جنتی کچھ بھی نہیں
 کیا فضیلت مصطفائی دید کی کچھ بھی نہیں
 کیا ریا مسواک میں عطار جی کچھ بھی نہیں
 پائی جاتی ہے تو کیا وابستگی کچھ بھی نہیں
 یہ تیری عظمت کی خاطر ہیں کمی کچھ بھی نہیں
 راہ تصریق بیاں کوئی رکھی کچھ بھی نہیں
 شائبہ تو ہاں کا ہو عاشقی کچھ بھی نہیں
 ہے سلام تمسخرانہ عاجزی کچھ بھی نہیں
 کو سلام طنزیہ ہے الفتی کچھ بھی نہیں

یہ اس سب سے بڑی بات ہے کہ کچھ بھی نہیں
 ہے تمہارے گناہ اور عاشقی کچھ بھی نہیں
 ہے سلاہوں میں آجہ وافرستی کچھ بھی نہیں
 دے عاشق یہ ریا ہے عاشقی کچھ بھی نہیں
 جزمینہ کی بجو منشا تیری کچھ بھی نہیں
 ہے تمہارے گناہ مجھتی کچھ بھی نہیں
 اس عمل سے کیا نمایاں سرکشی کچھ بھی نہیں
 ہے ریاکاری اگر عشق نبی کچھ بھی نہیں
 خیر ورنہ پھر ترے اعمال کی کچھ بھی نہیں
 ہے تمہارے گناہ یہ عاشقی کچھ بھی نہیں
 بے گناہ بڑھے کو فارسی کچھ بھی نہیں
 بیعت کی تو کیا وجہ تجدید کی کچھ بھی نہیں
 یوں تمہارے دل میں عظمت ہو کر کچھ بھی نہیں
 یہ تیری جرأت تھے شرمندگی کچھ بھی نہیں
 الاماں تحقیر علما رہوش کی کچھ بھی نہیں
 کیا تیرا اعلان یہ جز سرکشی کچھ بھی نہیں
 تیری عادت بزم بیگانگی کچھ بھی نہیں
 شان و عظمت کو گھٹائے پر گھٹائی کچھ بھی نہیں
 اے کہ شیدائے سنن یہ پیروی کچھ بھی نہیں
 سنتوں کا ذکر تو ہے پیروی کچھ بھی نہیں
 کیا یہ تو این مشائخ آپ کی کچھ بھی نہیں
 عالموں کا بھیس تو ہے علم کی کچھ بھی نہیں

۶۵ بیڑوں کو بیڑوں کو اور تاروں کو سلام
 ۶۶ لکڑی لکڑی لکڑیوں لکڑیوں کو سلام
 ۶۷ اہل ایمان سے نہیں ممکن تمہارے گناہ
 ۶۸ ہے تمہاریاں عیاں دارفتگی کاواں گناہ
 ۶۹ جب مبلغ کو پکاریں دیں مدینہ کی صدا
 ۷۰ وہ نبی میٹھے مدینہ میٹھا میٹھی سنتیں !
 ۷۱ دعوئے عشق نبی بھی اور نبی سے فرق بھی
 ۷۲ عشق والے عشق کا چرچا بھی کرتے نہیں
 ۷۳ ہے یہ تو این نبی مرد خدا جلدی سنبھل
 ۷۴ دید آقا کی ضمانت بر ملا الیاس دیں
 ۷۵ میں نہیں کہتا کتابوں میں لکھا ہے دیکھ لو
 ۷۶ قبلہ ضیاء الدین سے پھر مسلح الدین قبلہ سے
 ۷۷ پیر کو غافل بنا کر کیا غضب تم نے کیا
 ۷۸ توڑنا ہے اعلیٰ حضرت کے ریدوں کا کارڈ
 ۷۹ آپ تو ممبر پنے بیٹھیں اور عالم فرش پیر
 ۸۰ ہو کسی بھی پیر سے بیعت وہ تجھ سے بیعت ہو
 ۸۱ ان کا کھائے اور انھیں سے دشمنی حیران ہوں
 ۸۲ مفتی اعظم کی پیران طریقت کی مدام
 ۸۳ سنت مستحیہ تک تبلیغ کیوں محدود ہے
 ۸۴ کیوں ہے سنت کی متافی اس عمامہ کی وضع
 ۸۵ عمامہ ہے کہاں مزدور کی پگڑی ہے یہ
 ۸۶ بہت دستار اعظم ہار بزرگی کے لئے

- ۸۷ دہی پہاں کیوں الگ عطارچی چاہئے ہوتی
- ۸۸ ہے گروہ جابلال اب عالموں کے بھیس میں
- ۸۹ بھوک کرتا کر دیا نیلام اور مسواک بھی
- ۹۰ جوتیوں کی خاک ڈالی جائے ہے کھائیں کیوں
- ۹۱ پٹے رہتے ہو ڈنگا کیوں بزرگی کامیاں
- ۹۲ یہ تیری اسلاف سے بھقت کی جرات کیسے
- ۹۳ جو تجھے کہتے ہیں مشرک بدعتی ان کے پہاں
- ۹۴ پھر بتا لاکھوں وہاں کیسے گرویدہ ہوئے
- ۹۵ صنعت کا توڑ ہے تحریک یہ ثابت ہوا
- ۹۶ کیا ہی اسلام ہے تو جسکی دعوت دیر ہا
- ۹۷ پرکشش اعلان ہیں تیری فضیلت کیلئے
- ۹۸ کیوں مخالف یہ تشدد ہے روایتیں
- ۹۹ یہ تیرا تم پہ تشدد غیروں پہ تیرا کرم !!
- ۱۰۰ کیوں نہیں محبوب کے دشمن کا کوئی تذکرہ
- ۱۰۱ جس جگہ اہل رضا پہ مشرک کا بہتان ہے
- ۱۰۲ کھوٹ جو دل میں نہاں پوشیدہ کیوں منشور ہے
- ۱۰۳ حضرت اختر کو تو نے دید یا کیسا فریب!
- ۱۰۴ چال وہ تو نے چلی قبلہ شریف اللہ تیرے
- ۱۰۵ شور ہے کہ کا عدم منشور تو نے کر دیا
- ۱۰۶ کیوں تیرے قول و عمل میں پایا جاتا ہے تضاد
- ۱۰۷ فرق ہے ظاہر میں باطن میں عمل میں قول میں
- ۱۰۸ کیوں فقط سنی نشانہ ہیں تیری تحریک کا
- ۱۰۹ چاہ دنیا کی ہے کیا اور دین کی کچھ بھی نہیں
- ۱۱۰ سازشوں کا دور آیا رہی کچھ بھی نہیں
- ۱۱۱ محرم بننا گو چاہا پر چلی کچھ بھی نہیں
- ۱۱۲ اے ولی خود ساختہ شان ولی کچھ بھی نہیں
- ۱۱۳ خود نمائی کی اجازت دین کی کچھ بھی نہیں
- ۱۱۴ کیا فضیلت کیلئے راہ دوسری کچھ بھی نہیں
- ۱۱۵ قدر تیری کچھ نہیں دعوت تیری کچھ بھی نہیں
- ۱۱۶ یہ تیرا دعویٰ بجز سلیبیٹی کچھ بھی نہیں
- ۱۱۷ باطلوں کا توڑ یہ منطق تیری کچھ بھی نہیں
- ۱۱۸ کیا نہاں اسمیں تیری سازش کری کچھ بھی نہیں
- ۱۱۹ ہو تیرا عالم میں چرچا ہمسری کچھ بھی نہیں
- ۱۲۰ کس کی سنت ہے جہاں شائستگی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۱ دوستی دشمن سے ہم سے دوستی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۲ دشمن محبوب سے کیا دشمنی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۳ کیوں تیری جانب وہاں انگلی اٹھی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۴ حق ہے واضح بات اسمیں راز کی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۵ پاسدار کی تجھ کو پنے وعدوں کی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۶ بن گئے حامی دعا سمجھے تیری کچھ بھی نہیں
- ۱۲۷ کیواں شاعت پھر صحیح منشور کی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۸ اہل سنت کے یہاں تو دورخی کچھ بھی نہیں
- ۱۲۹ ایسی خصلت دینداروں کی کبھی کچھ بھی نہیں
- ۱۳۰ باطلوں پہ کسے سورش تیری کچھ بھی نہیں

- ۱۰۰ اہلسنت کی یہ تائید رکھیں کہ ہر کشتی
۱۰۱ بن گئے ایسا نہیں کسی کی چال کا
۱۱۰ دشمنان دین میں ہیں اور اہلسنت کی رو
۱۱۱ وہ بھی اک ایسا ہے اور یہ بھی اک ایسا ہے
۱۱۲ حق پرستوں کی متنازعہ نہ شخصیت رہی
۱۱۳ دورخی حکمت نے تیری فاش پردہ کر دیا
۱۱۴ ہو گئی واضح حقیقت اہلسنت یہ تیری
۱۱۵ تیرا وارث ہو پھر نہ سایہ ظلماء بڑے
۱۱۶ فکر وارث میں پسری تربیت کے واسطے
۱۱۷ تیرے پوشیدہ عزائم لگ رہے ہیں برخطر
۱۱۸ مسلک ایسا ہے۔ ہے دھوکہ ہمارے واسطے
۱۱۹ یا خدا اب کون ہے جس پر بھروسہ ہم کریں
۱۲۰ کیا بغل میں بھائی کے خیر چھپا ہے مومنو
۱۲۱ ہے وضاحت کی طلب اتمام حجت کیلئے
۱۲۲ اپنی دھن میں جانب منزل ہے مصروف سفر
۱۲۳ نیند میں سویا ہوا آواز دواٹھ جانے لگا
۱۲۴ اپنی اصلاح سے گریزاں اسلئے ایسا ہیں
۱۲۵ کر دیا مشکوک تجھ کو اور تیری تحریک کو
۱۲۶ مومنو جائز نہیں برکزا عانت لا کلام
۱۲۷ خوش نہ ہوا اسے عزائم خاک میں مل جائیگے
۱۲۸ وقت ہے ایسا کر لو لغزشوں سے تم رجوع
۱۲۹ دیر سے اندھیر خالق کے یہاں ہوتا نہیں
۱۳۰ سستوں کے واسطے جزر بہرانی کچھ بھی نہیں
۱۳۱ درہ بھائی بھائی کی تو دشمنی کچھ بھی نہیں
۱۳۲ بات کیا اہل نظر سے ہے چھپی کچھ بھی نہیں
۱۳۳ جانشینی گر نہیں کیوں دشمنی کچھ بھی نہیں
۱۳۴ تو قنار زخم کی تشویش کی کچھ بھی نہیں
۱۳۵ تو با باطن اور ہے دعوت تیری کچھ بھی نہیں
۱۳۶ دیکھ لے ترہ گری تیری چلی کچھ بھی نہیں
۱۳۷ یہ بجز ترے عزائم کی کڑی کچھ بھی نہیں
۱۳۸ ساتھ رکھتے ہیں عموماً فکر کی کچھ بھی نہیں
۱۳۹ تیری دعوت رہزنی ہے رہبری کچھ بھی نہیں
۱۴۰ جو نظر آتا ہے اس میں وہ قطعی کچھ بھی نہیں
۱۴۱ بھائی بھی بھائی کا دشمن دوستی کچھ بھی نہیں
۱۴۲ دیکھ لو کہ خیر پھر ایمان کی کچھ بھی نہیں
۱۴۳ وہ مگر خاموش ہیں جیسے سنی کچھ بھی نہیں
۱۴۴ علماء دیں نے بکارا برسنی کچھ بھی نہیں
۱۴۵ بن کے سویا ہوا اگر تو کھٹکھٹنی کچھ بھی نہیں
۱۴۶ ان کا مقصد جزا ہماری رہزنی کچھ بھی نہیں
۱۴۷ حکم آنا تھا شرع کا دشمنی کچھ بھی نہیں
۱۴۸ اس میں شامل ہونا بھی جز گمراہی کچھ بھی نہیں
۱۴۹ جب خدا کی گارسی آپ کا کچھ بھی نہیں
۱۵۰ کہ اکھن علماء کا حرف آخری کچھ بھی نہیں
۱۵۱ حق نمایاں ہوگا تو باطل زنی کچھ بھی نہیں

باقی تحریر کے مطالبات

سنیوں میں پھیل رہا کر دیا منشور نے
 دین کی تبلیغ میں مخلص ہے گرد خدا
 دین کی تبلیغ میں حکمت تو کچھ بھی کر دھج
 اعلیٰ حضرت نے دیا منشور وہ نافذ کرو
 مجلس شورا بنے علماء دیں کی قادری
 عظمت علماء سمجھتے ہیں علماء ترک کر
 ترک کر دو ہری بیعت اور عزم سبقت چھوڑ
 روشنی علم و عمل کی دے مبلغین کو
 مجاہدانہ رد نہ کر رد تو مگر ہے لازمی
 ہاں سچا نوری رضا جیسا غلامہ قادری
 بس ہی ہے راستہ اصلاح کا عطار جی
 قائد واحد ہو ملت کا یہ حکمت نادرست
 مگر کسی بس کا اذرا تیرا ہوا ناٹری بے گناہ
 مسلک باطل کو چھوڑو اپنے مسلک پر رہو

میرا مقصد یہ نہیں تحریک کو نقصان پہنچانا

تذریعہ علماء کو قیادت تو کی کچھ بھی نہیں !

حق و باطل مشترک ہیں راستی کچھ بھی نہیں
کل مفاسد دور کر دینا کچھ بھی نہیں
پاسداری ہو شرع کی تو کمی کچھ بھی نہیں
بائیں گمراہ کن تیرے منشور کی کچھ بھی نہیں
راہبری پاتے رہو تو گمراہی کچھ بھی نہیں
ورنہ جزیری ہلاکت تھادری کچھ بھی نہیں
جزیہ تو این مشائخ آپ کی کچھ بھی نہیں
باشرع تبلیغ دیں ہو تو کمی کچھ بھی نہیں
مناظرانہ رد تو کر کہ تناہی کچھ بھی نہیں
تامکمل پیروی تو پیروی کچھ بھی نہیں
دامن علماء پکڑ لو گمراہی کچھ بھی نہیں !
وہ جو ڈوبا قوم ڈوبی پھر بھی کچھ بھی نہیں
بس گری تو سب مرے پھر جان پگی کچھ بھی نہیں
قصد ہے اہل ترقی یوں دشمنی کچھ بھی نہیں

یہاں مقصد یہ نہیں تحریک کو نقصان ہو

تذکرہ علماء کرم قیادت تو کمی کچھ بھی نہیں :

امّتِ مسلمہ کے دانشوروں سے التجا

ملیّتی اہل رضا ہیں رہبرانِ دین اٹھو
نوستی پھرتی ہیں ایماں رہنروں کی ٹولیاں
سازشوں کی زد میں ہے یہ مسلکِ اہلِ وفا
گمراہیِ ملت کی دیکھیں اور زیاںِ خاموشی
بچے جو سانکیں پدر سے انکو گروہ نہ ملے
راہری سے آپکی محروم ہے ملتِ تمام
اجتماع کی کثرت تعداد سے مرعوب کیوں
کیوں سمجھ پاتے نہیں اہلِ خرد الیاس کو
قصہ اسماعیل کا گر پھر سے دہرایا گیا
اٹھو اے اہلِ رضا باطل کی سرکوبی کرو
شاہِ نعمت قبہ ہیں اولادِ غوثِ پاک کی
نا اہل رکھ کر عمامہ گمراہی پھیلائیں گے
جہت و دستارِ ظہار بزرگی کے لئے
وہ شریعت سے بغاوت بھی کریں گے برملا
یہ سب ہی کچھ برملا دکھتا ہے اس تحریک میں
اہلسنت کی کشتیِ کردار انکا ظاہر کی
زندگی اور موت والستہ ہے اس تحریک سے
مسئلوں کے حل فقط فتوے نہیں اے راہرو
یاد ہے اسلاف نے نذرانہ جانوں کے دئے

آج امت کی جہاں میں راہری کچھ بھی نہیں
فکرِ دین و ملت و ایمان کی کچھ بھی نہیں
تم راہو پیدا تو سازش گری کچھ بھی نہیں
کیا پکڑاں رہبرانِ دین کی کچھ بھی نہیں
غیر دین تو بڑھکے لے لیں شرم کی کچھ بھی نہیں
یوں اہل بھٹکی تیرگی میں روشنی کچھ بھی نہیں
یہ سیاسی ریلیاں ہیں اصل کی کچھ بھی نہیں
ستیت کی جڑ کٹے اوں ہوش کی کچھ بھی نہیں
پھر جوابِ قتل و غارت گری کچھ بھی نہیں
آگیا گھر تک تمہارے کھلبلی کچھ بھی نہیں
پیشگوئی جو بھی کیں انہیں کٹی کچھ بھی نہیں
جو نظر آئے انہیں وہ قطعی کچھ بھی نہیں
پہنے ہوں گے بات انہیں دین کی کچھ بھی نہیں
فکرِ دنیا ہوگی ان کو دین کی کچھ بھی نہیں
ضرب لگنا چلے تہمتی پر لگی کچھ بھی نہیں
دیکھ پاتے کائناتِ باطن راستی کچھ بھی نہیں
سینوں کی آج تک کیوں راہری کچھ بھی نہیں
آؤ میدانِ عمل میں بے حسی کچھ بھی نہیں
تم بھی کچھ قرباں کرو یہ زندگی کچھ بھی نہیں

فاطر المیت الکلوانے یا میان دیں اٹھو
 ہاتھ نہ جھٹا رہا میدال تو اسے راہرو
 جانشین مفتی اعظم کو بھی تشویش ہے
 آج تیرے ہی تیرے مسلک کی کھو دیں میں تیرے
 بد دیں۔ دیں ہے کہن میں چار سو بیترگی
 المدد آقا یہ دنیا درپستہ آزار ہے
 غوث اعظم قادری پر ہو شفقت کی نظر
 میں تیری سرکاری لایا وسیلہ شیخ کا
 یا خدا الیا اس کو تو سیدھی راہوں پہ چلا
 قرب محشر ہے جو قتلے اٹھ رہے ہیں حسن

آپ کا ہے میرا فرض منصبی کچھ بھی نہیں
 کام حکمت آئینگی پھر آپ کی کچھ بھی نہیں
 ستیت خطرہ میں ہے چارہ گری کچھ میں نہیں
 رہبری یا اعلیٰ حضرت رہبری کچھ بھی نہیں
 رخ سے پردہ کو ہٹا دیں تیرے کچھ بھی نہیں
 اہل ایمان کی پناہ سلطان جی کچھ بھی نہیں
 راہ پر آجائے تو بے راہ روی کچھ بھی نہیں
 المدد آقا پناہ امتی کچھ بھی نہیں!
 گرنہ دے تو نیک تو جہد میری کچھ بھی نہیں
 تم اگر ہوشیار ہو فتنہ گری کچھ بھی نہیں!

بات حق کہتے رہو تنہا بھی رہ جاؤ اگر!
 حکم خالق ہے حسن یہ فکر کا کچھ بھی نہیں

پس منظر

”دعوتِ اسلامی“ کی منظوم روداد میں جو اشعار واقعاتی ہیں ان کو سمجھنے کے لئے ان واقعات

کے پس منظر کا علم ہونا ضروری ہے پیش کیا جا رہا ہے :-

اشعار اترتا ۲۰۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہداء مسلمانوں کے لئے علم دین کے حصول کی اہمیت انکی موجودہ حالت۔ اس پُرقتن دور میں پیدا

ہونے والے خطرات اور ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تبلیغ دین کی ضرورت۔
”دعوتِ اسلامی“ کا آغاز اس کی پُرکشش ظاہری وضع قطع اور اس کے منشور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں خلاف توقع مسلکِ دیوبند کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

اشعار ۳۱ تا ۳۶۔ تحریک کے طریقہ کار کا بھی درج ہے۔
۱۔ بیان میں باطل فرقوں کا رد ہونہ تذکرہ۔ صرف ضرورتاً مثبت انداز

میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو۔

۲۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے اجتماعات صرف اور صرف تبلیغی نوعیت کے ہوں گے۔ میلاد النبی صراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اعراس بزرگان دین وغیرہ کے جلسہ جلوس کا انعقاد ”دعوتِ اسلامی“ کے نام سے نہ کیا جائے۔

نوٹ :- یہ طریقہ کار صرف خواص کھیلے ہے۔ اسے شائع کر نیکی اجازت نہیں۔

تحریک کے طریقہ کار کی یہ دونوں شقیں مسلکِ اہلسنت کے خلاف ہیں ان کو عوام کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے سے کسی فریب کا احساس ہوتا ہے۔ باطل فرقوں کا رد کرنا ایمان کا فرضِ اعظم ہے کوئی سنی اس کا منحرف نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مجدد القیامی فرماتے ہیں :-

”اگر کوئی شخص رد کا قائل ہو سکے رد نہ کرتا ہو تو اس سے ارتداد کی بو آتی ہے۔“

جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتناب کا تصور بھی کوئی سستی نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے اندر پالیسی چاچو سی بجا کر نہیں۔ کیونکہ جو اپنے محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب کی مخالفت کی جائے۔
۱۵۰ اپنے محبوب کے مخالفوں کے ساتھ صلح پسند نہیں کرتا (مکتوب ۱۴۵ صفحہ ۱۳۸)

اس سے الیاس صاحب کا کردار مشکوک ہو جاتا ہے۔

الیاس صاحب کہتے ہیں کہ باطل فرقوں کا رد کرنا علماء دین کا کام ہے۔ ہمارے مبلغ بے علم ہیں۔ الیاس صاحب کا یہ کیا مزاق ہے کہ ان کے مبلغین رد کیے بے علم ہیں۔ لیکن تبلیغ کیلئے علم والے ہیں۔ جب وہ علم والے نہیں تو تبلیغ کیا کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ "دعوتِ اسلامی" میں تبلیغ کم اور گمراہی پر تائد زور دیا جاتا ہے اور شاید الیاس صاحب کا مقصد بھی یہی ہے کیونکہ بے علم مبلغین کی تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

باطل فرقوں کا رد علم والوں کا کام تھا کہ الیاس صاحب رد سے اپنا دامن بچا گئے لیکن علم والوں کو اپنے جلسوں میں رد کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ اس طرح رد سے انحراف ظاہر ہو گیا جو باطل فرقوں سے صہاج کلی کے مترادف ہے۔ رد کے متعلق علماء کرام وغیرہ کو مزید مطمئن کرنے کے لئے منشور میں یہ لکھ دیا ہے کہ پہلے مرحلہ میں باطل فرقوں کا رد اور جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیے جائیں گے تاکہ وہ دوسرے مرحلہ کا انتظار کرتے رہیں بارہ سال کی مدت گزر گئی تحریک کا ابھی دوسرا مرحلہ شروع ہی نہیں ہوا۔ آپ بعض مقامات پر کبھی بھی جو باطل فرقوں کا معمولی رد اور جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں وہ ان کے خلاف ان مقامات پر اعتراضات اٹھائے جائیں گے رد عمل ہے۔ رد اور جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مقامات پر کئے جا رہے ہیں جہاں اس کے خلاف آواز بلند کی جا رہی ہے ورنہ اس کا ذکر "فیضانِ سنت" تک ہی نہیں تھا اب اس کا اضافہ کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی بنیادی اصول اور ان کی حکمت عملی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ نہ کوئی اصلاح شدہ منشور شائع کیا گیا جس کا وہ تقریباً آٹھ سال سے وعدہ کر رہے ہیں۔

”دعوتِ اسلامی کے منشور اور اس کے طریقہ کار کے خلاف علماء کرام کی تنبیہ اور اس تنبیہ پر الیاس صاحب کا والنتہ تغافل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انھوں نے ایک ایسے نئے مسلک کی بنیاد ڈالی ہے جس کا ظاہر مسلکِ اہلسنت کے مطابق ہے اور جس کے اندرون میں وہابیت کا زہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ”دعوتِ اسلامی“ کو مسلکِ اہلسنت کے خلاف گہری صف سازش سمجھا جا رہا ہے۔

جہاں دیدہ علماء دین کی نگاہوں نے تحریک کی سنی وضع قطع میں چھپے اس کے اہل چہرہ کو دیکھ لیا بچانچے لیا تو اس کو مشکوک قرار دیتے ہوئے اس کی اعانت اور اسپین شمولیت کو ناجائز قرار دیدیا۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے اتمامِ حجت کے لئے الیاس صاحب کو ذیل سترہ سوالات ان کی وضاحت کیلئے بھیجے گئے تھے۔ جن میں صرف دو سوالات کے نہایت مضحکہ خیز جواب ایک لمبے عرصے کے بعد دیا اور باقی نہایت اہم سوالات پر خاموشی اختیار کی۔ ان کی خاموشی ان اعتراضات کو قبول کر لینے کے مترادف ہے۔ ب سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب الیاس صاحب اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کو دور کیوں نہیں کرتے۔ اپنی روش پر کیوں قائم ہیں۔ ان کے ایسے کردار سے تو یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ والنتہ طور پر ایسے غلط طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں جو مسلکِ اہلسنت کے خلاف ہے یعنی وہ والنتہ طور پر مسلکِ اہلسنت کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ کیا ان کا یہ کردار حیران کن اور تشویشناک

تحریر ”دعوتِ اسلامی“ علماء کرام کی نظر میں؟

تحریر ”دعوتِ اسلامی“ کے بانی الیاس قادری ہیں اور ان پر اگر بہ بد مذہبیت کا حکم نہیں مگر بن و سنت کی خدمات انجام دینے کے لئے ان کی تحریک میں شامل ہونا فرض و واجب سمجھا نہیں جاتا۔ لیکن بھی دین کی خدمت انجام دے سکتے ہیں اور باللہ تعالیٰ دینے والے دے رہے ہیں اور بلکہ وہ بوجہ کثیرہ مشتبہ و مشکوک ہیں تو ان کی تحریک میں شمولیت و شرکت پر عدم جواز کو ترجیح دی جائے گی۔ شرع مطہر کا قاعدہ ہے اذا جمع الحلال والحرام غلب الحرام۔۔۔۔۔

۳۷
اور فقہا کرام تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ قاضی محض تہمت و حصول ظن پر تفریق دے سکتا ہے
در مختار وغیرہ میں ہے۔ القاضی تحزیراً لاعتہامہ و ان لم یثبت۔ خلیفہ دوم حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن مسعودؓ پر بد مذہبی کے اندیشہ کے سبب ضرب شامہ کے
بعد تو یہ لینے کے بعد بھی ایک مدت تک اس کے پاس بیٹھنے کو منع فرمایا۔

الیاس قادری کے مشتبہ و مشکوک ہونے کے اسباب وغیرہ :-

۱۔ الیاس قادری دعوت سنت دینے اور فیضان سنت سنانے کیلئے دیوبندیوں کے پیچھے
نماز پڑھنے کے قائل ہیں البتہ دہرا لینے کے بھی قائل ہیں، اس بات کی تصدیق علامہ ازہریؒ جیسا
کے سامنے ہو چکی ہے اور خود بھی بریلی شریف میں مفتی مطیع الرحمن صاحب رضوی کے سامنے اس کا
اقرار کیا۔

۲، دارالافتار میں آئے ہوئے بعض سوال کے مطابق ان کے کچھ مبلغین دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت
کے ساتھ بھی گشت کرتے ہیں۔

۳، "دعوت اسلامی" کے نصاب العین میں باطل فرقوں کا رد بلکہ ان کا ذکر بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔
۴، نصاب العین میں دعوت اسلامی کے نام سے میلاد النبی و اعراس بزرگان دین وغیرہ کے جلسہ
و جلوس کرنا بھی ممنوع ہے۔

۵، چونکہ حضرت علامہ ازہری صاحب کو مذکورہ قابل اعتراض نصاب العین کے بارے میں یہ بتا گیا
تھا کہ اسے کالعدم قرار دیا گیا ہے لہذا موصوف نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے ایک تائید کے
تحریر اگست ۱۹۷۱ء میں دے دی تھی جسے آج تک ان کے مبلغین لوگوں کو دکھا کر غلط فائدہ
اٹھا رہے ہیں، مگر مولانا الیاس قادری نے نہ تو اس کے کالعدم ہونے کا باضابطہ کوئی اعلان
مشتہر کیا نہ ہی اس کی جگہ دوسرا قابل اعتراضات نصاب العین مرتب کر کے چھاپا بلکہ وہی بچی
رائج و نافذ العمل ہے البتہ عام لوگوں سے اوجھل کر دیا گیا ہے اور یہ تحریک کے معتمد و خاص لوگوں
تک محدود رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے چنانچہ نصاب العین کے آخر میں یہ نوٹ بھی اس پر دلیل
ہے کہ "یہ طریقہ کار صرف خواص کے لئے ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں"۔

۶، الیاس قادری کی جانب سے متنازعہ نصاب العین کے کالعدم قرار دینے کا معاملہ تو زبانی

۱۱۔ یہی ال پر جو اور اعتراضات تھے وہیں درود کر کے لہذا علامہ ان پر ان صاحب پر ال مسئلہ میں پھر ان کی تحریک سے اجتناب کا حکم دیا اس کی اطلاع بھی مولانا الیاس قادری کو ایسے ہی مگر ان کی جانب سے پھر بھی کوئی قابل قبول شرعی حجت پیش کی۔

۱۲۔ دارالعلوم منظر اسلام میں مرکز اہلسنت کے ذمہ دار علماء کرام کی ایک نشست میں اس مسئلہ پر کافی غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر موجود علماء کرام نے ان کے مشتبہ ہونے اور ان کی تحریک "دعوت اسلامی" سے اجتناب کا فیصلہ کیا اس کی اطلاع بھی مولانا الیاس قادری کو ان کے مبلغین نے دی بلکہ مفتی مطیع الرحمن صاحب سے وعدہ کیا کہ الیاس قادری صاحب تکفیر و کابریہ اور نصب العین کے کالعدم قرار دینے جانے کی تحریر بذریعہ فیکس منوادی جائے گی لہذا فیصلہ کو عام کرنے میں عجلت نہ کی جائے مگر پانچ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی حسب دستور ان کی کوئی تحریر موصول نہ ہو سکی۔

۱۳۔ ہونا وہابیوں کی علامت ہے مگر الیاس قادری اور ان کے پیروکار اس پر سختی سے عامل ہیں۔

۱۴۔ تبلیغی جماعت والوں کی طرح الیاس قادری کے بھی ہر جلسہ کا نام اجتماع ہوا کرتا ہے۔ دل دیوبندیوں کی طرح عقائد سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف عمل کا وہ بھی سنتوں کا اور سنتوں میں بھی سنت مستحبہ کی تبلیغ سے کام رکھتے ہیں۔

۱۵۔ غلام کا جائزہ "نما کی کتاب میں اگلا دیوبندیوں وہابیوں کے پیچھے نماز ناجائز ہونے کا مسئلہ چھاپا تھا پھر مینوں پر اعتماد مجال ہوتا دیکھ کر دوسرے ایڈیشن میں اسے لکھا دیا پھر حسب اس پر یہ سیکویاں ہونے لگیں تو گرتے ہوئے اعتماد کج ہال کر۔ نے کی خاطر دوبارہ شامل اشاعت کر لیا ۱۶۔ بمبئی میں وہابیہ، قادیانیہ وغیرہ مزدین کے حکم تکفیر پر ہزار ہا ہزار کے باوجود بھی دستخط کرنے سے انکار کر دیا جس کی بنا پر وہاں کافی ہنگامہ رہا اس سلسلے میں ٹھوس دلائل و شواہد موجود ہیں۔

۱۷۔ متعدد وثائق حضرات سے معلوم ہوا کہ الیاس قادری اعلیٰ حضرت کے سالار و دو کابریہ کے اشعار پڑھنے سے بھی روکتے ہیں۔

۱۳۱ جس طرح ہندو پاک میں الیاس قادریؒ کی حضرت قدس سرہ سے زبانی و تحریری عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اگر ویسا ہی حرمین شریفین میں بھی کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نجد کی حکومت انھیں برداشت کر رہی ہے۔

۱۳۲ الیاس قادری کے قریبی اور متعدد حضرات رو کے سلسلے میں کھلے عام یہ جواب دیتے تھے ہیں کہ ”رد علماء کریں“ مگر اپنے اجتماعات میں رو کرنے کیلئے نہ تو علماء کو مدعو کرتے ہیں نہ ہی کسی عالم کو اس کی اجازت ہی دیتے ہیں۔

۱۳۳ الیاس قادری اور ان کے وکلاء اپنی گفتگو میں میلاد و قیام وغیرہ کا نام لیتے ہیں مگر ان کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔

۱۳۴ الیاس قادری کی کسی کتاب میں وہابیہ وغیرہم کی تکفیر نہیں ملتی اور بمبئی میں مسئلہ تکفیر پر دستخط کرنے سے انکار ثابت ہے لہذا ان کے مشتبہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے اب دستخط کر دینا بھی انھیں مشتبہ ہونے سے نہیں بچا سکتا ہاں ان پر حکم و ہابیت بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

۱۳۵ فی الواقع الیاس قادری کا طریقہ کار غلط ہے جس پر وہ باوجود فہمائش بسیار جمے ہوئے ہیں اور ان کی تحریک و جوا، مذکورہ بالا کی بنا پر نہایت مشتبہ ہے لہذا اس کی افانت اور ان میں شمولیت ہرگز جائز نہیں خود میرے پاس شہادت شرعیہ گزری کہ ایک شخص نے سوداگران (بریلی) کی مسجد میں خلاف مذہب اہلسنت تقریر کی یہ شخص دعوت اسلامی کا مبلغ تھا اور اس نے یہ تقریر دعوت اسلامی کے اجتماع میں کی ہے یہ بھی اطلاع باوثوق ذریعہ ملی کہ ایک شخص جو تبلیغی جماعت میں گھومتا پھرتا ہے وہی شخص دعوت اسلامی کا مبلغ بھی بن گیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ دعوت اسلامی میں ہر طرح کے لوگ ہیں اور اس کے دستور میں مبلغ ہونے کے لئے مذہب اہلسنت و جماعت کا پابند ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے

الفقیہ محمد اختر رضا قادری الازہری غفرلہ

۴۰ معزز علماء دین کے لئے اسوالات پر الیاس عطار کا مفہمہ خیر جواب

الیاس صاحب دین کی تبلیغ کا کام کرنے چلے تھے۔ ان کے غیر عالم ہونے کی وجہ سے ان سے غلطیاں سرزد ہونا عین ممکن تھا۔ رہبر ان دین کی جانب سے ان پر اور ان کی تحریک پر قائد کئے گئے اسوالات پر اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی پر الیاس صاحب کو سر تسلیم خم کر کے ان غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہئے تھا۔ یہی ان کے تبلیغ دین میں مخلص ہونے کا ثبوت ہوتا۔ کیونکہ الیاس صاحب مخلص نہیں ہیں۔ ان کے دل میں کھوٹ ہے اس لئے بغلیں جھانکنے لگے اور اسوالات کے جواب سے گریز کیا۔ ۱۷ اسوالات میں سے صرف دو اسوالات کے ایسے جواب دیئے جیسے کوئی چور پکڑا گیا ہو۔ باقی ۱۵ اسوالات پر مکمل خاموشی اختیار کی۔ یہ علماء دین کی توہین بھی ہے اور الیاس صاحب کا ایک غیر ذمہ دارانہ کردار بھی۔

ہمیشہ کی طرح اپنے خط کے نصف حصہ میں وہ یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ سنی ہیں جب کہ علماء کرام نے اسوالات کی شروعات ہی اس سے کی ہے کہ "الیاس صاحب! پر بد مذہبیت کا حکم نہیں"۔ پھر بھی وہ قسمیں کھائے چلے جا رہے ہیں کہ وہ سنی ہیں۔ ہے نا چور کی داڑھی میں تنکے والی بات"۔ اگر الیاس صاحب کے دل میں اپنے عقائد کے پیش نظر چور نہ ہوتا تو اس کی قسمیں وہ اپنی ہر تحریر میں کیوں کھاتے۔ جو نکتہ وضاحت طلب ہیں ان پر ناموشی اور جوان سے پوچھا نہیں گیا اس کی لمبی پوٹری وضاحت کس لئے؟ سوال ۷ پر اب ان کا جواب دیکھئے جو جشن میلاد و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم منقذ نہ کرنے کے ان کے حکم کے متعلق ہے۔

"دعوت اسلامی کے عوائل میں بعض جگہ دعوت اسلامی کے نام پر لوگوں نے اپنی مرضی سے جگہ کے شرع کر دیئے اور چندہ کرنے لگے وغیرہ وغیرہ (دیکھئے ان کا اصل جواب صفحہ ۷ پر) عموماً کسی تحریک کا منشور اس کے شرع ہونے سے قبل تیار کیا جاتا ہے ایسی صورت میں انکے اس جواب کی پول خود کھل جاتی ہے۔ کہ تحریک ابھی شروع نہیں ہوئی۔ مبلغین کا وجود بھی نہیں ہے اور چندہ شروع ہو گیا اور جشن مصطفیٰ اہلی اللہ علیہ وسلم

دوسری صورت میں اگر بعض مقامات پر بعض مبلغوں نے چندہ وصول کرنے کی یا اور کسی قسم کی غلطیاں کی بھی تھیں تو ان غلطیوں کا ازالہ کیا جانا چاہئے تھا اسکے بجائے انہوں نے جوش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی پابندی اور وہ پابندی بھی ہمیشہ کے لئے۔ اس طرح الیاس صاحب کے مطابق اگر مسجدوں میں خدا نخواستہ کوئی غلط کام ہوئے لگیں تو غلط کام روکنے کے بجائے مسجدوں کو شہید کر دینا چاہئے لوگوں کو وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے۔

دیکھا آپ نے کہ جشن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر داکٹر پابندی لگانے کے لئے کیسا مستحکم خیر جواز پیش کیا گیا ہے۔ یہ پابندی بارہ سال سے لگی ہوئی ہے اسکو ہٹا کر جشن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منعقد کرنے کا حکم اپنے مبلغین کو اب تک نہیں دیا گیا ہے۔ آپ بعض مقامات پر وقتاً فوقتاً جو جشن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں وہ اعتراضات کے سبب ہیں ورنہ ان کی حکمت عملی میں نہ تو برابر کبھی تبدیلی نہیں آتی ہے۔ ورنہ یہ پابندی ہٹالی گئی ہوتی۔ اسی وجہ سے وہ منشور کاغذ نہیں کرتے کہ جشن مصطفیٰ پربانندی لگانے کا مقصد ہے۔ سوال رکھے پر انکا جواب وہی ہے جو الفاظوں نے ۱۹۹۱ء میں حضور حضرت علامہ ازہری میاں صاحب کو دیا تھا کہ "نصب العین" کا عدم قرار دے دیا گیا ہے یہ جواب نہایت لغو ہے۔ وہی منشور اب بھی نافذ العمل ہے۔ جہیز نصب العین کی اشاعت اور تشہیر نہ کرنا اس بات کا باوجود ہے کہ نصب العین کا عدم نہیں کیا گیا۔

اشعار ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲

حق کی تبلیغ کے لئے باطل سہاروں کی قطعی ضرورت نہیں۔

باطل سہاروں کا احسان لینے سے باطل کو تقویت ملتی ہے۔

دین میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ حق باطل کا مرہون عدت رہا ہو۔ الیاس صاحب نے دین کی تبلیغ کے نام پر باطل فرقوں سے صلح کلی کی حکمت عملی اپنا کر حق کا سر نیچا کیا ہے اور باطل کو برتری کا احساس دلایا ہے کہ ہم حقانی تبلیغ کے لئے تم سے مراسم کے خواہاں ہیں اور تمہارے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہو تمہارا ہیں۔ مثال سے سہاروت آس کی سنت ہے اسے سنتوں کے شیدائی۔ الیاس صاحب نے اپنی صلح کلی کی حکمت عملی کے تحت بمبئی میں متعدد علماء کرام

کے بے حد اسرار کے باوجود باطلانِ فرقوں کے سرگرم ۱۵۳ شخاص کے خلاف حکم تکفیر پر دستخط کرنے سے انکار کیا۔ (سوال نمبر ۲ اور ۱۸)

الیاس صاحب کی اپنی کتاب "نماز کا جائزہ" میں بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے ان کا بھرم کھل گیا ہے۔ جس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ الیاس صاحب نے ایک ایسے نئے مسلک کی بنیاد ڈالی ہے جس میں بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے چھوٹ دی گئی ہے۔ (سوال ۱۱) یہ دین میں حیرت کے مترادف ہے اور یہ کام

مسلکِ اہل سنت کے پیروکار ہرگز نہیں ہو سکتا الیاس صاحب بنائیں نہیں۔ تبلیغ دیں جملہ بد مذہبوں کے لئے ہوتی ہے تو کیا آپ مرتدوں کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت دیں گے؟ الیاس صاحب کے اس قسم کے کردار سے دلیو بندیت کو تقویت مل رہی ہے۔ کیا رسول کے دشمنوں کو تقویت پہنچا نیوالا رسول کا شیدائی فدائی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

الیاس صاحب غیر عالم ہیں پھر بھی وہ خود کو علامہ مولانا، مجدد لکھتے ہیں وہ خود کو امیرِ اہلسنت لکھتے ہیں۔ یعنی دنیائے

اشعار ۵۴ تا ۷۲

اسلام کے جملہ علمائے کرام جملہ اولیاء کرام کے قائد و رہبر۔ ان کی ایسی جرأت پر حیرت ہے کہ ایک غیر عالم جملہ مشائخ کا قائد و رہبر کیسے ہو سکتا ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جملہ مشائخ نے ان کو اپنا قائد رہبر تسلیم کر لیا ہے، تو یہ اعزاز بھی انہوں نے عطا کیا ہوگا۔ الیاس صاحب اس کی سند منظر عام پر لائیں۔ اگر ان کو یہ اعزاز کسی نے عطا نہیں کیا تو وہ جملہ مشائخ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں ان کو رجوع کرنا چاہئے۔

الیاس صاحب غیر عالم ہیں۔ غیر عالم کو دینی کتب کی تصنیف حرام ہے۔ لیکن ان کو قطعی شرع مطہرہ کا پاس نہیں وہ کتب کی تصنیف میں متواتر مصروف ہیں اور اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ انہوں نے تبلیغ کیلئے صرف اپنی تصنیف کردہ کتب کا استعمال لازم کر دیا ہے۔ ان کے اس طرز عمل سے بظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے اسلام خصوصاً طور پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کے علمی خزانہ کو جس کا لوہا و نیا کانتی ہے ناقص اور ناقابلِ عمل

قرار دیا ہے۔ غضبِ خدا کا ایک غیر عالم ایک جید عالم سے سبقت لیجانی کو کس
میں ہے آخر کیوں؟

اب الیاس صاحب کے علم کا معیار بھی دیکھ لیجئے انہوں نے اپنے ایک حکم نامہ
میں لکھا ہے ”مرد ایک ماہ کے لئے دارِ طہی رکھ لیں عورتیں ایک ماہ کے لئے پردہ کر لیں“
وہ ایک وقت میں دو پیروں سے مرید ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کا یہ اعلان
قابلِ توجہ ہے کہ کوئی شخص کسی بھی پیر سے مرید ہو مجھ سے مرید ہو جائے ان کے مبلغین عوام کو اس کی
تلقین کرتے رہتے ہیں اور الیاس صاحب اپنے جلسوں میں حاضرین کو یہ کہہ کر مرید کر لیتے ہیں
کہ ”میں نے سب کو اپنا مرید کیا“ حاضرین کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ اس طرح کی پیری مریدی کس
کی سنت ہے۔ سنتوں کے شیعہ ان کا یہ عمل خلافِ سنت، خلافِ شرع کیوں؟ وہ عوام کی
وقاداریاں ان کے اصل پیروں سے ہٹا کر اپنی جانب کر رہے ہیں۔ اس طرح عوام کی پہلی بیت
بھی فسخ ہو رہی ہے اور الیاس صاحب کے غیر شرعی کردار کی وجہ سے ان سے بیعت ہونا
بھی بے معنی ہے۔ اس طرح الیاس صاحب عوام کو تباہی کے راستہ پر لے جا رہے ہیں
اس کی وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ الیاس صاحب کو دین سے یا مسلمانوں سے کوئی سروکار
نہیں ہے وہ اپنا گروہ جلد سے جلد بڑھا کر امت مسلمہ پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں۔
ان کے یہ عزائم خطرناک ہیں۔ علماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس جانب فوراً توجہ
فرمائیں۔

الیاس صاحب غیر عالم ہیں ان کو اچھی رہنمائی کے لئے علماء کرام کی ایک مجلسِ شورائے تشکیل
دینی چاہئے تھی۔ سنتوں کے دلدادہ الیاس صاحب کا ایسی اہم سنت سے اجتناب کیوں؟
حدیث شریف میں ہے ”بس نے علماء کا ساتھ چھوڑا وہ گمراہ ہوا“ لیکن الیاس صاحب
مخلص علماء کرام کے سایہ سے بچ کر دور رہتے ہیں۔ ایک عالم دین کے نوسل سے یہ معلوم ہوا
کہ ایک جلسہ میں الیاس صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ منتظمین نے اس جلسہ میں کچھ علماء کرام
کو بھی مدعو کیا تھا۔ الیاس صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے جلسہ میں علماء کرام کو بھی مدعو کیا
گیا ہے تو وہ بہت برہم ہوئے اور جلسہ میں نہیں آئے۔ علماء دین سے بیزار ہونے

اور ان کی رہنمائی حاصل نہ کرنے کی وجہ سے الیاس صاحب متعدد دُشدر پر قسم کی غلطیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ یہ علماء کرام کے تعاون کے بغیر تبلیغ دین کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ الیاس صاحب کے کردار سے یہ اندیشہ ملتا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے مسلک کی بنیاد ڈالی ہے جس میں مخلص علماء دین سے کوئی واسطہ نہیں رکھا گیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا وہ انہیں علماء دین کو قریب آنے دیتے ہیں جو ان کی غیر شرعی شرائط تسلیم کر لیتے ہیں۔

اشعار ۴۴ تا ۴۷

آپ جانتے ہیں کہ سنیوں کو ایک چھوٹا سا جلسہ منعقد کرنے کے لئے چندہ حاصل کرنے میں کتنی دشواریاں پیش آتی ہیں لیکن ”دعوت اسلامی“ میں دولت پانی کی طرح بہائی جا رہی ہے۔ مبلغین کو ماہوار بھاری تنخواہیں۔ اجتماعوں کے لئے اسپیشل ریل گاڑیاں۔ تحریک کے مخالف سرکردہ حضرات کو نہایت قیمتی تحائف اور بھاری نذرانہ۔ نہایت قیمتی اشتہارات میں صرف کی جانے والی دولت کن ذرائع سے خاص ہو رہی ہے یہ تشویش کا باعث ہے۔

اشعار ۴۸ تا ۶۱

الیاس صاحب کی تصنیف ”فیضانِ سنت“ کے ابتدائی پچاس صفحات میں انہوں نے اپنی اور اپنی تصانیف کی مبالغہ آمیز تعریف لکھی ہے جسے کوئی ذلیشعور قبول نہیں کر سکتا اور نہ اس کے متعلق واقعات کی صداقت پر یقین کر سکتا ہے۔ جن کو بیان کرنے کیلئے خوابوں کا سہارا لیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر صفحہ ۵۶ پر لکھا ہے ”امیر المہنت کے خوفِ خدا سے گریہ وزاری کے نرالے انداز میں شانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہ بات بھی کتنی مضحکہ خیز ہے۔ اگر الیاس صاحب کو خوفِ خدا ہوتا تو کیا وہ اپنی شان کا موازنہ ایک جلیل القدر صحابی کی شان سے کرتے؟ کوئی مسلمان اللہ کے ولی تک سے اپنا موازنہ نہ کرتے ہوئے کانپ جائے گا اور یہاں الیاس صاحب ایک صحابی کی شان تک پہنچ گئے۔ آج انہوں نے یہ جرات کی ہے ان سے کوئی بعید نہیں کل وہ اپنا موازنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے کرنے کی جرات کر بیٹھیں معاذ اللہ۔ جو بے ادب ہو گیا وہ کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ الیاس صاحب کے متواتر غیر شرعی طریقہ کار کو دیکھ کر ہر شخص یہی کہے گا کہ الیاس صاحب

سے خوف پیدا جاتا رہا۔ ”فیضانِ سنت“ میں دوسری مثال صفحہ ۲۷ پر دیکھئے۔

ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم“ لائڈھی (پاکستان) کے شرکار کے بارے میں ایک شخص کو یہ بشارت دی کہ ”لائڈھی کے اجتماع میں جو لوگ آخر تک شریک رہیں ان سب کو بخش دیا گیا اگر تو بھی آخر تک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی“۔ یہ شخص جلتے چھوڑ کر چلا آیا تھا۔ لیجئے بات اور آگے بڑھ گئی ابھی تک الیاس صاحب اپنی شان کا موازنہ ایک صحابی کی شان سے کر رہے تھے۔ اب ان کی شان مزید بلند ہو گئی کہ ان کے اجتماعوں کے حاضرین کی مغفرت ہونے لگی۔ الیاس صاحب نے مسلمانوں کی مغفرت کا راستہ کتنا آسان کر دیا اور الیاس صاحب کے اجتماع میں گئے ادھر مغفرت ہو گئی۔ یہ بات کتنی حیران کن ہے کہ جس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پُر الوار نصیب ہوا وہ صرف اس وجہ سے مغفرت سے محروم نہ دیا گیا کہ وہ الیاس صاحب کا اجتماع چھوڑ کر چلا آیا تھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ الیاس صاحب کے اجتماع کی شرکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پُر الوار سے زیادہ فضیلت والی ہے معاذ اللہ کیا شان ہے الیاس صاحب کی خدائے عظیم کرے۔ انکی شان کتنی تیز رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بات اور غور طلب ہے الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ ان کے اجتماعوں میں لاکھوں بلند مذہب شریک ہوتے ہیں۔ تسبیح ہے کہ بغیر توبہ اور تجدید ایمان ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

جن دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خدا سے بہتر نہ ان کے جنتی ہونے کا مشرکہ سنایا وہ اپنے لبوں پر کبھی اپنی مغفرت اپنے جنتی ہونے کا ذکر نہیں لائے۔ بلکہ ایک بار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک پرند کو دیکھ کر فرمایا کہ مجھ سے تو تو بہتر ہے کہ تجھے اپنے حساب کا خوف نہیں۔ لیکن الیاس صاحب اتنے بے خوف ہیں کہ اپنی اور اپنے اجتماع کے شرکار کی مغفرت کا اعلان بہ ملا کر رہے ہیں اور خوفِ خدا میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان سے اپنا موازنہ بھی کر رہے ہیں۔ ان واقعات کی متضاد نوعیت سے الیاس صاحب کی پول خود کھول کر رکھ دی ہے۔ ”فیضانِ سنت“ کے یہ پچاس صفحات الیاس صاحب کی مبالغہ آمیز تعریف

سے پھرتے ہوئے ہیں۔ متعدد مقامات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الیاس صاحب
 کو سلام کہلوانے کا ذکر ہے۔ ایسے تمام واقعات کے بیان میں خوابوں کا سہارا لیا گیا ہے
 کیونکہ خوابوں پر شرعی گرفت نہیں ہوتی۔ الیاس معلوم ہوتا ہے کہ دعوت اسلامی میں شریک ہوتے
 ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے دیدار سے نوازا نہ ضرورت کر دیتے ہیں معاذ اللہ
 مبلغین اعلان بھی یہی کرتے پھرتے ہیں کہ دعوت اسلامی میں آؤ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا دیدار نصیب ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاذ اللہ یہ مذاق نہیں تو کیا ہے
 شہداء رسول کا کردار تو دیکھئے کہ وہ اپنی عظمت اپنی شان بلند و بالا دکھانے کی خاطر
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استہزاء تک کی پرواہ نہیں کرتے یہ بات بھی غور طلب ہے
 کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ ایک تیسرے شخص کے خواب میں تشریف لاکر الیاس
 کو سلام کہلواتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بار کسی تیسرے شخص کی ضرورت کیوں پیش
 آتی ہے سیدھے الیاس صاحب کے خواب ہی میں تشریف لاکر سلام کرنے میں معاذ اللہ
 کیا مجبوری ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ خواب دیکھنے والوں کے نام اور پتہ نہ لکھ کر ان
 خوابوں کی صداقت کی تصدیق کرنے کی تمام راہیں بند کر دی ہیں۔ کیونکہ خوابوں پر گرفت نہیں
 کی جاسکتی اس لئے الیاس صاحب نے اپنی عظمت اپنی بزرگی اپنی شان کی برتری
 ثابت کرنے کے لئے بے علم عوام کو متاثر کرنے کی غرض سے ایسے خوابوں کا سہارا لیا ہے
 جو دیوبندیوں کے ان خوابوں سے مماثلت رکھتے ہیں جو انھوں نے دیوبند کی عظمت ظاہر
 کرنے کی خاطر گڑھے تھے۔ یہاں یہ تمام خواب الیاس صاحب کی بزرگی ثابت کرنے کے
 لئے گڑھے گئے معلوم ہوتے ہیں۔

”فیضان سنت“ کے صفحہ ۳۳ پر درج ہے ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ فیضان سنت الیاس کی طرف سے میری امت کے لئے ایک تحفہ ہے۔“ یہ خواب
 بھی نہایت گمراہ کن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کتاب کی تعریف فرمائیں اور اپنی امت
 کیلئے تحفہ قرار فرمائیں جو مفاسد سے بھری ہو۔ عقل سے بعید ہے۔ اس خواب سے
 الیاس صاحب نے عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلام کی تصانیف

خصوصی طور پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف دو بڑے لک کے تصانیفوں کو پورا نہیں کرتیں جس طرح انھوں نے تبلیغ کیلئے صرف اپنی کتابوں کو لازمی کر کے یہی تاثر دیا ہے کہ وہ دوران کا دوران کی تصانیف کا دور تھا یہ دور لو میرا دور ہے اور میرے تصانیف کا دور ہے۔ ان کے مبلغین یہی کہتے پھرتے ہیں کہ جب ان اسلاف کی ضرورت تھی وہ آئے جب اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کی ضرورت تھی وہ آئے اب ہمارے ضرورت ہے ہم آئے ہیں۔

کسی جھوٹ کو سچ کا رنگ دینے کے لئے بڑے ہنر کی ضرورت ہوتی ہے پھر بھی جھوٹ بولنے والا کہیں نہ کہیں غلطی کر بیٹھتا ہے اور جھوٹ پکڑا جاتا ہے بیچارہ کیسے یاد رکھے کہ وہ کہاں کہاں کیا کیا لکھ آیا ہے۔ اگر خوابوں کا سہارا نہ لیا گیا ہوتا تو مجھے یہ لکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی کہ یہ تمام واقعات من گھڑت تھے۔ پھر بھی کوئی با شمول شخص ان واقعات کو صحیح نہیں مان سکتا۔ کیونکہ تاریخ اسلام میں کسی بزرگ کے ساتھ ایسے واقعات کا ذکر نہیں ملتا۔ اور شرع مطہرہ پر بھی یہ درست نہیں اترتے۔

دینی معاملات میں جب کوئی شخصیت مشکوک ہو جائے تو پھر اس کی کوئی یاث قابل اطمینان و اعتبار نہیں رہتی اور پھر نہ اسکی تقلید کی جاسکتی ہے چہ جائے کہ اس کا کسی تحریک کا امیر ہونا۔ الیاس صاحب تبلیغ دین کیلئے نکلے ہیں انکو ناجائز ہتھکنڈوں کی کیا ضرورت ہے ان کا یہ طریقہ کار واضح کر دیتا ہے کہ ان کو دین کی تبلیغ سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ ان کے مقاصد کچھ اور ہیں و لیے بھی صرف سنت مستحبہ کی تبلیغ کو دین کی تبلیغ نہیں کہا جاسکتا۔ (سوال ۱۱)۔

گر فضیلت ہے تمہیں سر جڑھ کے بولے گی میاں

ایسے ہتھکنڈوں کی حاجت تو قطعی کچھ بھی نہیں

اشعار ۶۲ تا ۷۵ | ایک عاشق کو اپنے محبوب کی ہر چیز میں اس کے کوچہ کے ذرہ ذرہ میں اپنے محبوب کا پرتو نظر آتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کی نسبت کا درجہ سے محبوب کی ہر چیز کو عزیز تر رکھتا ہے۔ حضرت قیس علیہ الرحمہ لیلیٰ کے کئے

کو پیار کرتے تھے۔ الیاس صاحب خود کو عوام کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پیچھے کے عاشق کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ایک عاشق رسول ہونے کے
 واسطے مدینہ شریف کا ہر چیز کو سلام کریں سلام لکھیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں
 ہے۔ وہ ایسے تو عاشق و محبوب کے درمیان کا معاملہ ہے ہم کون ہوتے ہیں
 ان کے معاملات میں مداخلت کرنے والے۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی عاشق کا دعویٰ
 بھی کرے اور محبوب کی نافرمانی بھی کرے۔ وہ محبت بھی کیسے اور محبوب کی بھول بھی کرے
 جب چاہے محبوب کو سر کا تلج بنالے جب چاہے زمین پر گرادے۔ اس سلسلہ میں
 حضرت مجدد الف ثانی قبلہ کا قول پڑھ ہی چکے ہیں کہ محبت میں پالیسی بجا نہ نہیں۔ عاشق
 یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب کی مخالفت کیجائے۔ یہاں الیاس صاحب
 عاشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خود ہی دوہری پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ایک طرف
 وہ عاشق نبی کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم منعقد کرنے سے منع بھی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے میل
 ملاپ بھی رکھتے ہیں۔ دشمنوں کو بُرا کہنے سے منع کرتے ہیں۔ حکم تکفیر کی تصدیق کرنے
 سے گریز کرتے ہیں اور حد یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت بھی دیدی ہے۔
 عاشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت بڑی بات ہے ایک نافرمان کا ایسا کردار ہرگز نہیں ہو سکتا اگر
 پس منظر میں الیاس صاحب کا عاشق نبی ایک ڈھونگ معلوم ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کی
 کتاب ”منیلمان مدینہ“ میں مدینہ کے گھوڑوں، اگدھوں، اور ان کی سبزیوں، مرغ
 مرغیوں، ہٹیروں، میٹروں، وہاں کی بوتلوں، ڈھکنوں چادروں وغیرہم کو جو سلام لکھا
 گیا ہے اس میں تمسخر و طنز کا گمان ہوتا ہے۔ وارفتگی اور تمسخر یکجا نہیں ہو سکتے۔ یہ
 الیاس صاحب کے دو چہروں کی نمایاں ثبوت ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھے نبی، سنتوں کو میٹھی سنتیں، مدینہ کو
 میٹھا مدینہ کہنا تحریروں کے پیراگرافوں کو مدینہ ۱، مدینہ ۲ وغیرہ لکھنا اور مبلغوں
 کو مدینہ کہہ کر پکا کرنا ہجو کا واضح نمونہ ہے۔ کیونکہ عرف عام میں جب کسی کو میٹھا کہا

جاتا ہے تو اس سے مکار و فطرتی مراد ہوتا ہے۔ الیاس صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا کہہ کر آپ کے شہر مبارک اور آپ کی سنتوں کو میٹھا کہہ کر جو کہنا چاہتے ہیں اس کے لئے کسی مومن کا نہ قلم اٹھ سکتا ہے نہ اس کی زبان جہش کر سکتی ہے۔ آپ غر فیصلہ کریں کہ الیاس کردار کن لوگوں کا ہو سکتا ہے جس میں آقاؐ و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کا عنصر پایا جاتا ہو۔ معاذ اللہ

ان اشعار میں مشائخ کی توہین کا ذکر ہے جس کا ارتکاب خود

اشعار ۷ تا ۸۲

الیاس صاحب اور ان کے مبلغین بہر ملا کر رہے ہیں۔ اس

سلسلہ میں انھوں نے تحریک کے منشور کی ایک شوق میں اپنے مبلغین کو ہدایت دی ہے کہ سنی علماء دین سے ٹکراؤ اور ان کی تحقیر سے بچا جائے۔

الیاس صاحب کی اپنے مبلغین کو یہ ہدایت ان کے اس ذہن کی عکاسی کرتی ہے۔

جس ذہن میں تحریک کے آغاز سے پہلے یہ بات موجود تھی اور ان کو یہ یقین تھا کہ تحریک کے منشور کو لیکر سنی علماء دین سے ٹکراؤ کی نوبت ضرور آئیگی اور بات ان کی تحقیر تک پہنچے گی۔ یہ بات کوئی کم عقل بھی سمجھ سکتا ہے کہ سنی علماء سے ٹکراؤ کی صورت جب ہی پیدا

ہوتی ہے جب مسلک اہلسنت کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ الیاس

صاحب پہلے ہی سے یہ سمجھتے تھے کہ وہ جس تحریک کا آغاز کر رہے ہیں وہ مسلک اہلسنت

کے خلاف ہے۔ سنی علماء کرام اس کی مخالفت ضرور کریں گے تو ان سے ٹکراؤ اور ان کی

تحقیر تک نوبت پہنچے گی۔ اور یہ صورت حال تحریک کیلئے نقصان دہ ہوگی۔ اسی لئے انھوں

نے پہلے ہی سے اپنے مبلغین کو ایسی ہدایت دیں۔

”دعوت اسلامی“ کے غیر شرعی ماحول سے گھبرا کر لوٹے ایک مبلغ کا یہ بیان کہ ”دعوت

اسلامی کے اغراض و مقاصد حاصل کرنے میں مساک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے“۔

نہایت اہمیت کا حامل ہے اور الیاس صاحب کے اس منصوبہ کی تائید کرتا ہے کہ ان

کی تحریک مسلک اہلسنت کے خلاف ہے۔ تحریک کے منشور پر اٹھائے گئے سوالات سے

بھی یہ واضح ہو گیا ہے کہ دعوت اسلامی حقیقت میں مسلک اہلسنت کے خلاف ہے۔

الیاس صاحب اپنی پول کھینچنے کے بعد اس جہد و جہد میں لگ گئے ہیں کہ سنی علماء و کرام
 اور پیران عظام کو طرح طرح کے فریب دے کر ان سے اپنی تحریک کیلئے تائیدی تحریر لیا
 جائے۔ مگر ان اور ان تائیدوں کے ذریعہ عوامی مخالفت کو دبانے کی کوشش کم رہے ہیں۔
 ورنہ سنی تحریک کے لئے سنی مشائخ کی تائیدوں کی کیا ضرورت ہے وہ اسے سنی تحریک سمجھ
 کر خود اس کی طرف مائل ہوں گے۔ ان کو ضرورت تو دیوبندیوں کی تائید کی تھی جسے دیکھ کر
 دیوبندی عوام ان کی تحریک میں شامل ہوتے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ الیاس
 صاحب والستہ طور پر مسلک اہلسنت کے خلاف یہ تحریک چلا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ
 اپنی ہی جڑ میں کیوں کاٹ رہے ہیں؟ مسلک اہلسنت کو نقصان پہنچانے کے پیچھے ان کا
 کیا ذہن ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ انھوں نے اپنے اس مقصد کو پورے شیدہ رکھنے کی
 خاطر سنیوں جیسی وضع قطع اختیار کر لی ہے۔ انکے دل میں جو رہے اس لئے وہ اپنے سنی
 ہونے کی قسمیں کھاتے رہتے ہیں حالانکہ ابھی تک ان کے عقائد پر کسی نے انگشت نہ مائی
 نہیں کی ہے۔

اس باغی مبلغ کے بیان کے مطابق جب مسلک اعلیٰ حضرت ہی سب سے بڑی رکاوٹ
 ہے تو الیاس کا مسلک کیا ہے۔ ان کے طریقہ کار سے مسلک دیوبند کی لو آتی ہے۔ اس کا
 یہ مطلب ہوا کہ الیاس صاحب کا مسلک مسلک دیوبند جیسا ہی ہے جو حشون مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پرمیتر کرتے ہیں اور کسی کار دکرنا ان کی حکمت عملی نہیں۔ الیاس صاحب کے
 طریقہ کار کی شوق سے بھی نہیں واضح ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دعوت اسلامی مسلک اہلسنت کیلئے ایک خطرناک سازش سمجھی جا رہی
 ہے۔ جس کے تحت اپنی سنی وضع قطع سے سنیوں کو فریب دے کر دعوت اسلامی میں
 شامل کیا جا رہا ہے پھر ان کو اندرونی طور پر وہاں بیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ مشاہدہ میں
 آ رہا ہے کہ دعوت اسلامی میں شامل ہونے کے بعد سنی اپنے مسلک سے منحرف ہو رہے ہیں
 اندرون نیاز ترک کر رہے ہیں۔ حشون مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس بنندگان دین سے
 اجتناب کر رہے ہیں۔ چند مبلغین ان کا رہا سے خیر میں یہ تاثر دینے کیلئے نظر آ جاتے ہیں کہ

وہ اس کے قائل ہیں مانتے ہیں۔ اقوامِ عالم صرف مسلکِ اہلسنت کے دشمن ہیں انھوں نے پہلے وکایت کو جہنم دیکھ کر ملکِ اہلسنت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ سنی مسلمان وکایت کی شناخت کرنے کے لئے اس سے بچنے لگے تو ان کو مزید فریب دینے کا بس یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا کہ سنی وضعِ قطع کی تحریک چلا کر ان کو گمراہ کیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کا کردار اسی حکمتِ عملی کی نشاندہی کرتی ہے۔ سنی وضعِ قطع کی وجہ سے ہی سنی فریب کھارہے ہیں لیکن اس پر علماء کرام گرفت کرنے سے قاصر ہوں ایسا بھی نہیں ہے پھر ان کی جانب سے خاموشی کیوں، ان کی اس خاموشی کی وجہ شاید یہ غلط فہمی ہو کہ وہ ہر کسی کی مخالفت کرنے کیلئے بدنام نہ ہو جائیں۔ عوام کہنے لگیں گے سنی علماء کا کام ہی مخالفت کرنا ہے۔ پہلے وہ وکایت کی مخالفت کرتے رہے خیر وہ تو دشمنانِ دین ثابت ہو چکے تھے۔ یہاں ایسی تحریک کی مخالفت کا سوال ہے جو بظاہر سنی ہے اور عوام ان کو سنی ہی سمجھتے ہیں۔ یا الیاس صاحب کے تشدد کا خوف ان کو سیرِ ملاحی کے رد سے روک رہا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ پاکستان کے علماء کرام اسی قسم کے خوف سے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کو اپنی بدنامی کا نہیں خدا کا خوف ہونا چاہیے اور بے خوف ہو کر دعوتِ اسلامی کے مفاسد کی تشہیر کر کے عوام کو اس سازش سے آگاہ کرنا چاہیے یہی وقت کی آواز ہے یہی وقت کی ضرورت ہے۔

گفتگو مشائخ کی تحقیر کی چل رہی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سنی اپنے ہی مشائخ کی تحقیر پر کیوں آمادہ ہیں اسکی یہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ ایسا صاحب دنیائے اسلام کی عظیم ترین ہستی بننا چاہتے ہیں اور جب تک موجودہ عظیم ہستیوں کو عوام کی نظروں سے گرایا نہیں جائے گا وہ ان کو نظروں میں بلند کیسے ہوں گے۔ ان کا ذیل طریقہ کار ان کی اس حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔

(۱) اپنے مریدوں کے سامنے حضرت مفتی و عمار الدین صاحب کی توہین اور ان کے پاس جانے کی ممانعت (۲) کچھ عرصہ قبل بریلی شریف حاضری کے موقع پر حضور سیدی اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند کے مریدوں کا ریکارڈ توڑنے کا عزم متعدد علمائے کرام کے روبرو کیا یہ ان کی صریح توہین ہے ایک شیدائی فدائی ذاتی مقصد حاصل کرتے کے لئے اپنے ہی آقا سے سبقت لیجانے اور ان کی توہین پر اتر آیا حیرت ہے۔ اور اس عزم کے تحت مریدوں کی تعداد نہایت تیزی سے بڑھانا ۱۳۳۲ اجتماعوں میں خود ممبر پر بیٹھنا اور علماء کرام و پیران عظام کو نیچے بٹھا کر انکی توہین کرتا (۳) دوہری بیعت کے ذریعہ مسلمانوں کی وفاداریاں تبدیل کر کے اپنے حق میں کرنا (۴) دوہری بیعت کے الزام سے بچنے کیلئے ایسے مریدوں کو طالب کا نام دیدیا گیا ہے۔

(۵) مبلغین علماء دین کی تحقیر ان الفاظ میں کرتے ہیں "مذہبوں کی خیرات ذکات کھا کر سدا حاصل کر لینے سے کوئی عالم نہیں ہوتا وہ نوٹ لیکر فتوے بدل دیتے ہیں۔ ایسے مفتیوں کے فتووں کو اگر مانا جائے گا تو ہمارا جینا دشوار ہو جائے گا" یہ تحقیر حضور سیدی اعلیٰ حضرت، قدس سرہ کے اس فتوے کے سلسلہ میں کی گئی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ غیر عالم کو واعظ کہنا حرام ہے یہ بریلی شریف میں رفعت اسلام کے ایک جلسہ کا واقعہ ہے۔

اشعار ۸۳ تا ۹۲ تحریک کے منشور میں سنتوں کی تبلیغ کا نزم کیا گیا ہے لیکن

ان کا عمل اسکے خلاف ہے۔

انھوں نے تبلیغ کو صرف سنت مستحبہ تک محدود کر دیا ہے جبکہ اس پر

دو برس مسلمانوں کے ہر شعبے کو تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔

(۲) ان کے عماموں کی وضع اور اسکا سبز رنگ مخصوص کرنا خلاف سنت ہے

عمامہ مشائخ کی پہچان ہے۔ بے پڑھوں کے اور بچوں کے عمامہ باندھنا مشائخ

کی توہین ہے۔ جاہلوں کو عالموں کا بھیس بنانا یا کاری ہے اور اپنی بزرگی کا

اظہار کر کے عوام کو فریب دینا ہے ایسا غلط کردار دینداروں کا ہرگز نہیں ہو سکتا

ایک طرف اپنی برتری کے اظہار کے لئے مشائخ کی توہین کی جا رہی ہے۔

دوسری طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مستند بشارتوں کا بیان کیا جا

رہا ہے۔ خود کو ولی کامل ثابت کرنے کے لئے پاکستان میں اپنے تھوک کرتے

اور مسواک کا نیلام اٹھارہ ہزار روپے میں کرایا گیا۔ حج کے ایام میں ان کے مبلغین

نے ان کی جوتیوں کے نیچے کی خاک کھانے میں ڈالی وغیرہ وغیرہ، دیکھئے شدیدائے نبی

اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے اور کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ خود نمائی

دینداروں کا کردار نہیں لیکن یہاں خود نمائی ہی سب سے اہم ہے اسکے لئے کچھ بھی

کرنا پڑے ورنہ بے پڑھے لکھے عوام کس طرح سمجزدہ ہو کر ان کے گرویدہ ہوں گے۔

الیا صاحب کہتے ہیں کہ دعوت اسلامی و ہابیت کا اور

اشعار ۹۳ تا ۱۰۲

مخصوصی طور پر تبلیغی جماعت کا توڑ ہے۔ لاکھوں لاکھ وہابی سنی

بن گئے ہیں۔ ان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت کی محبت کا جذبہ جاگ اٹھا۔ سنی

ان کی یہ بات سن کر بہت متاثر ہوتے ہیں لیکن ان کی اس بات میں چھپے فریب کو

نہیں جان پاتے۔

درغویٰ فرمائیے کہ دیوبندی وہابی سنیوں کو بدعتی اور شرک سمجھتے ہیں۔

الیا صاحب اور اس کے مبلغین ظاہری وضع قطع سے سنی نظر آتے ہیں تو وہابیوں کو

مسلم اہل سنت کے پیروکار ہرگز نہیں ہو سکتا الیا صاحب یہ بتائیں کہ جب

بدعتی اور مشرکوں سے کیا رغبت ہو سکتی ہے اور وہ بدعتی اور مشرکوں کی تحریکات
 میں کیوں شامل ہوں گے اس طرح یہ بات محض پیلیسٹی اور سنیوں کو مرعوب کرنے کے
 لئے ہے۔ اور سنیوں کو اپنی تحریک میں شامل کرنے کا ایک جھٹکندہ ہے الیاس
 صاحب بتائیں کہ لاکھوں لاکھ وہابی سنی بن گئے اس کے بعد اوشمار کے لئے کونسا
 پیمانہ استعمال کیا ہے چلئے مان لیا جائے کہ آپ نے گن لئے ہوں گے لیکن دلوں
 میں پوشیدہ اعلیٰ حضرت کی محبت کا جذبہ جانتے گئے لئے کونسا پیمانہ استعمال کیا ہے
 اگر اصلیت میں وہابی دعوت اسلامی میں شامل ہو رہے ہیں تو وہ اس کے
 منشور کی ان پوشیدہ شقوق کو دیکھ کر شامل ہو رہے ہوں گے جو وہابیت کے بنیادی
 اصول ہیں یعنی حسن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرہیز اور عقائد سے صرف
 نظر اس کے علاوہ وہ یہ چھی طرح جانتے ہوں گے کہ ان کی ظاہری سنی وضع قطع ایک
 دکھاوے سے اس طرح دعوت اسلامی میں ان کے شامل ہو کر سنی ہو جانے کی
 بات لغو ثابت ہو جاتی ہے۔ نہایت ہو کہ دعوت اسلامی وہابیت کا ٹوڑ نہیں بلکہ
 سنت کا ٹوڑ ہے اس کے ذریعہ بے علم سنیوں کو اپنی ظاہر وضع قطع سے متاثر کر
 کے اپنے گروہ میں شامل کرنا اور پھر ان کو آہستہ آہستہ وہابیت کی طرف موڑ دینا
 نصب العین معلوم ہوتا ہے اسی واسطے ان کی تبلیغ ہے اور اسی واسطے ان کے بار
 کشش اعلان ہیں اور اسی واسطے مخالفین پر تشدد کیا جاتا ہے تاکہ ان کو خوف زدہ کر کے
 اپنی مخالفت سے باز رکھا جاسکے۔ اسی واسطے وہابیت سے آلودہ منشور کو پوشیدہ رکھا گیا ہے
 یہ بھی ایک حیرت کی بات ہے کہ اہل عرب ایک عرف سنی مسلمانوں پر شریک
 کا بہتان لگاتے ہیں اعلیٰ حضرت کے کتر الایمان پر پابندی الحکامی ہے یہاں تک کہ
 اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام تک پر پابندی ہے وہی اہل عرب اور وہاں کی حکومت
 ایک سنی وضع قطع والے الیاس صاحب کو بخوبی برداشت کر رہی ہے ان کی حرکات
 و سکنات پر کوئی پابندی نہیں۔ بلکہ سعودی حکومت ۱۹۹۵ء میں یہ انتظام بھی کر رہی

تھی کہ الیاس صاحب کی تقریر مکرر سیدھے کانپور (ہندوستان) کے اجتماع میں نشر کی جاتی رہی تھیں کے مبلغین کا کہنا تھا یہ پروگرام تکمیل کو کیوں نہیں پہنچا سکا اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

دعوت اسلامی کا یہ کردار کس کی سنت ہے یہ اسلام کا کون سا حصہ ہے جو ابھی تک پوشیدہ تھا اور الیاس صاحب اب اسکا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اپنے مخالفین پر تشدد کر کے ان کو خوف زدہ کرنا کس کی سنت ہے اسے شیدائے سنن تمہارے اسلاف نے تو وہ ظلم وہ ستمیں برداشت کی ہیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی آپ کا بھیجی کے جناب سلیم تنویر صاحب کے درپے آزار ہوتا کس کے علم میں نہیں جس شخص کی قوت برداشت اتنی کم ہو کہ مخالفت سے گھبرا کر تشدد پر آئے اول تو وہ کسی تحریک کا قائد ہونے کے لائق نہیں دوسرے ان کے اس طرز عمل سے ان اندیشوں کو تقویت ملتی ہے کہ وہ اپنے مریدوں کی تعداد بڑھا کر امت مسلمہ پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اسماعیل دہلوی اور سعید رائے بریلوی کی تاریخ دوہرانے کا عزم نہ رکھتے ہوں۔ (کتاب تنگ دیں ننگ وطن)

اشعار ۳: ۱۰۵ | شعر ۱۰۳ | ۱۰۴ کا پس منظر سوال ۵۷ و ۵۸ میں پڑھئے
الیاس صاحبؒ جس طرح حضرت علامہ ولانا ازہری میاں خاں صاحب قبلہ کو فریب دے کر اپنا اتو سیدھا کیا اسی طرح انھوں نے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ کو فریب دے کر ان کو اپنا حامی بنا لیا ان دونوں ہستیوں میں فرق اتنا رہا کہ حضرت ازہریؒ خاں صاحب الیاس صاحب کی چال سمجھ گئے اور ص ۱۹۹ میں اپنی دعوت اسلامی کی تائید کا رد فرما دیا اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب الیاس صاحب کے فریب کو ابھی سمجھ نہیں پائے ہیں ورنہ یہ ممکن نہیں تھا کہ جس مفتی مجرم کا مرتبہ حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے بعد سمجھا جاتا ہو وہ مفاسد سے پر تحریک کی تائید فرمادیں انشاء اللہ آج نہیں تو کل وہ جب بھی دعوت اسلامی کی حقیقت سے

ایسی صورت میں سنی مشائخ کی تائید میں سنی مسلمانوں کیلئے ضروری کاروبار
 بنی ہوئی ہیں۔ دعوت اسلامی والے اب علماء کرام کو چھوڑ کر پیران عظام سے
 تائید میں حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں کیوں کہ ایک پیر محترم کی تائید
 سے سیکڑوں ہزاروں ان کے مریدین دعوت اسلامی کے حامی بن سکتے ہیں
 علماء کرام کو دعوت اسلامی کے قریب کے متعلق کافی کچھ علم ہو چکا ہے لیکن پیران
 عظام کو ابھی ان کے قریب سے واقفیت نہیں ہے اس لئے پیران عظام کو
 دعوت اسلامی کی حقیقت سے جلد از جلد آگاہ کرنا نہایت ضروری ہو گیا ہے
 دعوت اسلامی والوں نے شہروں میں اپنی مخالفت دیکھ کر اپنی تبلیغ کا مرکز
 دیہاتی علاقوں کو بنالیا ہے شہری سنی یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کا زور کم ہو گیا ہے
 اب وہ کم نظر آتے ہیں اور مطمئن ہیں۔ یہ اطمینان کی نہیں سخت تشویش کی بات
 ہے۔

اشعار - ۱۲۱ | ایسا صاحب کے متعلق یہ اندیسے ظاہر کئے جا رہے
 ہیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ دشمنان دین نے مسلک

اہلسنت کو خدا خواستہ مٹانے کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کی عرض سے ایسا
 صاحب کو اپنا مہرہ بتالیا ہوا اور الیاس صاحب کو اسکا احساس تک نہ ہوا تو یہ
 عین ممکن ہے کیوں کہ ابن عبدالوہاب نجدی وہابیت کی بنیاد ڈالنے سے قبل مسلمان
 اہلسنت کا بیرو تھا اسکو جس طرح دشمنان دین کے جاسوس ہنفرے نے وہابیت کا
 مذہب پہلانے پر آمادہ کیا آپ ہنفرے کے اعترافات میں لہڑھ سکتے ہیں ابن عبدالوہاب
 نجدی کو اسکا علم مکہ میں ہو سکا کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہندوستان میں
 اسماعیل دہلوی اور سعید رائے بریلوی اسکی ایجنٹ بنے اور مسلک اہلسنت
 کا شیرازہ بکھیر دیا ایسے اندیشوں پر غور کرنے اور اس کے مطابق سکھ میں عملی تیار
 کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

الیاس صاحب کے غیر شرعی کردار اور ان کے غیر شرعی طریقہ کار کو دیکھ کر اور
متعدد تبلیغ کے باوجود اپنی روش پر جمے رہنے کے غزم کو دیکھ کر بریلی شریف علماء
کرام نے متفقہ طور پر ایک سوال نامہ تیار کر کے اتمام حجت کیلئے الیاس صاحب کو
بھیجا تھا جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ الیاس صاحب کیونکہ دانستہ طور پر مسلک
اہل سنت کے خلاف برسر پیکار ہیں اس لئے ان سے اصلاح کی امید رکھنا فضول ہے
جو شخص بن کر سو رہا ہو اس کو ہرگز نہیں جگایا جاسکتا اسی لئے ان پر شرعی حکم نافذ
کیا گیا۔ ضرورت اس بات کی ہے اس پر عمل کیا جائے۔ عوام کو اس سے آگاہ کیا
جائے۔ یہ ہر ایک غلم رکھتے والے کی ذمہ داری ہے کہ ہر جلسہ میں۔ ہر اک کا نفرین
میں ہر نشست میں دعوت اسلامی کا رو کیا جائے ابھی وقت ہے دعوت اسلامی کے
خلاف آواز بلند کیجئے کل بہت دیر ہو جائے گی۔

اشعار ۱۲۸ تا ۱۲۹

الیاس صاحب سے یہی عرض کیا جاسکتا ہے کہ وہ
اگر تبلیغ دین میں مخلص ہیں تو اپنی غلطیوں سے اپنی
لغزشوں سے رجوع کر لیں ابھی علماء کرام نے ان کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ نہیں
کیا ہے۔ اگر وہ اپنی روش پر قائم رہتے ہیں۔ تو ممکن نہیں ہے کہ علماء کرام ان کے
خلاف دشمن مسلک اہلسنت کا الزام عائد کرنے پر مجبور ہو جائیں اور انہیں روہایت
کی چھاپ لگ جائے۔

اس خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے

امت پر تیری آکے بڑا وقت پڑا ہے

الحاج انجینئر حسن سمیع داناں

ختم شد

”دعوتِ اسلامی“ کا طریقہ کار

مسلكِ اہلسنت کی روشنی میں

کسی تحریک کا نصب العین اور اس کا طریقہ کار یہی اس تحریک کی اصل اغراض و مقاصد کی نشاندہی کرتا ہے جس تحریک کا نصب العین اور طریقہ کار قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین کی نفی کرتا ہو تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ہے کہ وہ تحریک سنیوں کی تحریک نہیں ہو سکتی۔

آئیے۔ میلادِ معراج البقی صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس بزرگانِ دین اور باطل فرقوں کے رد کے متعلق دعوتِ اسلامی کے نصب العین میں درج احکامات کا قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان کی روشنی میں جائزہ لیں۔ پارہ ۶۔ سورۃ التوبہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ... الخ اعلیٰ حضرت کنز الایمان میں درج فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے۔ ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کر کے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ پارہ ۱۲۔ سورۃ الفاتحہ میں قَامَا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی اور اپنے رب کے نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔ (نعمتوں کا بیان کرنا شکر گزاری ہے)

پارہ ۱۵۔ سورۃ الاسراء۔ آیت نَمْرًا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى... الخ یعنی پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم وَذَكَرْهُمْ يَا اِیُّهَا اللّٰهُ یعنی اور انہیں اللہ کے لوگوں کی

یاد دلاؤ۔ اعلیٰ حضرت تفسیر میں درج فرماتے ہیں کہ آیات اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں اور بڑے بڑے واقعات مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے ان آیات اللہ میں سب سے بڑی نعمت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ اسی طرح دوسرے بزرگان دین پر جو اللہ کی نعمتیں ہوئیں یا جن آیات میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسے کربلا کا واقعہ۔ وغیرہ۔

یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں خود معراج نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر فرمائے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس اپنی تشریف آوری کا بیان قیام کر کے فرمائیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ یہ حکم فرمائے کہ رب کی نعمتوں کا ثوب ثوب چاہے اور انہیں اللہ کے دن کی یاد دلاؤ۔

قرآن پاک میں اس واقعہ کا ذکر ہے جب حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اور اپنے بھائیوں کی مصر میں آمد پر ان کے استقبال کے لئے جلسہ و جلوس منعقد کئے۔ یعنی مبارک آیات میں جلسہ و جلوس کا انعقاد سیدنا یوسف علیہ السلام کی سنت ہے۔ قرآن پاک میں اس کا ذکر مسلمانوں کیلئے حکم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا سب سے مبارک دن وہ ہے جس مبارک دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی اور وہ دن ہے جس مبارک دن معراج ہوئی اور اس حکم میں وہ دن بھی شامل ہیں جن دنوں میں واقعات عظیمہ پیش آئے۔ جیسے دشمن محرم کربلا کا واقعہ۔ صحابہ کرام: مجتہدین پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء کرام کی ولادت و وفات کے آیات وغیرہ وغیرہ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اہل بیت کے مزارات پر ہر سال تشریف لے جاتے تھے اسکا نام عرس ہے جس میں شرکت کرنا اس حدیث شریفہ سے ثابت ہے لیکن الیاس قادری صاحب ان مبارک واقعات سے متعلق جلسہ و جلوس کے انعقاد سے اجتناب کا حکم فرماتے ہیں۔ یقیناً ان کا یہ

حکم اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی نفی کرتا ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکامات میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں لیکن ایسا س قادر صاحب کا حکم یقیناً مسلمانوں کو اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بزرگان دین سے رقتہ رقتہ غافل کر دے گا جس طرح تبلیغی جماعت میں داخل ہونے والے سنی مسلمان اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کی یاد سے غافل ہو گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مسلمانوں کی کوئی بات کافروں سے مشابہ نہ ہو تم انکی ہر بات کے خلاف کرو۔ تبلیغی جماعت کیوں کہ اہم واقعات سے متعلق جلسہ جلوس کے انعقاد سے اجتناب کرتی ہے اس لئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے مطابق تبلیغی جماعت کی صدر میں بھی ان مبارک جلسہ جلوس کے انعقاد کو بڑے ذوق و شوق سے اعلیٰ پیمانے پر کرکٹ کا حکم دینا چاہیے تھا۔ اس قسم کے جلسے جلوس شعار اسلام کی حیثیت رکھتے ہیں ان کو باقی رکھنا واجب ہے اسلئے ایسے مبارک جلسے جلوس سے پرہیز کے حکم میں بدعقیدہ گئی کی بو آتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کے اقوال و افعال۔
نمبر ۱۔ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا وہ جنت میں برابر رفیق ہو گا۔"
نمبر ۲۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم: "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اس نے اسلام کو زندہ کیا۔"

نمبر ۳۔ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا تو گویا وہ جنگ بدر میں شریک تھا۔"
نمبر ۴۔ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ: "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اور اس کے پڑھوانے کا سبب بنا تو وہ دنیا سے ایمان لے کر جائے گا اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔"

صفحہ ۵۵:- حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو میلاد پاک میں شریک ہوا اور اس نے اس کی عظمت کی بوجہ یا وہ ایمان میں کامیاب ہو گیا۔

یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک طرف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال و زریں جس کے تحت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد جنت میں امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا سبب بنے اور اسلام کو زندہ کرنے کے مانند ہو۔ بدر و حنین کی جنگوں میں شرکت کے مانند ہو۔ دنیا سے ایمان لیکر نکلنے کا سبب بنے۔ بے حساب جنت میں داخل ہونے کا سبب بنے۔ ایمان کی کامیابی کا سبب بنے۔ اس کے برخلاف دوسری طرف ان ہرگزیدہ ہستیوں کے اقوال کے خلاف و جنکی اتباع صراطِ مستقیم ہے۔ الیاس قادری صاحب کا یہ کلمہ کہ ایسے جلسے جلوس ان کی تحریک دعوتِ اسلامی کے نام سے منعقد نہ کیے جائیں: یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال و زریں کی نفی کرتا ہے۔ الیاس قادری صاحب دعوتِ اسلامی کے ذریعہ مسلمانوں کی یہی اصلاح کے لئے نکلتے ہیں تاکہ وہ حشر میں سرخرو ہوں یا اس لئے نکلتے ہیں کہ انہیں صراطِ مستقیم سے ہٹا کر امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے محروم کر دیں جنگ بدر و حنین میں شرکت کا اجر ان سے چھین لیں یا اس لئے کہ وہ دنیا سے ایمان لے کر نہ جائیں وہ اپنے ایمان میں کامیاب نہ ہوں وہ بے حساب جنت میں داخل ہونے سے محروم رہ جائیں۔

الیاس قادری صاحب جواب دیں اگر وہ سچے سنی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے شیدائی ہیں تو!۔ اللہ اور اللہ کے رسول علیہ السلام کے پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال و زریں کے خلاف حکم جاری کرتے وقت ان کے ہاتھ کیوں نہیں کاٹے۔ ایسی نامعقول ہدایات دیتے وقت ان کی زبان کیوں نہ جل گئی۔ اے عاشقِ رسول ہونے کا دعویٰ کرنے والے رسول کی امت کو رسول سے ہی دور کرنے کا عزم کر بیٹھے۔ آخر کیوں کیا دشمنانِ دین نے اپنی پرانی حکمتِ عملی کے تحت تم کو بھی خرید لیا اور اپنی سازشوں کے لئے آلہ کار بنالیا۔ کیا اپنا ایمان چند سکوں

پہنچ گزلا۔ جواب دو آخر خاموش کیوں ہو۔ کیا تمہارا اگر دار اس کی اشارہ
سنبھال کر رہتا۔

باطل فرقوں کے رد کے متعلق ان کا قول ہے کہ سنی علماء و ہابی علماء کو برا کہیں
اور وہابی سنیوں کو برا کہتے ہیں ہم اس چکر میں نہیں پڑتے اس سے انتشار پھیلنا
ہے اسلئے وہ ان سے خلا ملا بھی رکھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔
تبلیغ کے اس طریقہ کار کو مصلحت و حکمت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور دلیل کے طور پر قرآن
پاک کی یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ترجمہ:۔ اپنے رب کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور
اچھی نصیحت سے۔ حالانکہ یہ دلیل بے محل ہے۔ اگر اس آیت کریمہ کا یہی مفہوم ہے تو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا جَاهِدُوا الْكَافِرَ... وَأَغْلَظْ عَلَيْهِمْ یعنی اے غیب دان نبی
جہاد کیجئے کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کیجئے، کا مطلب ان کے نزدیک کیا
ہو گا اور اس حدیث پاک کا مفہوم کیا ہو گا۔ ”جب کسی بد مذہب بد دین کو دیکھو تو اس
کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن
رکھتا ہے۔ ان میں سے کوئی پل صراط پر نہ گزرے گا جب کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر
پڑیں گے جسے ٹڈیاں مکھیاں گرتی ہیں“ ان احکامات کے تحت سنی مسلمانوں کو بد دینوں
سے صلح کلی کا موقف اپناتے ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے۔ ان سے میل جول رکھنے۔
ان سے شادیاں کرنے۔ زندگی اور موت یہاں تک کہ سلام و کلام اور دعا کی بھی نعمت
کر دی گئی۔ باطل فرقوں کا رد ایمان کا فرض اعظم ہے جب ایمان نہیں تو بے ایمانوں سے
صلح کیسی۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ باطل فرقوں اور ان کے قائدین کو
برا کہنے سے ان کے معتقد عوام میں غصہ اور برا کہنے والوں کے لئے نفرت کے جذبات
پیدا ہوتے ہیں اور فضا میں (Tension) پیدا ہو جاتا ہے۔ سنیوں کی حکمت علی کے
اچھے نتائج نکلنے کے بجائے اور نقصان ہوتا ہے۔ ان کے دلوں میں سنیوں سے رغبت کے
بجائے عداوت پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے اس دور میں باطل فرقوں کو برا کہنے کی حکمت عملی

میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے یہیں صرف یہ کرنا چاہئے کہ ان کے عوام کو ان کے قارئین کی تصویر دکھا دینا چاہئے باقی فیصلہ عوام خود کریں گے قرآن پاک کے کفریہ ترجمے ان کی تحریروں میں کفریہ کلمات اور ان کفریہ ترجموں کے کلمات پر حکم شرع سے عوام کو آگاہ کر دیجئے ان کے عوام اپنے قائدین سے ایک نہ ایک دن خود متصف رہیں جائیں گے ہم کو برا کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تقریباً ۸۰ فیصد دیوبندی عوام دیوبند عقائد سے واقف نہیں ہیں۔ ان کی ظاہری وضع قطع اور نمازوں کا پابند ہونے سے متاثر ہو کر ان کے فریب میں آگئے ہیں اس حکمت عملی سے انشاء اللہ یقیناً وہ حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد دیوبندیت سے متصف ہو جائیں گے۔ ایمان سب کو پیارا ہوتا ہے۔ یہی حکمت عملی ”دعوتِ اسلامی“ والوں کو اپنی چاہیے تھی اور وہ اب بھی ایسا کر سکتے ہیں اگر وہ تبلیغ میں مخلص ہیں۔

”دعوتِ اسلامی“ والے یہ گمراہ کن شہیر کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے تھے یہ سراسر افتراء و بہتان ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں سے خلق فرماتے جو رجوع کرنے والے ہوتے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروائیں ہاتھ کاٹے۔ پاؤں کاٹے۔ پانی مانگا تو پانی نہیں دیا۔ ایسا سلوک آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے ساتھ کرتے جو رجوع لاتے والے نہ تھے۔ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک جہان کو اپنے دستِ خوان سے اس لئے اٹھا دیا اور گھر سے نکال دیا کہ اسکے چند فقروں سے بد مذہبی کی بو آتی تھی۔

دینی معاملات میں مصلحت و حکمت اگر ہر حال میں نہ رہا ہوتی تو اس وقت سے زیادہ نازک اور خطرناک وقت اور کونسا وقت ہو سکتا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد کچھ مسلمانوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ایسے نازک وقت میں مصلحت و حکمت کا بظاہر ہی تقاضہ تھا کہ خاموشی اختیار کی جاتی لیکن امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسے نازک وقت میں بھی ایسی مصلحت

دھمکتے ہوئے کام نہ لیکر اکثر صحابہ کرام کی مخالفت کے باوجود ان مسلمانوں سے جہاد کیا
اور اسی اقدام کو مصلحت و حکمت سمجھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مصلحت و حکمت
کے تحت بنیادی دینی احکامات کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ تبلیغ کی خاطر
بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور بد دینوں کو بغیر توبہ اپنی جماعت میں شامل کرنا
اور خود ان کی جماعت میں شرکت کرنا مصلحت و حکمت نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ علیہ
وسلم کے احکامات عالیہ کی کھلی خلاف ورزی ہے جو تباہی و بربادی کا راستہ ہے۔

طریقہ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اسی سے قوم دنیا میں ہوتی ہے اقتدار اپنی



کسی مومن سے فرض سے انحراف کا تصور بھی نہیں لیا جاسکتا
اور مولائے کائنات کے احکامات کی خلاف ورزی اور ان کے ذکر خیر و برکت
سے اجتناب ہرگز ممکن نہیں۔ ایسے طریقہ کار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الیاس
قادری صاحب تبلیغ دین میں مخلص نہیں ہیں ان کے دل میں انہی نیت میں کھوٹ
ہے اگر ایسا نہیں تو انھوں نے اس طریقہ کار کو یہ نوٹ لکھ کر ”یہ طریقہ کار خواص کیلئے
ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں“ عوام کی نظروں سے اوجھل کیوں کر دیا
جب کہ ال پر عمل جاری ہے اس کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ عوام کو یہ علم نہ ہونے
پائے کہ تحریک ”دعوت اسلامی“ مسلک اہل سنت کی جڑیں کاٹنے کے لئے چلائی گئی
ہے۔ اگر الیاس صاحب کا مقصد امت مسلمہ کی فلاح و بہبود ہوتی تو علمائے کرام
کے سایہ میں مسلک اہل سنت کے مطابق تبلیغ کرتے۔ بے علموں کے ذریعہ گمراہی
کیوں پھیلاتے۔ جس طرح تبلیغی جماعت والے بے علم ہیں اور گمراہی پھیلاتے ہیں۔
اپنی بے علمی کا اعتراف کرتے ہوئے ”دعوت اسلامی“ والے کہتے ہیں۔ ہم
سائیکل کی مرمت کرتے ہیں، اگر ہمارے سامنے ٹرک لایا جائے تو ہم کس طرح اسکی

مرمت کر سکتے ہیں۔ اور یہ عمل کے دشمنوں تم سے کس نے کہا سداً نیکل کی مرمت کرو جب کہ تم سائیکل کی مرمت بھی نہیں جانتے۔ تبلیغ دین تم پر فرض ہی کب ہے تم تو تبلیغ میں اسلئے لگے ہو کہ تم کو بھاری رقم ماہوار جو مل رہی ہے۔ تم کو دین سے کیا مطلب جب تم دین کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں۔ تم تھوڑے سے لالچ میں اپنی دین و دنیا دونوں برباد کر رہے ہو۔ تبلیغ علمائے کرام کا کام ہے ان کو کرنے دو تبلیغ کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی کیوں کہ یہ تم پر فرض نہیں۔

”دعوتِ اسلامی“ تحریک کے خلاف شکوک و شبہات کا یہ ماحول چل ہی رہا تھا کہ الیاس قادری صاحب نے دعوتِ اسلامی کے خلاف شکوک و شبہات ختم کرنے کی غرض سے ایک چال چلی۔ انھوں نے جناب ازہری میاں صاحب قبلہ سے ملاقات کی اور دعوتِ اسلامی کی تائید میں ایک تحریر عطا کرنے کی درخواست کی۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے خلاف جو اعتراضات اس وقت تک سامنے آچکے تھے جناب ازہری میاں صاحب قبلہ نے الیاس قادری صاحب کے سامنے رکھے۔ الیاس قادری صاحب نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے تمام اعتراضات قبول کئے۔ نصب العین کا عدم قرار دینے اور تمام کتابوں سے قابلِ اعتراض تحریریں نکالنے کے وعدے کئے اور خود کو سستی ہونے اور اعلیٰ حضرت کا شیدائی فدائی ہونے کا دعویٰ کی سچائی کیلئے قسمیں کھائیں۔ جناب ازہری میاں صاحب قبلہ ایک مسلمان کی قسموں اور وعدوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے اور ان پر اعتبار کرتے ہوئے ”دعوتِ اسلامی“ کی تائید میں ایک تحریر عطا فرمادی اس تمام عمل میں ایک زبردست کمی رہ گئی کہ الیاس قادری صاحب کے تمام وعدوں اور قسموں کو تحریر کی شکل میں دی گئی۔ اس کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے الیاس قادری صاحب تائیدی تحریر حاصل کرنے کے بعد اپنے تمام وعدوں، قسموں سے مکر گئے۔ وہ اپنی چال میں کامیاب ہو چکے تھے یہ تائیدی تحریر ایک سند بھٹی جس کو دکھا کر الیاس قادری صاحب متواتر سستیوں کو فریب دینے میں مشغول ہیں۔ اسے ”فیضانِ سنت“ کتاب میں شامل کر دیا ہے جس سے متاثر ہو کر سنی مسلمان دعوتِ اسلامی میں شامل ہوتے

جا رہے ہیں اپنے وعدوں کے مطابق اب تک انھوں نے نصب العین کا لہدم نہیں کیا ہے۔ اسی شکل میں ۱۵۰ ب رائج — اور نافذ العمل ہے البتہ اسے عوام کی نظروں سے اوجھل کر دیا گیا ہے آخر کیوں؟ اور فیضانِ سنت اور دوسری کتب میں سے قابل اعتراض تحریریں نہیں نکالی ہیں۔ الیاس قادری صاحب کے اس منافقانہ طرز عمل سے یہ شک یقینی صورت اختیار کر تا جا رہا ہے کہ ”دعوتِ اسلامی“ تحریک مسلمانوں کی اصلاح و بہبود کیلئے نہیں ہے بلکہ اس کی آڑ میں الیاس قادری کچھ دیگر اغراض و مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں جناب حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چار سو سال پرانے قصیدہ کا یہ شعر بھی ”دعوتِ اسلامی“ کے فریب کی نشاندہی کر رہا ہے۔

اے عالموں عالم گردند ہم چوں ظالم
ناشستہ روئے خود را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ:- علم جاننے والے عالم ظالم بن جائیں گے۔ بے علم لوگ سر پر عمامہ رکھ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

الیاس قادری صاحب غیر عالم۔ ان کے مبلغ بے پڑھے لکھے ہیں اور اس وقت دعوتِ اسلامی کے علاوہ کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو عمامہ پابندی سے باندھتی ہو۔ ان کی تبلیغ کا طریقہ کار مسلکِ اہل سنت کے خلاف ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اس طرح وہ سنی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ سنی مسلمانوں کو ان کے پیالے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے غافل کر نیچکے کوشش اور رد و ہابیہ سے انکار مسلکِ اہل سنت سے بغاوت کے مترادف ہے۔ جناب قبیلہ ازہری میاں صاحب کو الیاس قادری صاحب کے اس منافقانہ عمل کو دیکھ کر ۱۹۹۲ء میں مجبور ہو کر ”دعوتِ اسلامی“ کے خلاف ذیل فتویٰ صادر کرنا پڑا۔

فتویٰ:- ”بند بہوں کا رد فرض ہے اور دخولِ اسلام کے لئے عقائدِ باطلہ سے تمیزی و بے زاری کا اظہار بالاتفاق شرطِ ایمان ہے بغیر اسکے کوئی کافر مسلمان نہ ہو گا کافر ہی رہے گا۔ مطلقاً رد سے کوئی سچا مبلغ منع نہ کرے گا اور نہ علمائے دین

پر معترض ہو گا پھر جو بھی مولانا الیاس قادری کے متعلق درج سوال ہوا انہیں سے دریافت کرنا چاہئے اور ان پر لازم ہے وہ معقول و مقبول صفاتی پیش کریں ورنہ ان کے تحریک سے لوگوں پر اجتناب و پرہیز لازم ہے۔ میری کسی سابقہ تحریر سے دھوکہ نہ کھایا۔ جناب انہری میاں صاحب قبلہ کے فتوے میں جس سابقہ تائیدی تحریر کا ذکر ہے۔ ”میری کسی سابقہ تحریر سے دھوکہ نہ کھائیں“ یہ وہی تائیدی تحریر ہے جو الیاس قادری صاحب نے جناب انہری میاں صاحب قبلہ کو دھوکہ دے کر سالانہ ۱۹۹۱ء میں حاصل کر لی تھی۔ نہیں کہا جاسکتا کہ عوام کی رہبری کرنے والا یہ فتویٰ سرد خانہ میں کیوں پڑا رہا۔ جب کہ اس کے بڑے پیمانے پر تشہیر لازمی تھی یہی وجہ ہے کہ بدعوں سے عوام ”دعوت اسلامی“ میں شرکت کے سلسلے میں تذبذب میں مبتلا ہیں۔ سالانہ ۱۹۹۵ء میں یہ فتویٰ منظر عام پر آیا لیکن اسکی خاطر خواہ تشہیر پھر بھی نہ ہو سکی۔

الیاس قادری صاحب کے خود ساختہ ”امیر اہلسنت“ بننے اور خود کو اعلیٰ حضرت کا شیعائی فدائی ہونے کی تشہیر کے پوشیدہ طور پر مسلک اہلسنت کے خلاف تبلیغ میں مصروف دیکھ کر اور جناب انہری میاں صاحب قبلہ کے سالانہ ۱۹۹۲ء کے فتوے کے پیش نظر جولائی ۱۹۹۵ء میں بریلی شریف کے علماء کرام نے دارالعلوم منظر اسلام میں ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں الیاس قادری صاحب کے کردار اور تحریک کے طریقہ کار کا جائزہ لیا گیا اور کافی غور و توفص کے بعد متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ”دعوت اسلامی“ ایک مشکوک تحریک ہے۔ (سوال نمبر ۶)

الیاس قادری صاحب کے متعلق سوالات کے جواب طلب کیے جائیں تاکہ اس کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ کیا جاسکے۔ جناب مفتی مطیع الرحمن صاحب رضوی کے تیار کردہ سوالات باتائید جناب قبلہ انہری میاں صاحب دامت برکاتہم فروری سالانہ ۱۹۹۴ء میں الیاس قادری صاحب کو ارسال کئے گئے جو صفحہ ۶ پر درج ہیں۔ الیاس قادری صاحب کافی وقت تک ان سوالات کا جواب دینے سے گریز کرتے رہے متعدد دیا دیا بیانیوں کے بعد جواب دیا۔ انہوں نے اپنے اس جوابی مکتوب میں غلط بیانیوں سے کام لیتے ہوئے

۱۸ سوالات میں سے صرف ۲ سوالات کا نہایت مختصر اور مفید جواب دیا۔ الیاس صاحب قادری صاحب کے جوابات کا جائزہ صفحہ ۲ پر دیکھئے۔

الیاس قادری صاحب کے عقائد

الیاس قادری صاحب کے عقائد پر ابھی تک کسی نے کوئی انگلی نہیں اٹھائی ہے لیکن الیاس قادری صاحب میں کہ اپنے سنی ہونے کی قسمیں کھائے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی ہر تقریر میں اپنے سنی ہونے اور اعلیٰ حضرت کے شیدائی فدائی ہونے کے دعوے بڑے زور و شور سے ہوتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ آخر ان کو ایسی قسمیں کھانے کیسے دعوے کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے ان کی یہ بات "چور کی ڈاڑھی میں تنکا، والی بتا معلوم ہوتی ہے" وہ بات جس کا فسانہ میں کوئی ذکر نہیں۔ وہ بات ان کو بہت زنگوارہ گذری ہے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الیاس قادری صاحب اپنے قول و فعل میں تضاد۔ اپنی دوہری حکمت عملی کے فریب والے دوہرے چہرے پر پردہ ڈالنے کی خاطر عاشق رسول ہونے والی حضرت کے شیدائی ہونے اور مسلک اہلسنت کا پیرو ہونے کا رال لاپتے رہتے ہیں لیکن وہ اب اپنی دوہری حکمت عملی سے یہی نظر رکھنے والے جید علماء کرام اس آنکھوں میں زیادہ وقت تک دھول نہیں جھونک سکیں گے۔ اپنے دیکھا کہ الیاس قادری صاحب نے علماء کرام کے اتنے اہم اعتراضات سے پہلو تہی کرتے ہوئے ۱۸ سوالات۔ سے صرف ۲ سوالات کا جواب دیا ہے۔ اہم اعتراضات پر الیاس قادری صاحب کی خاموشی ان کے اقبال جرم کے مترادف ہے۔ اس بات سے کم سے کم یہ تو ثابت ہو ہی گیا ہے کہ الیاس قادری صاحب ایسی شدید غلطیوں میں مبتلا ہیں جن کا اثر سیدھا مسلمانوں کے ایمان پر پڑ رہا ہے۔ الیاس قادری سے یہ غلطیاں اگر سہوا ہوئی ہوتیں تو وہ ان اعتراضات کو قبول کر کے اپنے طریقہ تبلیغ کی اصلاح کر لیتے اور تب تمام سنی علماء کرام اور عوام ان کے

دوش بدوش ہوتے تو تبلیغ میں اور چار چار لگ جاتے لیکن ایسا کیا نہیں گیا۔ اگر کسی
اعتراض کو مان کر اسکی اصلاح کرنے کا دعویٰ کیا بھی گیا تو اس پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔
نکاتی منشور کا عدم کرنے کا دعویٰ آپ کے سامنے ہے کہ سات سال کا عرصہ گزر جائے
کے بعد بھی اس پر اب تک عمل نہیں کیا گیا۔ وہی پرانہ منشور اب بھی نافذ العمل ہے۔ (سوال ۵)

اس طرح الیاس قادری صاحب اپنی پرانی روش پر قائم ہیں۔ سو
کو جگایا جا سکتا ہے لیکن جو بن کر سو رہا ہو۔ اسے کس طرح جگایا جائے یہ اس بات کا واضح
ثبوت ہے کہ اس تحریک سے الیاس قادری صاحب کے پوشیدہ اغراض و مقاصد وابستہ
ہیں جن کے تحت اسلام کی جڑ کاٹی جا رہی ہے۔ وہ اپنے اس ناپاک مقصد کو حاصل کرنے
کیلئے دانتہ طور پر مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں اس طرح ان کے عشق
رسول میں رونے تڑپنے و اعلیٰ حضرت کا شیدائی و فدائی ہونے و سرکردہ دیوبندیوں
کو مرتد جاننے و باطل فرقوں کا رد کرنے و جشن میلاد النبی معراج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا قائل ہونے کے تمام دعوے کھوکھلے نظر آتے ہیں۔ ایسی صورت میں، عالم تو غلام
عام مسلمان بھی دعوت اسلامی کی تائید و شہرت کے یقینی طور پر ہر میز کریں گے جن لوگوں کو
ان کے فریب کا علم ہو تا جا رہا ہے وہ ان سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ جناب، ندیم میاں
ساکن محلہ صوفی ٹولہ بریلی شریف نے جو دعوت اسلامی کو چھوڑ کر آئے تھے۔ ان کا
یہ انکشاف کہ دعوت اسلامی والوں کا یہ کہنا ہے کہ ان کے اغراض و مقاصد اصل کرنے
میں مسلک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے، آپ صفحہ ۱۱ پر پڑھ چکے ہیں۔

الیاس قادری صاحب نے نبیرہ اعلیٰ حضرت جناب ازہری میاں صاحب قبلہ کے
اعتراضات کا جواب نہ دیکر ایک طرف اعتراضات کی اہمیت کو گرانے کی ناکام کوشش کی
ہے۔ دوسری طرف ان کا یہ عمل جناب ازہری میاں صاحب کی اور تمام علماء کرام کی توہین
کے مترادف ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے الیاس قادری صاحب نبیرہ اعلیٰ حضرت اور تمام
علماء کرام کا منہ چڑھا رہے ہوں (استغفر اللہ) کہ تم لوگ جتنے چاہے اعتراض اٹھاؤ ہم جو چاہیں گے
وہی کریں گے روک روک تو روک لو۔ مسلک اہلسنت کے خلاف تبلیغ کا عمل اپنی طور پر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت کی ایذا رسانی کا سبب ہو گا اسکے علاوہ وہ اپنی متعدد باتوں سے خصوصاً مریدوں کی تعداد کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم قدس سرہ کا ریکارڈ توڑنے کی بات کہہ کر ان کی توہین کے مرتکب ہو چکے ہیں وہ عوام کی نظر و سامان میں خود کو برتر ثابت کرنے کیلئے اپنے پیرو مرشد جناب ضیاء الدین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی توہین بھی کر چکے ہیں۔ ایسے ایسے گناہوں کا مرتکب کبھی نورِ نظر رسول نہیں ہو سکتا۔ وہ کبھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنا سلام بھیجوائیں۔ فیضانِ سنت میں اس قسم کی جتنی بشارتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اولاً تو ان کا انداز بیان ہی ان کو مشکوک بنا دیتا ہے دوسرے یہ کہ تمام بشارتیں بیچارے بے علم مسلمانوں کو اپنی بلند وبالاتان سے متاثر کر کے ان کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے دگر بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات سے پہلو تہی کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ الیاس قادری صاحب سشتوں کی تبلیغ کی آڑ میں دشمنانِ اسلام کے اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے انکی کٹھپتلی بن کر ان کے پیرو کار کا انجام دے رہے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ جس طرح ”بھیم فرے“ جاسوس بن نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کو جو مرتد ہونے سے قبل اعلیٰ درجہ کا سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھا۔ دولتِ شہرت، حکومت، کے سنہرے خواب دکھا کر دینِ اسلام کے خلاف تبلیغ کے لئے آمادہ کر لیا تھا۔ بعد میں اس نے جو قیامت برپا کی وہ سب آپ کے علم میں ہے۔ اسی طرح دشمنانِ اسلام نے اس صدی میں الیاس قادری صاحب کو اسلام کی جڑ کاٹنے کے لئے منتخب کر لیا ہے ان کو مسلمانانِ عالم کا قاتل بننے اور دولت، شہرت، حکومت کے سنہرے خواب دکھا کر خلافتِ دین تبلیغ کرنے پر آمادہ کر لیا ہے اس طرح مسلمانانِ عالم کو اسمعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کی تاریخ دہرائے جلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ علمائے کرام سے درخواست کہ اس خطرہ کو محسوس کریں اور اس کے سدِ باب کی کارگر حکمت عملی تیار کریں۔ اور اس پر عمل بھی کریں۔ (اللہ اپنی پناہ میں رکھے) الیاس قادری صاحب اگر تبلیغِ دین میں مخلص ہوتے تو ان کو اس متبرک دینی کام کے لئے غیر شرعی ہتھکنڈے اپنانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا ضرورت تھی۔ ان کو خود ساختہ امیرِ اہلسنت بننے

کی کیا ضرورت تھی ان کو اپنے مریدوں کی تعداد کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت سیدت لہجائے کا عزم
 کہنے کی اپنی اس دیرینہ خواہش کو جلد از جلد پورا کرنے کیلئے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں
 کو ٹیلی فون اور خط و کتابت کے ذریعہ اپنا مرید کر رہے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی مرید
 کر رہے ہیں جو پہلے ہی کسی دوسرے بزرگ سے مرید ہیں اس طرح سے بیعت کرنا کس کی سنت
 ہے اسکے علاوہ کیا ضرورت تھی، شہرت، دولت، حاصل کرنے کیلئے جھوٹی بشارتیں گٹھنے
 کی واپس اٹھوک واپس کرتا، اپنی مسواک نیلام کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ غیر عالم کو واعظ
 کہنا حرام ہے وہ خود واعظ کہہ کر اور بے علم مبلغوں سے واعظ کہلا کر کیوں حرام کے مرتکب
 خود بھی ہو رہے ہیں کیونکہ وہ غیر عالم ہیں، اور مبلغوں کو بھی حرام کا مرتکب کر رہے ہیں۔ آخر کیوں
 اگر وہ تبلیغ دین میں مخلص ہوتے تو علماء کرام کا تعاون حاصل کرتے و دینی مدرسوں سے علم
 طلب کرتے جو ان کے مبلغین کو تبلیغ کے لئے ضروری علم سکھاتے۔ ضروری تھا کہ دعوت
 اسلامی کے زیادہ سے زیادہ نگران عالم ہوتے۔ لیکن الیاس قادری حسب کو عالموں کے
 راہبری اس لئے منظور نہیں کہ ان کو ڈر ہے جس طرح روشنی کے آتے ہی اندھیرا غائب ہو جاتا
 ہے اسی طرح علم کی روشنی کے سامنے بے علمی کا اندھیرا غائب ہو جائے گا اور ان کے پوشیدہ
 اغراض و مقاصد دھڑے کے دھڑے اب جائیں گے۔ سنی مسلمان جو اپنے پیارے آقا و مولے
 تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہیں اور جذباتی طور سے اپنے قائد اعظم حضور اعلیٰ
 حضرت سے جڑے ہوئے ہیں صلوٰۃ و سلام صدائے مدینہ اور ان کے ذکر سے متاثر ہوئے
 بغیر نہیں رہ سکتے۔ الیاس قادری سے ان متبرک باتوں میں اپنی مبالغہ آمیز تعریف حاضرین
 اجتماعات کی مغفرت کی دلفریب بشارتیں و اپنی شخصیت کو پراسرار بنانے اور خود کو جنتی ولی
 کامل ظاہر کرنے کی غیر شرعی باتوں کی آمیزش کر کے ان کو تہلیلوں کے طور پر استعمال کر کے
 مسلمانوں کے جذبہ سنت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر چکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔
 دعوت اسلامی، کانول (ڈبہ) تو نہایت خوبصورت ہے لیکن اسکے اندر کاسا مان
 قابل استعمال نہیں صلوٰۃ و سلام اور مسلک اعلیٰ حضرت کے ورد کا دانہ ڈال کر سنی
 مسلمانوں کو دعوت اسلامی کے جال میں پھنسا یا جاتا ہے۔ اور اپنے غیر شرعی طریقہ کار

سے رفتہ رفتہ ان کے ایمان کو لوٹ لیا جاتا ہے۔ الیاس قادری صاحب اور ان کی تحریک دعوت اسلامی کے متعلق خطرناک حقائق سامنے آجانے کے بعد اب ان کے عقائد کو بھی مشکوک سمجھنا ہیجانہ ہوگا۔ اب یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ دعوت اسلامی کو مشکوک قرار دینے اور اس سے اجتناب کرنے کا دین و ملت کا درد رکھنے والے حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کا ۱۹۹۲ء کا فتویٰ اور ۱۹۹۵ء میں تمام علماء کرام بریلی شریف کا دعوت اسلامی کو مشکوک قرار دینے کا متفقہ فیصلہ کتنا صحیح فیصلہ تھا۔ اس کے خلاف جتنی فیصلہ کرنے کا وقت آچکا ہے اس کے خلاف جامع فتویٰ صادر کرنے میں مزید تاخیر مسلمانان عالم کے ایمان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوگی اور امت مسلمہ کو جو نقصان پہنچے گا اسکی تلافی ناممکن ہوگی۔ اس کے لئے کون ذمہ دار ہوگا اسکا فیصلہ علماء کرام خود کریں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب نائب مفتی اعظم ہند دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ نے دعوت اسلامی کی تائید میں ایک فتویٰ صادر فرمایا ہے اسکو پڑھ کر ذہن حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کی اس تحریر کی طرف چلا جاتا ہے جو ۱۹۹۱ء میں الیاس قادری صاحب کے دام میں پھنس کر دعوت اسلامی کی تائید میں عطا فرمادی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ بھی ازہری میاں صاحب قبلہ کی طرح الیاس قادری صاحب کی قسموں و وعدوں اور دلفریب باتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے اور ان کے دام میں پھنس کر ان کا من چاہا تائیدی فتویٰ عنایت کر دیا۔ اگر وہ جناب ازہری میاں صاحب قبلہ سے ان کے ۹۱ اور ۱۹۹۲ء کے متضاد فتوؤں پر استفسار فرمالیتے کہ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں کہ تائید کرنے کے بعد اس تحریک سے اجتناب کا حکم دینا اور اپنی سابقہ تحریر کا رد کرنا پڑا۔ اگر حضور مفتی صاحب قبلہ کو ان فتوؤں کا علم نہیں ہوا تھا تب بھی استغناء ہم معاملے پر مگر نہ سے صلاح و مشورہ ضروری تھا۔ لیکن شاید اس عمل میں علاقائی روائت اور ان کی انا آڑے آگئی عرصہ سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ علاقائی رقابت عام ہونی جاری ہے۔ مسلک اہلسنت بدایونی، بریلوی، مبارکپوری، کچھو پھوی وغیرہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر اسکا شیرازہ بکھر جا رہا ہے۔ اتحاد کا فقدان ہو گیا ہے۔ شاید اسی

اتحاد کے فقدان کی وجہ سے عالم اسلام کے نہایت اہم مسئلوں پر گرفت کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔ نتیجتاً دشمنان مسلک اہل سنت حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہم نے کسی سے اپنی تباہی کا نظارہ دیکھا ہے۔ مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا وقت بھی ہم نے دیکھا ہے۔ مسلک اہل سنت کا ایک معیار تھا ایک وقار قائم تھا۔ اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میران ملہ کر دین و ملت معیار و وقار کی فکر نہیں رہی اب صرف اپنی فکری غلطیاں ہیں۔ نہ علم و عمل کا معیار باقی رہا نہ کردار معیاری رہا۔ کیا اپنی ذمہ داریوں سے فرار کیلئے پیش کش کا ڈر بھارتیہ نے معیار خلق و ایمان نے کوئی کردار ہے یا زندگی کہنے کو ہے بس زندگی کچھ بھی نہیں! یہاں یہ طبقہ مسلک اہل سنت کی تباہی کے لئے جو جواز پیش کرتا ہے کیا وہی جواز میران محشر میں خداوند قدوس کے حضور بھی پیش کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ یہ قابل غور موضوع ہے۔

ذکر جناب مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کے تائیدی فتوے کا ہر رہا تھا۔ اس فتوے کے ذریعہ امت مسلمہ کو وہ راستہ دکھا دیا گیا ہے جو بد عقیدگی کے اندھیروں کی جانب لے جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں امت مسلمہ کو اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

آئیے جناب مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کے اس تائیدی فتوے کا جائزہ لیں۔

۱۔ الیاس قادری عالم ہیں۔ الیاس قادری صاحب زبان خود علماء کرام کے روبرو یہ اقرار کر چکے ہیں کہ وہ غیر عالم ہیں ان کا نہایت بچکانہ خط اس کی چغلی کھاتا ہے۔ جناب شریف الحق صاحب قبلہ کو ان کے فارغ التحصیل ہونے کا علم کس طرح ہوا۔ ظاہر ہے کہ الیاس قادری کے بیانات سے ہی ہوا ہو گا۔ اپنی حیثیت کو بلند و بالا ظاہر کرنے کی خاطر ان کا غلط بیانیوں سے کام لینا کوئی دبی چھپی بات نہیں۔ ان کی متعدد تحریریں قول و فعل اس بات کے شہید ہیں۔ کیوں کہ الیاس قادری مشکوک ہو چکے ہیں اس لئے یہ دیکھنا ضروری تھا کہ ان کی سند فرضی تو نہیں ہے۔ غلط راہ کا مسافر کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔

۲۔ الیاس قادری صاحب صحیح العقیدہ سنی ہیں ان کی تمام کتابیں اور رسائل اہل سنت کے

مطابق ہیں۔ الیاس قادری صاحب نے اپنی کتاب ”نماز کا جائزہ“ میں وہابیوں کے بیچے بچے پڑھ لینے کو جائز کر دیا ہے۔ شریف الحق صاحب قبلہ بتائیں کہ کیا یہ حکم اہل سنت کے مطابق ہے۔ اب ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ نے ان کی تمام کتب اور رسائل کو اہل سنت کے مطابق ہونے کی سند دینے سے قبل ان کا بغور مطالعہ کر لیا تھا۔ اگر تمام کتب رسائل کا مطالعہ کر لیا تھا۔ تو ”نماز کا جائزہ“ میں وہابیوں کے بیچے نماز جائز قرار دینے کی بات کو نظر انداز کیا اور اگر بغیر مطالعہ سند عطا کی تو دین فطرت کے ساتھ یہ کہنا بڑا دھوکہ ہے۔ وہابیوں کے بیچے نماز پڑھنے کو جائز قرار دینے والا مرتدوں کے لئے حکم تکفیر پر دستخط کرنے سے انکار کرنے والا۔ باطل فرقوں کے رد جیسے فرض اعظم سے اعتراف کرتے والا۔ اپنے پیرو مرثدا اور علماء کرام کی توہین کرنے والا جھوٹ بولنے کو جائز قرار دینے والا کیا صحیح العقیدہ سنی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قبلہ مفتی صاحب فرمائیں کہ جو ایسے شخص کو سنی صحیح العقیدہ کہے اس پر کیا شرعی حکم نافذ ہوتا ہے۔

۴۔ الیاس قادری علمائے دیوبند، نانوتوی، گنگوہی، امیٹھوی تھانوی کو کافرانتے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے اگر وہ ان کو کافر جانتے تو بمبئی میں ان کے حکم تکفیر پر ہزار اصرار کے باوجود دستخط کرنے سے انکار کیوں کرتے (سوال نمبر ۱۱) جناب مفتی صاحب قبلہ فرمائیں کہ کافر کو کافر نہ ماننے والے پر کیا شرعی حکم نافذ ہوتا ہے۔

۵۔ الیاس قادری تمام وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں سے الگ تھلگ نہ ہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا کہ وہ انکے بیچے نماز پڑھنے کی اجازت کیوں دیتے ان کے مبلغین تبلیغی جماعت میں کیوں شریک ہوتے اور بغیر توبہ و تجدید ایمان بد مذہبیوں کو ”دعوت اسلامی“ میں کیوں شریک کرتے۔ (سوال نمبر ۱۰) اس قسم کے نتائج اخذ کرنے کیلئے بھی مدت درکار ہوتی ہے۔ جناب مفتی صاحب قبلہ بتائیں کہ ”دعوت اسلامی“ والوں کے ساتھ انھوں نے کتنا وقت گزارا یہ نتیجہ انھوں نے کس طرح اخذ کیا۔ ان کے قول و فعل کے تضاد کو نظر انداز کرنے کی کیا وجہ رہی۔

۶۔ مسیلا دالبنی صلی اللہ علیہ وسلم :- اس کے متعلق الیاس قادری صاحب کا بیان

مفتی صاحب قبلہ نے اپنی تائید و توثیق درج کیا ہے کہ ”میں ادا کرنے والے عرس کرنے والے لاکھوں ہزاروں ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کو اس سعادت سے محروم کر دینے کے نتائج یہ ہوں گے کہ کل کے مبلغوں کی بنی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ختم ہو جائے گی۔ بد عقیدہ گروہوں کا تمام زور اسی نسبت کو ختم کرنے میں لگا ہوا ہے۔ الیاس قادری بھی اس نسبت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ جہنم کا راستہ ہے اگر نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ختم تو ایمان ختم۔ بڑے افسوس و تعجب کا مقام ہے کہ مفتی صاحب قبلہ نے مسلمانوں کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منع کرنے کی سعادت سے محروم کرنے کی بات کی تائید اپنے فتوے میں کی ہے آخر ان کی کیا مجبوری تھی۔ کوئی سنی مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اسے اس سعادت سے محروم کر دیا جائے الیاس قادری صاحب جیسے علم ہی ایسا جواز پیش کر سکتا ہے عالم دین نہیں۔ انہوں نے آج یہ کہا کل وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نماز روزہ پڑھنے والے لاکھوں ہزاروں ہیں ہم نہیں پڑھیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ (استغفر اللہ) آج وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ختم کرنے میں مصروف ہیں کل اللہ تبارک و تعالیٰ سے سلسلہ منقطع کرنے لگ جائیں گے (استغفر اللہ) جیسا کہ دیوبندی وہابی کر رہے ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے۔

۷۔ بد مذہبوں کا رد کرنا:۔ اس سلسلے میں بھی الیاس قادری صاحب کا بیان مفتی صاحب نے اپنی تائید کے ساتھ درج کیا ہے۔ اس سے متعلق سوال نمبر ۱۵ پر وہ کیوں خاموش ہیں۔ تبیب ہے کہ یہی سوال مفتی صاحب قبلہ نے ان سے کیوں نہیں کیا باطل فرقوں کا رد ایمان کا فرض اہم ہے اس فرض کی ادائیگی کے لئے الیاس قادری صاحب علمائے کرام کے تعاون سے کیوں گریز کرتے ہیں اس دور میں جب وہابیت تیز رفتاری سے پھیل رہی ہو ہر جلسے جلوس میں بد مذہبوں کا رد کرنا لازمی ہو گیا ہے وہابیوں کو مستی بنانے سے قبل اپنے بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کرنا مقدم ہے۔ البتہ اس قادری صاحب کے سوال ہونا چاہئے تھا کہ جب ”دعوت اسلامی“ کے مبلغین رد وہابیت سے دور رہیں گے تو وہ وہابیوں کو کس طرح پہچانیں گے اور ان کے اپنے ایمان کی حفاظت کس طرح کریں گے۔ کیا خوب تبلیغ دین ہے کہ وہابیوں کو مستی بنانا ہو تو پہلے ان جیسے وہابو۔ یعنی کافروں کو مسلمان کرنا ہو تو پہلے کافر ہو جاؤ۔ (استغفر اللہ)

ان میں گھل مل جاؤ۔ جشن رسولؐ بند کر دو۔ رد و ہدایت جیسے فرضِ اعظم کو ترک کر دو۔ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ بتاتے ہیں کہ اس انداز کی تبلیغ دین کس کی سنت ہے۔ یہ کھیل نہایت خطرناک ہے ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں کہ جو سنی و ہابیوں کی صحبت میں بیٹھا رہا ہو ہو کر ہالوٹا۔ اس کی کیا کارنٹی ہے تبلیغ دین کے لئے وہابیوں جیسا بننے کے بعد وہ دوبارہ سنی بن سکے گا یا نہیں شیطان تجھے لگا ہوا ہے وہ ایسا ہونے ہی کب دے گا کہ اپنا شمار چھوڑ دے۔ مفتی صاحب پھر بھی ایسی حکمت عملی کی تائید کر رہے ہیں۔ حق حق ہے اور حق اتنا کمزور نہیں کہ اس کی تبلیغ کے لئے باطل اور خطرناک بہاروں کی ضرورت ہو۔ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنی تبلیغ میں جس غیر شرعی بہر کا استعمال کرتے ہیں وہی بہر ایسا قادیانی صاحب بھی اپنا لے ہوئے ہیں۔ مفتی صاحب قبلہ بتائیں یہ طریقہ تبلیغ کس کی سنت ہے اور یہ کون سا اسلام ہے جس کی تائید انہوں نے کی ہے مومن اور فرض سے انحراف مومن اور جشن رسولؐ سے اجتناب ہرگز نہیں۔ ایسا کرنے والے مومن ہو ہی نہیں سکتے جب ان کے مومن ہونے میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے تو ان سے اشتراک کیا معنی۔ ان سے اجتناب لازمی ہے۔

۸۔ ایسا قادیانی صاحب کہتے ہیں کہ جس طرح تبلیغی جماعت اپنے مولویوں کی جھوٹی سچائی تعریفیں کر کے انکا عقیدہ بنا دیتے ہیں اسی طرح ہم بھی چاہتے ہیں ایسا قادیانی صاحب کی ایسی حکمت عملی جس میں جھوٹ بولنا جائز ہو اس کی مفتی صاحب قبلہ تائید کر دیں۔ تعجب نہیرت ہے کہ مفتی صاحب جھوٹ بولنا جائز قرار دے رہے ہیں وہ بتائیں کہ جھوٹ بولنے کو جائز بتانے والوں پر بروئے شرع کیا جرم عائد ہوتا ہے۔

۹۔ وہ اپنے طریقہ کاریں ۵۰ فیصد کامیاب ہیں تبلیغیوں کی خبریں اکھاڑ کر پینکدیں لاکھوں لاکھ صلح کی دین سے بیزار اور ہزاروں دیوبندی صحیح العقیدہ سنی بن چکے ہیں۔ اس کے ذریعہ لاکھوں لاکھ افراد سنی صحیح العقیدہ ہو گئے اور نجدِ اعظم علی حضرت قدس سرہ کے محب و جاں نثار۔

جناب مفتی شریف الحق صاحب کے دعوتِ اسلامی کے اس جائزہ سے کئی سوال اٹھ کھڑے

ہوئے ہیں۔ اور مفتی صاحب کی جانب جواب طلب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔
 (ا) مفتی صاحب قبلہ نے طریقہ کار کی ۵، فیصد کامیابی ناپنے کے لئے کونسا پیمانہ استعمال کیا۔ ان کا لگایا ہوا حساب عوام بھی جاننا چاہیں گے۔

(ب) کیا مفتی صاحب قبلہ نے لاکھوں لاکھ افراد سے رابطہ قائم کر کے ان کے عقائد کے بارے میں استفسار کیا جو پہلے صلح کلی دین سے بیزار تھے۔ اور کیا انہوں نے ان ہزاروں لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے عقائد کا جائزہ لیا جو پہلے دیوبندی تھے اس کے بعد صحیح العقیدہ سنی بن گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ عمل جناب مفتی صاحب کے لئے ممکن نہیں تھا تو پھر ان لاکھوں لاکھ افراد کے عقائد کا علم ان کو کس طرح ہوا۔ کیونکہ کسی کے عقائد کا علم تو اس سے بات چیت کرنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

(ج) لاکھوں افراد جو صحیح العقیدہ سنی ہے ان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت کے لئے سچی محبت اور جذبہ جاں نثاری معلوم کرنے کے لئے کون سا نسخہ استعمال کیا۔ مفتی صاحب نے اگر یہ نتائج الیاس صاحب کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد سے اخذ کئے ہیں تو یہ ہر امر غلط ہیں کیونکہ حاضرین کی کثیر تعداد میں یہ معلوم کرنا ناممکن ہے کہ کون حاضرین ایسے ہیں جو پہلے ہی سے سنی صحیح العقیدہ ہیں اور کون وہابیت سے تائب ہو کر آئے ہیں۔

زاد :- ان کے طریقہ کار عل و عل میں ان دو باتوں کو کوئی ناپسند کرے اسے اسکا حق ہے۔ قبلہ مفتی صاحب سے بہتر یہ بات کون جانتا ہو گا کہ دینی معاملات میں کسی کی ذاتی پسند یا ناپسند کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ یہ حق کسی کو دیا گیا ہے اگر یہ حق دیا گیا ہوتا تو اسلام کا نظام درہم برہم ہو چکا ہوتا۔ شیطانیت کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ موجودہ دور میں یہودیت، اور نصرانیت کی مثال آپ کے سامنے موجود ہے کہ انھوں نے اپنے ذہن کو اپنی پسند اور ناپسند کے مطابق تبدیل کر لیا وہ اپنا اصلی دین چھوڑ بیٹھے تو ان میں شیطانیت گھر کر گئی۔ اس لئے اب ان کو عیسائی بھی کہنا جائز نہیں رہا۔ دینی اور دنیوی تمام معاملات کو احکام شرعیہ پر پرکھا جاتا ہے لیکن یہ نہایت حیرت کا مقام ہے کہ قبلہ مفتی صاحب نے ”دعوت اسلامی“ کی تائید کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز کر دیا۔

۱۱۔ ان کی ساری جدوجہد سنتِ فروغ کیلئے ہے۔ الیاس قادری صاحب اور ان کی تحریک کے متعلق تمام متعلقین سامنے آجانے کے بعد یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ ان کی جدوجہد سنتوں کے فروغ کیلئے ہے۔ جو مسلک اہل سنت کے خلاف تبلیغ میں مصروف ہو جو مسلک اہل سنت کی دانستہ طور پر ہڑکات رہا ہو اسکو یہ تہفہ ہرگز نہیں دیا جاسکتا کہ وہ سنتوں کے فروغ کیلئے کام کر رہا ہے۔

جلسے اوڑھے ہیں وہابی اہلسنت کی ردا

بات کیا اہل نظر سے بے چھپی کچھ بھی نہیں

کسی مفتی محترم کے قلم سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کی اہمیت ہوتی ہے اس فتوے کو پڑھ کر یہ تاثر نہیں بنتا کہ یہ فتویٰ کسی مفتی محترم کے قلم سے نکلا ہوا فتویٰ ہے۔ اسکی زبان کسی مفتی محترم کی زبان نہیں لگتی۔ عام زبان میں کی گئی تائید سے یہ تاثر ملتا ہے گویا کہ فتوے کی تحریر الیاس قادری نے خود لکھی ہے اور قبلہ مفتی محترم نے کسی جبر یا مجبوری کے تحت بلا تحقیق اور بلا غور و خوض کے اس پر دستخط کر دیئے۔ آخر مفتی محترم کی ایسی کون سی مجبوری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ایک جید عالم دین بھی ایک غیر عالم لیکن امیر اہلسنت سے مرعوب ہو کر احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا اور امت مسلمہ کی رہبرانی کی دستاویز پر اپنی مہر ثبت کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ علم والوں میں مفتی محترم کے اس فتوے پر حیرت کا عالم طاری ہے اور یہ فتویٰ ان کے گلے سے نہیں اتر رہا ہے لیکن ادب کی وجہ سے فی الحال وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہے ہیں لیکن آج نہیں تو کل ناحق کے خلاف آواز ضرور اٹھے گی انشاء اللہ!

جناب مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کے نائیدی فتوے پر لئے گئے جائزہ سے یہ واضح ہو گیا

ہے کہ اس فتوے کی بنیاد صرف اور صرف الیاس قادری صاحب کی مفتی صاحب قبلہ سے

ملاقات اور ملاقات میں الیاس قادری صاحب کے پر فریب بیانات۔ قسمیں وعدہ۔ اور

مترم مفتی صاحب قبلہ جیسے سیدھے سچے پکے مسلمان کا سچے پکے سنی لگنے والے الیاس قادری

صاحب کے بیانات پر ان کا مکمل اعتماد ہے ورنہ وہ الیاس قادری ایک عالم دین کے درپے

جو مصلحتاً اگر عالم دین کو اپنے جلسوں میں مدعو کر لیں تو ان کی نشستیں اپنی نشست کے نیچے رکھ کر ان کی توہین کریں۔ وہ الیاس قادری کہ اگر کسی جلسے میں مشنیں عالم دین کو بھی مدعو کر لیں تو وہ بہم ہو کر جلسے سے چلے جائیں۔ یہ برتری کا غرور نہیں تو کیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عالم دین کی توہین کفر اور غرور باعث ہلاکت ہے۔ ایک امیر اہلسنت سے یہ سب کچھ سن کر دہو پھر بھی وہ امیر اہلسنت ہی رہے۔ تعجب ہے۔ کیوں کہ الیاس قادری کو مفتی محترم سے تائیدی تحریر حاصل کرنا تھی اس لئے ان کی چوکھٹ پر حاضر ہوئے اور چلے گئے ورنہ اعلیٰ حضرت کے شیدائی فدائی کا شور مچانے والے الیاس قادری برسوں سے ان کے مزار اقدس پر حاضر نہیں ہوئے۔

اس پر فتنہ دور میں اگر ”دعوت اسلامی“ کے منشور اور اسکے طریقہ کار کا بخوبی جائزہ لے لیا گیا ہوتا اور اگر عملی تحقیق کر لی گئی ہوتی تو حضرت علامہ مولانا حضرت اختر رضا خاں صاحب جانشین مفتی اعظم ہند اور حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ نائب مفتی اعظم ہند کے قلم سے ایسے تائیدی فتوے نکلنا ممکن نہ تھے۔

جناب ازہری میاں صاحب قبلہ الیاس قادری صاحب کا فریب سمجھ چکے ہیں جس کا اظہار انھوں نے اپنے سالانہ عہد کے فتوے میں کر دیا۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں قبلہ مفتی شریف الحق صاحب کو بھی الیاس قادری کے فریب سے آگاہ فرمادے تاکہ وہ بھی حضرت ازہری میاں صاحب کی طرح اپنے فتوے کی اصلاح فرمادیں اور دعوت اسلامی کی تائید سے دست بردار نہ ہو جائیں۔ اور اس فتوے سے جو امت مسلمہ کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسکا ازالہ فرمادے۔

الیاس صاحب کی نئے عہد کا مفتی کہ خیر انداز

اجتماع میں اندھیرا کر دیا جاتا ہے۔ ادھر الیاس قادری اپنے جلسے میں دعائے شروع کرتے ہیں ادھر مدینہ شریف بنی الکرم صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع میں تشریف لائیکے لئے اپنے

تجربے شریف سے باہر تشریف لاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے
 وسلم اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب الیاس دعا کریں اور آپ اس میں شرکت کے لئے
 روانہ ہوں (معاذ اللہ) اور الیاس کینٹری (آنکھوں کی کھال) شروع کر دیتے ہیں نبی
 اکرم ﷺ کے لئے تجربے شریف سے باہر تشریف لے آئے۔ اب جہدہ پہنچ گئے۔ اب
 کراچی (پاکستان) پہنچ گئے۔ اب یہاں تشریف لے آئے اور صلوٰۃ و سلام شروع کر دیتے
 ہیں۔ ایک سماں بندھ جاتا ہے اس عمل سے الیاس صاحب کا مرتبہ بلند و بالا لگنے لگتا
 ہے۔ بس یہی چاہتے ہیں الیاس صاحب کہ کسی صورت ان کی شخصیت تمام عالم میں بلند و
 بالا ہو جائے اسکے لئے چاہے کچھ بھی غیر شرعی حرکتیں کرنی پڑیں۔ کوئی الیاس صاحب سے
 پوچھے کہ نبی اکرم ﷺ کو مدینہ شریف سے کراچی تشریف لانے کے لئے جہدہ
 یا کراچی پہنچنے کی کیا ضرورت ہے آپ ﷺ کو تو پلک جھپکتے مدینہ شریف سے اجتماع
 میں تشریف لاسکتے ہیں لیکن الیاس صاحب کو تو عوام کو اپنی شخصیت سے سبز دہ کرنا
 ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ ڈرامہ رچا جاتا ہے۔ دیدہ دلیری دیکھئے الیاس صاحب کی۔ کہ
 اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنے جھوٹ میں حضور اکرم ﷺ کو شامل کرنے
 تک سے باز نہیں آتے جب خدائے برتر دلوں پر ہر لگا دیتا ہے تو دل سے ہر قسم کا خوف نکل
 جاتا ہے نہ اللہ کا خوف باقی رہتا ہے اور نہ رسول کا۔ جب کسی کا خوف ہی دل میں نہ
 رہا تو بے لگام ہو کر جو چاہے کر تا پھرے۔ میدانِ حشر میں تو حساب بعد میں ہو گا۔ انشاء اللہ
 دنیا ہی میں الیاس صاحب دیکھ لیں گے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

الیاس صاحب کے غیر شرعی کردار اور مسابیل سنت کی جڑیں کاٹنے کے
 ان کے طریقہ کار کے باوجود ہم یہی کہتے ہیں کہ ان سے یا ان کی تحریک سے ہمیں کوئی ذاتی
 پر خاش نہیں ان کے غیر شرعی کردار اور تبلیغ کے طریقہ کار سے مسلک اہل سنت کو جو
 نقصان پہنچ رہا ہے اسکے خلاف آواز اٹھانا اور اس خطرہ سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنا ہم
 اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے فرض کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں۔ دین کے خلاف
 رونما ہونے والے حالات کے خلاف آواز اٹھانا صرف ہمارا ہی فرض نہیں ہر جاننے والے

مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس سے ہمیشہ لڑتی ہے۔ نتائج خداوند قدوس کے ہاتھ میں
 جس کو چاہے فتنوں سے بچا کر اپنی پناہ میں لے لے۔ الیاس صاحب تاریخ اسلام کے اوراق
 پلٹ کر دیکھیں کہ باطل ہمیشہ سرنگوں ہوا ہے۔ ذلیل و خوار ہوا ہے۔ اب یہ ان کو فیصلہ
 کہ نہ ہے کہ وہ غلط راستوں پر چل کر دنیا کی ناپائیداری و تاجداروں (اگر نصیب ہوئی) اور اس کے
 عوض ذلت و خواری اور اللہ تعالیٰ کا عتاب پسند کرتے ہیں یا گمراہی کے راستوں کو
 چھوڑ کر صراطِ مستقیم پر چل کر اس کریم کار ساز کے دنیا و آخرت کے بیش قیمت انعامات
 اور دائمی اعلیٰ مقام۔ بہر حال یہ ان کا اپنا مسئلہ ہے۔ لیکن وہ بھی اگر بے علم سستی مسلمانوں
 کو ان کے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستوں پر کیوں لئے جا رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے
 پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ میں الیاس صاحب کو قرآن و سنت کی روشنی میں تبلیغ
 کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جس وقت الیاس قادری صاحب اور ان کی تحریک کے چہرے سے پردہ ہٹا کر اس میں
 چھپے دشمن مسلک اہل سنت کی سازشوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے کے لئے اشتہار آ
 وغیرہ شائع کئے گئے اس وقت الیاس قادری صاحب تحریروں کے ذریعہ اپنی صلح صفائی
 پیش کرنے میں لگے ہیں۔ لیکن ان کے عمل میں ان کے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی دیکھنے کو
 نہیں ملتی۔ وہ اپنی روش پر بدستور قائم ہیں۔ اس لئے ان کی کوئی تحریر قابل اعتبار نہیں
 سمجھی جاسکتی اور اصول بھی یہی ہے کہ جب کسی تحریک سازشوں کی بو آنے لگتی ہے اور اس
 کے قائد کے فریب عیاں ہو جاتے ہیں تو اسکے قائد اور کارکنوں کے اقوال اور تحریروں
 کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی کیوں کہ ان اقوال اور تحریروں پر اس فریب کی چھاپ
 ہوئی ہے ان میں جھوٹ اور مبالغہ آرائی ہوتی ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ ایسی
 حالت میں اہمیت ان پوشیدہ ہدایات کی ہوتی ہے جو سینہ بہ سینہ قائد سے کارکنوں
 تک پہنچتی ہیں۔ جن کا اظہار صرف کارکنوں کے طرز عمل سے ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے
 ظاہر و باطن میں قول و عمل میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

یہی وجہ ہے کہ الیاس صاحب بظاہر عاشق رسول ہیں۔ عشق رسول میں ان کے ڈونے،

ترپنے کے بڑے چرچے ہیں۔ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کا انعقاد (جو کئی سال کے بعد شروع کیا گیا)۔ صلوٰۃ و سلام کا ورد۔ سنتوں کی تبلیغ (جو سنت مستحبہ تک ہی محدود ہے) باطل فرقوں کے رد کے قابل ان کو مرتد جانے کی تحریریں۔ اعلیٰ حضرت کے شیعہ رائے فدائی ہونے کے دعوے اور بکھلاؤ پوشیدہ طور پر جشن میلاد و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دائمی پابندی۔ بزرگان دین کے عرس سے پرہیز۔ باطل فرقوں کے ذکر و رد کی ممانعت۔ ان کے پیچھے ناز پڑھنے کی اجازت۔ کارکنوں کو تبلیغی جماعت میں شرکت کی اجازت اور تبلیغی جماعت والوں کو بغیر توبہ اور تجدید ایمان اپنی جماعت میں شامل ہونے کی اجازت وغیرہ وغیرہ۔

ظاہری کردار صرف تحریروں میں ہے اور پوشیدہ حکمت عملی پر عمل جاری ہے۔ دین کے معاملات میں مشکوک و شبہات کے لئے صرف ایک تھوڑا سا عمل ہی کافی ہوتا ہے الیاس حساب کا کردار تو اوپر بیان کئے گئے بے شمار غیر شرعی باتوں سے داغدار ہے مومن وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم دل سے کرتا ہے۔ بخدی اگر تعظیم کرتا ہے تو اس میں ریاکاری ہوتی ہے۔ الیاس قادری حساب کے دل میں اگر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوتی تو وہ اپنی تحریک الیاس انصاف العین ہرگز نہ بناتے جو غیر شرعی بھی ہے اور جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے انحراف کی جھلک صاف نظر آتی ہے اور خود ان کا کردار ریاکاریوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ مسلک اہل سنت انحراف کرنے والے منشور کو کس نے منظوری دیدی الیاس قادری حساب کے ساتھ ان کا بھی محاسبہ ہونا چاہئے ورنہ ایسے فتنے سراٹھاتے رہیں گے اور امت مسلمہ خطروں کے دوچار ہوتی رہے گی۔

ہم ایک بار پھر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر الیاس قادری حساب تبلیغ دین میں مخلص ہیں تو سنی علمائے کرام کی اصلاحات نافذ کر کے اپنے طریقہ کار کو مسلک اہل سنت کے اصولوں پر ڈھکالیں۔ ہم نے یہ مطالبہ اشعار کی شکل میں بھی صفحہ ۳ پر درج کر دیئے ہیں ان سے کم میں الیاس قادری حساب سے کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔ اگر الیاس قادری حساب مسلک اہل

سنت کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتے ہیں تو وہ خود پر دشمن مسلک ہیں مستحق اور وہابیت کی بھاپ لگولنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

”اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے“

امت یہ تیری آ کے بڑا وقت پڑا ہے

یہودی اور نصرانی ہمیشہ سے اسلام کے دشمن رہے ہیں اور اسکو مٹانے کے لئے سازشیں رچتے رہے ہیں اور مسلمانوں کو یہی ان سازشوں کا آلہ کار بنا کر دین کے خلاف فتنے برپا کرتے رہے ہیں۔ تقریباً دو سو سال قبل ایسی ہی سازشوں کے تحت یہیمفرے جاسوس کو عراق بھیجا گیا تھا جس نے اپنی سازشوں کو بروئے کار لانے کے لئے ابن عبدالوہاب نجدی کا انتخاب کیا جو اسوقت ایک اعلیٰ درجہ کا سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھا۔ اور اس طرح وہابیت نے جنم لیا۔ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو خرید کر ان کے ذریعہ وہابیت کا آغاز کیا گیا لیکن صدقہ جلیے اس کریم ساز کے جس نے یہیمفرے کے دل میں ایسی رشتہ بینی پیدا کی کہ وہ خود ہی اپنی سازشوں کا اعتراف و انکشاف کرنے کی طرف مائل ہو گیا اور اس طرح عالم اسلام دشمنان اسلام کی ان سازشوں سے آگاہ ہوا۔ ان سازشوں کی تفصیل آپ یہیمفرے کے اعترافات، کتاب میں پڑھ سکتے ہیں۔ ہم مختصراً ان سازشوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ آپ وہابیت کے اصل مقصد کو پہچان سکیں۔

۱۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی وابستگی کو ختم کیا جائے۔

۲۔ مسلمانوں کو بزرگکانِ دین کے مزارات کو حاضری سے روکا جائے۔

۳۔ عوام اور علماء دین کے درمیان احترام و ادب کے فضا کو ختم کرنا اہم فریضہ ہے۔

۴۔ نوجوان مسلمانوں کو ان کے دینی عقائد سے منحرف کر کے انہیں علماء دین سے دور

کیا جائے

۵۔ مسلمان بچوں کو ان کے مدرسوں سے ہٹا کر اپنے اسکولوں میں تعلیم دی جائے۔

۶۔ عورتوں کا ذہن (ایسا بنادیا جائے کہ وہ بے پردہ ہونے کی آرزو کرنے لگیں۔

بے پردگی سے کام لیا جائے۔

۴۔ ان کے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور والدین بزرگوں اور بچوں کے بیچ ادب و احترام کی فضا برپا کر دو۔

آپ غور کریں تو دیکھیں گے کہ دشمنان اسلام مسلم معاشرہ کو جس شکل میں دیکھنا چاہتے تھے مسلم معاشرہ آج وہی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور یہ تمام باتیں اسمیں پائی جاتی ہیں۔
”ہیمنفرے“ نے بھی اپنی روداد کے آخر میں لکھا ہے کہ ہم اپنی حکمت علی میں کامیاب ہو چکے ہیں۔
آج کا بیڑ کل ضرور پھل دے گا۔

ان سازشوں کی پہلی شق وہابیت کی بنیاد ہے جن سے مسلمان ایمان سے خارج ہو جاتے ہیں اور سنی وہابیوں کا یہی بنیادی تنازعہ ہے یہی بنیادی فرق ہے۔ نذر نیاز۔ تبیحہ چالیسواں۔ مزارات کی حاضری وغیرہ مباح ہیں اور دونوں فرقوں میں صرف پہچان کا باعث ہیں۔

دشمنان اسلام کی ان سازشوں کی روشنی میں اگر الیاس قادری صاحب کی تحریک کے طریقہ کار کا جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ تحریک کے طریقہ کار کی شق علی سازشوں کی پہلی دو شقوں کی عکاسی کرتی ہے۔ میلاد النبی معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے جلوس بند کر دینے سے رفتہ رفتہ مسلمانوں کی اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی ختم ہو جائے گی اور بزرگان دین وغیرہ کے عرس وغیرہ سے پرہیز کرنے سے بزرگان دین سے حاصل ہونے والے فیض سے مسلمان محروم ہو جائیں گے۔ اور رفتہ رفتہ ان سے بھی وابستگی ختم ہو جائے گی یہی مہرک جلسے جلوس اور عرس وغیرہ دلوں کو ان کی یاد سے آکھنے کا ذریعہ ہیں ان کی یاد سے غافل ہونا ہلاکت کا سبب ہے۔

تحریک کی شق علی وہابیوں سے دوستی کا راستہ ہموار کرتی ہے اور وہابیوں سے دوستی ہلاکت کا راستہ ہے۔

الیاس قادری صاحب سنی علمائے کرام کے سایے سے بھی دور رہتے ہیں۔ صرف انہیں علمائے کرام کو قریب آنے دیتے ہیں جو ان کی شرائط پر ان کی تحریک کی حمایت کرتے

ہیں۔ خود بے علم ہوتے ہوئے بھی علماء و کرام کی مجلس شورا بنانے سے گریز کیا۔ اچانک سنت کے
اس علمبردار نے مجلس شورا کی اہم سنت سے گریز کیا۔ اس طرح ان کی تحریک ان کے مبلغین
اور عوام کو علماء کرام سے متنفر کرنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ مبلغین کا علماء کرام سے
یہی متنفر جلسوں میں علماء و کرام کی توہین کی شکل میں کھل کر سامنے آچکا ہے۔ اس طرح
الیاس صاحب کا یہ طریقہ کار سازشوں کی شوق نبرہ کی عکاسی کرتا ہے۔ اور یہ تمام باتیں
امت مسلمہ کے اور خصوصی طور پر نوجوان نسل کے عقائد خراب کر رہی ہیں۔

اس بات کی تحقیق کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ آخر سنی وضع قطع اختیار کرنے والے
الیاس قادری کے ایسے طریقہ کار پر کیوں عمل پیرا ہیں جس سے وہابیت کی بڑھتی ہے۔ کون
ان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ کس نے اس بے پڑھے لکھے شخص کو مسلمانوں کا قائد بنا کر
کھڑا کیا اور کیوں؟ اس میں دشمنان اسلام کی کوئی چال تو نہیں۔ پاکستان کی خفیہ
ایجنسی آئی۔ ایس۔ آئی کی پشت پناہی کے باوجود یہ ہندوستان میں شائع ہونے
والے ایک ڈائجسٹ میں لکھا بھی جا چکا ہے۔ ابھی وقت ہے دعوت اسلامی تحریک
کی عملی تحقیق کر لی جائے۔ پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مقام آجائے
کہ پھر سوائے ہاتھ ملنے کے اور کوئی چارہ باقی نہ رہے۔ معزز علماء کرام اس طرف بغیر مزید وقت
ضائع کئے ہوئے تو توجہ فرمائیں۔ ۱۲ سال سے اس طرف ان کی خاموشی مسلک اہل
سنت میں شکاف پڑنے کا باعث بنی ہوئی ہے۔ امت مسلمہ انتشار کے کنارے پہنچ
چکی ہے۔

ایسے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیر سہری آ کے بڑا وقت پڑا ہے

توجہ فرمائیں

اسلام کے نام پر اسلام کو منہدم کرنے کی خطرناک سازشیں رچی جاتی رہی ہیں۔ جنہیں قادیانی تحریک جماعت اسلامی۔ دیوبندی فرقہ سر فہرست ہے۔ ان تحریکوں کے ظاہری عقائد اور وضع قطع کو دیکھ کر کوئی بھی ان کو اسلام دشمن نہیں کہہ سکتا۔ عوام ان کے ظاہری کردار کی وجہ سے ان پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔ ان کے اندرونی مفاسد سے وہ بے خبر ہیں۔ قادیانی فرقہ کو تو اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے اور دیوبند کے سرکردہ قائدین کے خلاف فتوے کفر جاری کر دیا گیا ہے۔ "جماعت اسلامی" علمائے کرام کی نظر میں شاید ابھی اس حد تک نہیں پہنچی ہے کہ اس کے خلاف ایسا قدم اٹھایا جاسکے۔ اس سلسلے میں جناب علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ کی کتاب "جماعت اسلامی" کا مطالعہ کریں۔

اندرونی مفاسد سے آنکھیں بند کر کے صرف ظاہری محاسن پر شیفہ ہونے والوں سے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے ظاہری طور پر عین ایمان کے مطابق عقائد کو دیکھ کر مسلمانوں کو قادیانی تحریک میں شامل ہو جانا چاہئے۔ کیا تبلیغی جماعت کے ظاہری طور طریقے کو دیکھ کر مسلمانوں کو اس میں شمولیت اختیار کر لینی چاہئے۔ اسی طرح کیا "جماعت اسلامی" میں شمولیت درست ہوگی۔ اگر ایسا نہیں اور سرگز ایسا نہیں تو معقول وجہ بتائی جائے کہ "دعوت اسلامی" کے اندرونی مفاسد کے مد نظر جنکو الیاس قادری صاحب علماء کرام کے متواتر اسرار کے باوجود ان مفاسد کو دور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ انہیں شمولیت، اسکی حمایت و اعانت کیوں جاری ہے اور کیا یہ عمل مسلک اہلسنت سے بغاوت کے مترادف نہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت علامہ مولانا اختر رضا خاں صاحب قبلہ کے فتوے کے برخلاف حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کا فتویٰ "دعوت اسلامی" کی حمایت میں آپکا ہے لیکن آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جناب محترم مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کا یہ فتویٰ اعتراضات کی زد میں آپکا ہے لیکن مفتی محترم خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتقاد باطل فرقوں کا رد۔ علما کرام کی رہبری حاصل
اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ کیا ان اصولوں سے ہٹ کر اپنا نصب العین بنانے والی
کسی تحریک کی حمایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ دعوت اسلامی کے قول و عمل میں
لغنا دپایا جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ شراب پینا حرام ہے اور شراب پئے۔ کوئی کہے
کہ چوری کرنا حرام ہے اور چوری کرے۔ کوئی عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرے تو کیا اسے دینی تحریک کا قائد ہونے
کے لائق سمجھنا چاہئے۔ ایسا قادری صاحب دانتہ طور پر اسی ہی شدید قسم کی غلطیوں
کا ارتکاب متواتر کر رہے ہیں۔ ظاہرہ طور پر جب سے ان پر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں
وہ حشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رد باطل بھی کسی کسی مقام پر گرنے لگے ہیں۔ لیکن
اس کا نصب العین اور طریقہ کار وہی ہے کہ دعوت اسلامی کے نام سے حشین مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اور باطل فرقوں کا رد نہ کیا جائے۔

دعوت اسلامی کے ایسے اندرونی مفاسد چشم پوشی کر کے صرف اسکے ظاہری
طور طریقہ پر شیفہ ہونے والوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسی صورت میں
دعوت اسلامی کی حمایت کرنی چاہئے۔ حضرت علامہ مولانا اختر رضا خان صاحب
قبلہ فرماتے ہیں: ”ہرگز نہیں“ معلوم ہوا کہ نعرے لٹریچر اور تنظیم ہی سب کچھ نہیں انکے پیچھے
ایک خوفناک مقصد ہے اور مسلک اہل سنت کے نام پر مسلک اہل سنت کو منہدم کرنے
کی خطرناک سازش دعوت اسلامی کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اندرونی مفاسد
ظاہر ہونے کے بعد ہزار بناوٹ بھی دعوت اسلامی کے خلاف نوٹس لینے سے ہمارے
لئے مدفع نہیں ہو سکتی۔ مسلم معاشرے میں کسی تحریک بھی مقبولیت و باریابی اسکی ظاہری
وضع قطع و جذبات کی بنیاد پر نہیں بلکہ رفاقت حق اور مسلک اہل سنت کی پیروی کی
بنیاد پر ہے۔

آپ محسوس کریں گے کہ مسلم معاشرے کے درمیان اسلام کے خلاف ایک
کامیاب سازش کا مقابلہ کشا پیچیدہ اور حوصلہ شکن امر ہے۔

خدا نخواست جس وقت یہ سلاش کا بیابان ہوا اس وقت یہ نہ کہنے کا کہ مسلک اہل سنت کے خاص خدام بھی مسلک اہل سنت کے خلاف سازش کر سکتے ہیں۔ ہندوستانی کے مذہبی تاریخ میں اسلام کے دوست نہاد دشمن گذرے ہیں آخر وہ بھی تو اسلام کے خاص خدام کی حیثیت کے ہمارے سامنے آئے تھے۔ کب انہوں نے ہم سے بر ملا کہا تھا کہ ہم مسلمانوں کو گمراہ کرنے آئے ہیں۔

فتنہ پھر فتنہ ہے وہ جس گلی سے بھی اٹھے صرف کیمپ بدل جانے سے حملہ آور ہو گا اسلام کا مسلک اہل سنت کا محافظ نہیں کہا جاسکتا صرف صلوٰۃ و سلام۔ صدائے مدینہ۔ عمامہ جیسے ظاہری کردار مسلک اہل سنت کے فروغ کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ الفاظ ہی سب کچھ نہیں ہوتے ان کے پیچھے واقعات کی دنیا بھی ہے۔

کیا گارنٹی ہے کہ الیاس قادری جو دانتہ طور پر مسلک اہل سنت کے خلاف سرگرم عمل ہیں اور اپنی تحریک کی بقا کے لئے تھوڑا بہت مسلک اہل سنت سے جھٹے ہوئے ہیں کل وہ سنی مسلمانوں پر مکمل کنٹرول حاصل کر لینے کے بعد مسلک اہل سنت کے بالکل متخلف نہیں ہو جائیں گے۔ جس طرح انجیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی نے صوبہ سرحد (پاکستان میں) میں کیا (اس سلسلے میں "ننگ دین ننگ وطن" پڑھئے) اس لئے یہ ضروری ہے کہ احتیاطاً ہی "دعوتِ اسلامی" سے مطلقاً قطع تعلق کر لیا جائے ایمان کی حفاظت کیلئے یہ اشد ضروری ہے۔

آج ملتِ اسلام سینکڑوں فتنوں سے دوچار ہے وہی کیا کم ہیں۔ نئے فتنے کو دودھ پلا کر جوان کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اگر "دعوتِ اسلامی" مسلک اہل سنت کے خلاف سرِ جنگ لڑنے کے لئے نیا مورچہ نہ کھولتی تو ہم چھوٹے موٹے اختلافات کے باوجود اسے کسی حد تک برداشت کر لیتے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مقصد مسلمانوں کی اصلاح نہیں بلکہ اپنا ایک علیحدہ گروہ تشکیل دینا ہے جو آئندہ یا تو وہابیت میں ضم ہو جائے گا یا ایک علیحدہ فرقہ کی شکل اختیار کر لے گا تب ہم سمجھیں گے کہ زبانی انحرول اور دل کے ارادے میں زمین و آسمان کا

فراق ہے۔

اہم نوٹ :-

اس کتابچہ میں "دعوتِ اسلامی" کے خلاف جو کچھ بھی علماء کرام کی سرپرستی میں لکھا گیا ہے اس کا تعلق جماعت کے صرف ان ذمہ داران سے ہے جو مسلکِ اہل سنت کے خلاف جماعت کی پالیسی کو کنٹرول کرتے ہیں۔ باقی رہ گئے وہ سادہ لوح عوام جو صرف ظاہری وضع قطع کو دیکھ کر ان کے ساتھ ہو گئے ہیں ہمارے یہ تحریران کی طرف ہرگز نہیں رہے ہم انہیں قویٰ معذور سمجھتے ہیں۔

خدا کے قدیر اس کتاب کے ذریعہ انہیں حق کی طرف پلٹنے کی توفیق عطا فرمائے :- آمین :-

حسین سعید خاں

یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء

نوٹ

”دعوتِ اسلامی“ کی مسلکِ اہل سنت کے خلاف کچھ آرٹھی سازشوں کا پردہ فاش کرنے کیلئے اس خاکسار نے انجمن گلزارِ رضا ”شہادت گنج بریلی شریف کے صدر جناب محمد جمہر رضا خان صاحب کے توصل سے ”دعوتِ اسلامی اور اس کا نصب العین“ کے عنوان سے دو اشتہارات شائع کئے۔ ان اشتہارات کی کامیابی کو دیکھ کر امسال عرسِ رضوی کے موقع پر محترم علماء کرام کے تعاون سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے۔ اسلئے اسکا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔ آپس دعوتِ اسلامی کی مسلکِ اہل سنت کے خلاف حکمتِ عملی کا مزید تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور عوام کی خواہشات کے مطابق سابقہ اشتہارات کے اہم جزائیں شامل کئے جا رہے ہیں۔

اس کتابچہ کی اشاعت پر ”دعوتِ اسلامی“ کے حلقوں کی بوکھلاہٹ قابلِ دید تھی کہیں وہ بک اسٹال میں توڑ پھوڑ کرنے کی دھمکی دیتے تھے اور کس کتابوں کو بھاڑنے کی۔ ان سے عرض کیا گیا کہ تمہاری یہ بوکھلاہٹ اور یہ دھمکیاں کس کی سنت ہیں اے سنتوں کے شیدائیوں۔ تحریر کا جواب تحریر سے اگڑے سکتے ہو تو دو۔ اس کے بعد انھوں نے یہ افواہیں پھیلانا شروع کیں کہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے دعوتِ اسلامی کے خلاف اپنے فتوؤں سے رجوع کر لیا ہے جب ان سے رجوع کرنے کے متعلق تحریرِ طلب کی تو بغلیں جھانکنے لگے۔ اور جب حضور ازہری میاں صاحب قبلہ کے کیمپ معلوم ہوا کی گئی تو وہاں رجوع کی نفی کی گئی۔ تبلیغِ دین کے ٹھیکیدار چھوڑنے اور حضور جانشینِ مفتی اعظم ہند قدس سرہ قبلہ پر الزام تراشی میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔

نوٹ:- ”دعوتِ اسلامی“ کی مسلکِ اہل سنت کے خلاف سازشوں سے عوام کو جلد از جلد باخبر کرنے کے لئے اس کتاب کو شائع کرنے اور اس میں درج اشعار کی کیسٹ بنانے کی عام اجازت دی جاتی ہے۔

علم دین کی اہمیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور مرد عورت پر علم دین حاصل کرنا فرض ہے مسلمانوں کی
دین و دنیا کی بولمائی مذہب کی پیروی میں پوشیدہ ہے۔ مذہب کی پیروی کیلئے
علم دین حاصل کرنا لازمی ہے۔

مسلمانوں نے اس اہم فرض کو ترک کر دیا تو مذہب سے دور ہو گئے ان کی
اس اتر حالت کی معرفت ہی ایک وجہ ہے اگر مسلمانوں کو دین و دنیا کی بہتر درجہ
ہے تو علم دین حاصل کرنا ہو گا تاکہ مذہب کی پیروی ہو سکے اور پھر انہیں وہی اعلیٰ
مقام حاصل ہو سکتا ہے جو اسلام کو حاصل تھا علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی
مدرسہ میں سات سال تک پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے دینی علم کے ساتھ ساتھ روز
مرہ کی زندگی کیلئے ضروری علم دین پھر ایسے عام دینی کتابوں سے حاصل کیا جاسکتا
ہے جو نئے بچوں کے لئے نورانی تعلیم اور بڑوں کے لئے قانون شریعت
بہتر کتاب ہیں مولانا قاضی مسلمانوں کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما
فرمائیے مسلمانوں کی رغبت علم دین حاصل کرنے کی طرف تھرا ہے نہیں اگر ان کی تعلیم
نہیں آئے علم دین کیساتھ دنیاوی علوم کا حصول اس دور میں ممکن ہے اگر ان کی تعلیم
ضروری ہو گیا ہے۔ اگر دشمن مثال کے ساتھ مسلمانوں کی جو علم دین اور دنیاوی
تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو مسلمان ڈاکٹر انجینئر پیرویسر تجارتی کارکنان
میں عالم دین بھی ہیں تمام عالم کے مسلمانوں کو اہل کمال کے تعلیمی نظام کیلئے یہاں
کو لایا جائے تاکہ مسلمان دنیا کا کچھ بھی نہ رہیں۔ مولانا قاضی مسلمانوں کو
دنیا کے علوم حاصل کر سکیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔